عمران سریز

گریٹ فائیٹ

مکمل ناول

از

مظہر کلیم ایم، اے

http://forums.hibuddiez.com

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

مقابلہ کہ علی عمران اور میجر پرمود دونوں کو لفظ مقابلے کا اصل مطلب پہلی دفعہ معلوم ہوا ـــــ ایسا ٹکراؤ ـــــ ایسا مقابلہ کہ جس کا ہر لمحہ جیتے جاگتے خون اور موت کے اندھے سمندر میں ڈوبتا چلا گیا ہو تو اس خوفناک مقابلے کا نام بنتا ہے "گریٹ فائٹ"۔

مجھے یقین ہے کہ اس منفرد انداز میں لکھے گئے ناول کا ہر لفظ آپ سے بھرپور خراج تحسین حاصل کرے گا۔

آپ کی آرا کا منتظر رہوں گا۔

والسلام

مظہر کلیم ایم۔اے

چھوٹا مگر انتہائی تیز رفتار ہیلی کاپٹر فضا کی بلندیوں میں پرواز کرتا ہوا تیزی سے شمال کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ پائلٹ کی سیٹ کے ساتھ ایک درمیانے قد کا نوجوان فوجی یونیفارم پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں سے دوربین چپکی ہوئی تھی اور وہ ہیلی کاپٹر کی چھوٹی کھڑکی سے مسلسل نیچے دیکھے چلا جا رہا تھا۔ اور ساتھ ساتھ پائلٹ کو مختلف سمتوں میں مڑنے کے بارے میں ہدایات بھی دیتا جا رہا تھا۔

"اب بارڈر قریب آ گیا ہے ـــــ اس لئے رفتار آہستہ کر لو" ـــــ کھڑکی میں جھانکنے والے نوجوان نے بغیر مڑے پائلٹ سے مخاطب ہو کر کہا اور پائلٹ نے یکلخت رفتار کم دی۔ ہیلی کاپٹر کو زوردار جھٹکا لگا۔

"کیا کر رہے ہو احمق نانسنس ! ـــــ ابھی دوربین گر جاتی تو" ـــــ نیچے دیکھنے والے نوجوان نے انتہائی غصیلے انداز میں مڑ کر پائلٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ یکدم غضبناک ہو گیا تھا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"سوری کیپٹن طارق" ـــ پائلٹ نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور کیپٹن طارق ایک بار پھر نیچے دیکھنے میں مصروف ہو گیا۔

"اوہ! ـــ کار بارڈر پر رک گئی ہے ـــ رفتار اور آہستہ کرو" ـــ کیپٹن طارق نے کہا اور اس بار پائلٹ نے بغیر جھٹکا دیئے ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کر دی۔

"روک لو۔ یہیں فضا میں روک لو ـــ معاملہ خراب لگتا ہے" ـــ کیپٹن طارق نے چیختے ہوئے کہا اور ہیلی کاپٹر فضا میں ہی معلق ہو گیا۔

"اوہ! ـــ طاہرہ کو بارک میں لے جایا جا رہا ہے" ـــ کیپٹن طارق نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"سر! ـــ لیڈی طاہرہ بے حد ہوشیار ایجنٹ ہیں ـــ وہ ان سے ضرور نمٹ لیں گے" ـــ پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تم اپنی چونچ بند نہیں رکھ سکتے احمق" ـــ کیپٹن طارق نے ایک بار پھر انتہائی زہریلے لہجے میں کہا۔ وہ ضرورت سے کچھ زیادہ ہی مشتعل مزاج واقع ہوا تھا۔

"سوری سر" ـــ پائلٹ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔ البتہ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اس کا جی چاہ رہا ہے کہ لات مار کر کیپٹن طارق کو نیچے پھینک دے۔ لیکن ظاہر ہے وہ سوائے منہ بنانے کے اور کچھ نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے خاموش ہو رہا۔

"اوہ! ـــ لیڈی طاہرہ کو گرفتار کر لیا گیا ہے" ـــ کیپٹن طارق نے یکلخت اچھلتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر گود میں رکھے ہوئے ایک چھوٹے سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ـــ کیپٹن طارق کالنگ۔ اوور" ـــ کیپٹن طارق نے تیز اور پر جوش لہجے میں کہا۔

"یس ـــ کرنل ڈی اٹنڈنگ۔ اوور" ـــ دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"لیڈی طاہرہ کو بارڈر پہ گرفتار کر لیا گیا ہے ـــ اسے ایک سفید رنگ کی کار میں بٹھا کر لے جایا جا رہا ہے۔ جبکہ اس کی کار ایک فوجی چلا رہا ہے ـــ مسلح فوجیوں نے اسے گھیرے میں لیا ہوا ہے ـــ میں نیچے اتر کر ان سے ٹکرا جاؤں سر۔ اوور" ـــ کیپٹن طارق نے انتہائی پر جوش لہجے میں کہا۔

"نیچے اتر کر نہیں ـــ وہیں ہیلی کاپٹر سے ہی چھلانگ لگا دو احمق آدمی! ـــ تمہیں اس لئے بھیجا گیا ہے کہ تم ان سے لڑنا شروع کر دو۔ اوور" ـــ دوسری طرف سے انتہائی سخت اور کھردرے لہجے میں کہا گیا اور اس بار کیپٹن طارق کا منہ بن گیا۔ جبکہ پائلٹ کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

"سر! نگرانی کے لئے کہا گیا تھا ـــ لیکن سر! ـــ اب جبکہ وہ لیڈی طاہرہ کو لے جا رہے ہیں تو سر ـــ اوور" ـــ کیپٹن طارق فقرہ مکمل نہ کر سکا۔

"سنو کیپٹن! ـــ اب اگر تم نے احمقانہ باتیں کیں تو میں پائلٹ کو حکم دوں گا کہ وہ تمہیں گولی مار کر وہیں سے نیچے پھینک دے ـــ تم اس قابل نہیں ہو کہ ایجنٹ بن سکو ـــ نانسنس! ـــ لیڈی طاہرہ کی گرفتاری عین منصوبے کے مطابق ہے ـــ وہ لازماً اسے اپنے کسی خفیہ اڈے پر لے جائیں گے ـــ تم نے اس اڈے کی نگرانی کرنی ہے۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

اور پھر مجھے آگر اس اڈے کے کسی آدمی کا میک اپ کر کے وہیں رہنا ہے تاکہ بعد میں تم مشن کے لئے کام کر سکو ۔۔۔ تمہیں بریف نہیں کیا گیا تھا۔ اوور" ۔۔۔ کرنل ڈی نے دھاڑتے ہوئے کہا۔

"سوری سر! ۔۔۔ مجھے تو نگرانی کے لئے کہا گیا تھا سر! ۔۔۔ انچارج نے کہا تھا کہ باقی ہدایات موقع پر دی جائیں گی۔ اوور" ۔ کیپٹن طارق نے انتہائی سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے! ۔۔۔ اب سمجھ گئے ہو ۔۔۔ لیڈی طاہرہ تمہاری مدد کرے گی وہ انتہائی ہوشیار ایجنٹ ہے۔ جب تم وہاں سیٹ ہو جاؤ گے تو پھر وہ وہاں سے فرار ہو جائے گی ۔۔۔ لیڈی طاہرہ اور تمہارے درمیان کوڈ الیف ایکس ہو گا ۔۔۔ انتہائی ہوشیاری سے کام کرنا۔ اوور" ۔ دوسری طرف سے کرنل ڈی نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر! ۔۔۔ آپ بے فکر رہیں سر! اوور" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں اندرونی جوش سے چمکنے لگی تھیں وہ ابھی حال ہی میں ٹریننگ مکمل کر کے ملٹری ڈی سروس میں آیا تھا اور یہ ٹریننگ کے بعد اس کا پہلا مشن تھا۔ اس لئے وہ ضرورت سے زیادہ ہی پرجوش دکھائی دے رہا تھا۔

"اب مزہ آئے گا ۔۔۔ میں ان پاکیشیا والوں کو ایسا سبق سکھاؤں گا کہ آئندہ قیامت تک وہ کیپٹن طارق کے نام سے دہشت کھاتے رہیں گے" ۔ کیپٹن طارق نے ٹرانسمیٹر بند کرتے ہوئے کہا۔

"سر! ۔ یہیں رکنا ہے یا آگے جانا ہے" ۔۔۔ ؟ پائلٹ نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اوہ! ۔۔۔ تم یہیں کھڑے ہو احمق آدمی! ۔۔۔ اوہ! کاریں تو اب تک نکل گئی ہوں گی ۔۔۔ تیز چلاؤ ۔۔۔ جلدی کرو ۔۔۔ نانسنس" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے یکلخت انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور پائلٹ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دیا۔ کیپٹن طارق اب دوربین آنکھوں سے لگائے نیچے دیکھنے لگا۔

"ہاں ٹھیک ہے ۔۔۔ ذرا آہستہ کر لو ۔۔۔ میں نے انہیں چیک کر لیا ہے۔ شکر ہے بارڈر سے آبادی بہت دور ہے۔ ورنہ تو مسئلہ خراب ہو جاتا۔ یہ سب تمہارا قصور تھا" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے مسلسل بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ پائلٹ کا چہرہ غصے اور جھنجھلاہٹ سے سرخ پڑا ہوا تھا۔ ایک بار تو اس کا جی چاہا کہ وہ لات مار کر اس کیپٹن کے بچے کو نیچے پھینک دے۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ کرنل ڈی نے اس کا جسم گولیوں سے چھلنی کر دینا ہے اس لئے وہ اپنا غصہ پی گیا۔

ہیلی کاپٹر انتہائی بلندی پر تھا کہ اسے نیچے سے بغیر خاص دوربین کے چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ جبکہ کیپٹن طارق کے ہاتھ میں مخصوص ساخت کی دوربین تھی۔ اس لئے وہ اتنی بلندی سے بھی نیچے ہر چیز کو انتہائی واضح طور پر دیکھ رہا تھا۔

"اوہ! ۔۔۔ کاریں مڑ گئی ہیں ۔۔۔ جنوب کی طرف مڑ جاؤ" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے نیچے دیکھتے ہوئے کہا اور پائلٹ نے ہیلی کاپٹر کا رخ جنوب کی طرف موڑ دیا۔

"اوہ! ۔۔۔ اوہ! ۔۔۔ وہ رک گئی ہیں ۔۔۔ پہاڑی کے سامنے ۔۔۔ ارے پہاڑی کے اندر جا رہی ہیں ۔۔۔ اوہ خفیہ اڈہ! ۔۔۔ ایک چٹان ڈھکن کی

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

طرح اٹھی ہے اور کاریں اندر چلی گئی ہیں ۔۔۔ روک ہیلی کاپٹر ۔۔۔ روک دو۔ میں باس سے بات کروں" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے جلدی سے کہا۔ اور پھر اس نے دوربین سامنے ہک سے لٹکائی۔ اور ٹرانسمیٹر کا بٹن دوبارہ آن کر دیا۔

"کیپٹن طارق کالنگ۔ اوور" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یس کرنل ڈی۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے وہی بھاری آواز پھر سنائی دی۔

"سر ۔۔۔ بارڈر سے اندر قریباً بیس میل کے فاصلے پر جنوب مغرب کی طرف چھوٹی پہاڑیوں کا ایک طویل سلسلہ ہے ۔۔۔ دونوں کاریں وہیں پہنچی ہیں ۔۔۔ ایک چٹان ڈھکن کی طرح اٹھی ہے اور وہ دونوں کاریں اندر چلی گئی ہیں سر ۔۔۔ اوور" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے تیز تیز لہجے میں رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ ۔۔۔ یہ یقیناً ان کا اہم خفیہ اڈہ ہوگا ۔۔۔ اب باقی کام تم نے کرنا ہے ۔۔۔ تم نے میک اپ کر رکھا ہے ناں ۔۔۔ اور یونیفارم بھی پہن رکھی ہے۔ اوور ۔۔۔؟" کرنل ڈی نے پوچھا۔

"یس سر ۔۔۔ ویسے میک اپ باکس بھی ہے اور کاغذات بھی ہیں تاکہ فوری طور پر کام آ سکیں۔ اوور" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے جواب دیا۔

"سنو ۔۔۔ پہاڑی کی سائیڈ میں اتر جاؤ ۔۔۔ اور پھر کوشش کرو کہ تمہیں مشکوک سمجھ کر گرفتار کر کے اڈے کے اندر لے جایا جائے۔ اس طرح تم لیڈی طاہرہ کے پاس پہنچ جاؤ گے ۔۔۔ اب آگے تمہارا کام ہوگا کہ تم کس طرح اپنے آپ کو وہاں ایڈجسٹ کرتے ہو ۔۔۔ اب مشن کا یہ حصہ تمہاری کارکردگی پر منحصر ہے ۔۔۔ جب لیڈی طاہرہ وہاں سے نکلے گی تو پھر مشن کو آگے بڑھایا جائے گا ۔۔۔ کیا تم پوری طرح تیار ہو۔ اوور ۔۔۔؟" کرنل ڈی نے پوچھا۔

"یس سر ۔۔۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ اوور" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے انتہائی پر جوش لہجے میں کہا۔

"اوکے ۔۔۔ گو آن وش یو گڈ لک ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کیپٹن طارق نے ٹرانسمیٹر بند کر کے ایک طرف رکھ دیا۔

"اب تم مجھے پہاڑیوں سے کچھ دور اتار دو تاکہ نیچے سے کسی کی نظر نہ پڑے ۔۔۔ اور پھر تم واپس چلے جانا" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے پائلٹ کی طرف مڑ کر کہا اور پائلٹ نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو نیچے اتارنا شروع کر دیا۔ کیپٹن طارق اس طرح تن کر بیٹھ گیا۔ جیسے نیچے اس کے استقبال کے لئے ملک کا صدر بذات خود کھڑا ہو۔ اس کا چہرہ ابھی سے اپنی کامیابی پر چمک رہا تھا اور وہ خیالوں ہی خیالوں میں مستقل ڈی۔ ایجنٹ بننے کے خواب دیکھنے لگ گیا تھا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی بیڈ پر لیٹی ہوئی جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ چونکہ آجکل کوئی کیس نہ تھا اس لئے جولیا ناشتے کے بعد ہی بیڈ پر لیٹ کر مطالعے میں مصروف تھی۔

"یس جولیا سپیکنگ" —— جولیا نے رسیور اٹھاتے ہوئے بڑے ڈھیلے لہجے میں کہا۔ اس کا خیال تھا کہ کسی ساتھی ممبر کا فون ہوگا۔

"ایکسٹو" —— دوسری طرف سے غراتی ہوئی آواز سنائی دی اور جولیا ایکسٹو کی آواز سنتے ہی یوں اچھلی جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی بجائے سپرنگ فٹ ہوں۔

"یس ۔ سر ۔ سر ۔ حکم سر" —— جولیا نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے قدرے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران تمہارے پاس پہنچ رہا ہے —— تم اس کے آنے تک تیار ہو جاؤ۔ تم دونوں نے ملٹری سپیشل ایجنسی کے چیف کرنل اسلم کے پاس جانا ہے ۔ تم

وہاں میری نمائندگی کروگی ۔ جب کہ عمران تمہیں اسسٹ کرے گا ۔ وہاں ایک دوست ملک کی ملٹری انٹیلی جنس کا چیف کسی خاص مقصد کے لئے آرہا ہے —— اس کے ساتھ اس ملک کی سیکرٹ سروس کا چیف اور دیگر اعلیٰ حکام بھی ہیں —— تم نے یہ میٹنگ اٹنڈ کرنی ہے" —— ایکسٹو کا لہجہ بے حد سپاٹ تھا۔

"یس سر —— مگر سر —— مسئلہ کیا ہے اور مجھے کیا کرنا ہوگا" —— جولیا نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"وہ کسی خاص ٹاپک پر مجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں —— لیکن ظاہر ہے میں ان سے نہیں مل سکتا —— اس لئے تم میری نمائندگی کرو —— پھر جو بھی صورت حال ہو ۔ تم اس کے مطابق اپنے آپ کو میری جگہ رکھ کر ڈیل کروگی" ایکسٹو کا لہجہ قدرے نرم تھا۔

"اوہ بہتر سر —— میں کوشش کرونگی کہ آپ کے اعتماد پر پوری اتروں" —— جولیا نے مسرت سے بھرپور لہجے میں کہا ۔ ظاہر ہے ایکسٹو نے اپنی جگہ اسے فیصلے کا اختیار دے کر اس پر انتہائی اعتماد کا مظاہرہ کیا تھا۔

"کوشش نہیں —— تمہیں اعتماد پر پورا اترنا ہوگا —— کوشش کا لفظ آئندہ میرے سامنے دوبارہ مت لینا" —— ایکسٹو کا لہجہ ایک بار پھر غراہٹ آمیز ہو گیا۔

"اوہ سوری سر —— بس ویسے ہی منہ سے نکل گیا سر —— سوری سر" جولیا ایک بار پھر بوکھلاہٹ کا شکار ہو گئی۔

"عمران وہاں تمہارا سیکرٹری ہوگا —— اس سے زیادہ اس کی اہمیت

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

نہیں ہوگی ـــــ سمجھیں" ـــــ دوسری طرف سے ایکسٹو نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر! ـــــ لیکن سر ـــــ" "ٹھیک ہے سر" ـــــ جولیا شاید بات کرتے کرتے رُک گئی تھی۔

"یہی کہنا چاہتی ہو کہ عمران وہاں احمقانہ حرکتیں کرے گا ـــــ میں اسے سمجھا دوں گا ـــــ یہ معاملہ انتہائی سیریس ہے اور اگر وہ پھر بھی کوئی غلط حرکت کرے تو میری طرف سے اجازت ہے کہ اُسے شوٹ کر دینا جس جگہ جانا ہے اس کا عمران کو علم ہے۔ وہ تمہیں لے جائے گا۔ واپسی پر مجھے تفصیلی رپورٹ دینا" ـــــ ایکسٹو نے کرخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

جولیا نے طویل سانس لیتے ہوئے رسیور واپس کریڈل پر رکھا اور پھر جلدی سے اٹھ کر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گئی تاکہ عمران کے آنے سے پہلے تیار ہو جائے۔ اس کا دل بلیوں اچھل رہا تھا۔ یہ شاید پہلا موقع تھا کہ وہ کسی اعلیٰ سطحی اجلاس میں نہ صرف ایکسٹو کی نمائندگی کرے گی بلکہ ایکسٹو نے اُسے ہر قسم کا فیصلہ کرنے کا بھی اختیار دے دیا تھا بس اسے کھٹکا تھا تو عمران کی طرف سے تھا کیونکہ عمران ایسے موقعوں پر اپنی حرکتوں سے باز نہ آتا تھا۔ لیکن اب جولیا نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر عمران نے کوئی حرکت کی تو وہ عمران کا حشر کر دے گی۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ تیار ہو کر باہر آئی اور برش سے اپنے بالوں کو آخری ٹچ دینے ہی لگی تھی کہ کال بیل بج اٹھی۔

"یس ـــــ کم اِن" ـــــ جولیا نے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔ اُسے یقین تھا کہ آنے والا عمران ہی ہو گا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور دروازے

پر عمران کی شکل نظر آئی۔

عمران نے اپنا مخصوص بیلنی کلر لباس پہنا ہوا تھا اور چہرے پر حماقتوں کا آبشار پورے زور شور سے بہہ رہا تھا۔

"مس جولیانا فٹزواٹر ـــــ السلام و علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ ـــــ امید ہے کہ آپ کا مزاج گرمی ـــــ اوہ سوری! ـــــ مزاج گرامی ـــــ بلکہ گرامی قدر ـــــ شب قدر ـــــ صبح بدر ـــــ اوہ سوری ـــــ بلکہ ویری سوری! بلکہ بالکل ہی سوری ـــــ کیونکہ اس سے زیادہ الفاظ مجھے یاد نہیں آ رہے!" عمران نے انتہائی احمقانہ انداز میں دروازے میں ہی کھڑے کھڑے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہنا شروع کر دیا۔

"شٹ اپ! ـــــ کیا بکواس لگا رکھی ہے ـــــ تمہیں چیف نے بتایا نہیں کہ معاملہ بے حد سیریس ہے" ـــــ جولیا نے جان بوجھ کر کرخت لہجہ بناتے ہوئے کہا۔

"اچھا! ـــــ اتنا سیریس تو نہیں بتایا ـــــ پھر ہسپتال فون کروں ـــــ یا پھر کسی لیڈی ڈاکٹر کو ـــــ" عمران نے بڑے معصومانہ لہجے میں آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ نانسنس! ـــــ تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آؤ گے" ـــــ جولیا نے اس کا مطلب سمجھ کر سرخ پڑتے ہوئے کہا۔

"م ـــــ میری ـــــ میری حرکتوں سے ـــــ نہیں مس جولیا ـــــ یہ تو سراسر الزام ہے ـــــ توبہ توبہ ـــــ" عمران نے جلدی جلدی اپنے گالوں پر تھپڑ مارتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ تم خاموش نہیں ہو سکتے" ـــــ جولیا اس بار واقعی

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

بپھر گئی۔

"واہ! — کیوں خاموش رہوں — کمال ہے — مجھ پر اتنا بڑا الزام لگایا جا رہا ہے اور میں خاموش ہو جاؤں — نو مس جولیا! — ایسے معاملات میں —" عمران نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں یہیں گولی مار دوں گی — دفع ہو جاؤ — نکل جاؤ یہاں سے" — جولیا نے بُری طرح پیر پٹختے ہوئے کہا۔ عمران نے آتے ہی اس کا سارا موڈ چوپٹ کر دیا تھا۔

"لیکن وہ سیریس کیس کا کیا ہو گا" — عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

جولیا دانت بھینچے چند لمحے خاموش کھڑی عمران کو گھورتی رہی۔ پھر اس کا غصے سے سرخ پڑتا چہرہ نارمل ہوتا گیا۔ وہ شاید معاملات کی نزاکت کی وجہ سے اپنے غصے پر کنٹرول کر رہی تھی۔

"دیکھو عمران! — چیف نے کہا ہے کہ کوئی اعلیٰ سطحی اجلاس ہو رہا ہے — جس میں میں نے چیف کی نمائندگی کرنی ہے اور تم وہاں میرے سیکرٹری ہو گے — پلیز — یہ چیف کی عزت کا سوال ہے۔ اس لئے کوئی احمقانہ حرکت برداشت نہیں ہو گی" — جولیا نے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے اسے سمجھانا شروع کر دیا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مرد کی نمائندگی کوئی عورت کرے — ارے ہاں! — یہ ممکن ہے۔ بالکل ممکن ہے — اچھا تو اسی لئے وہ پردے میں ہے — کمال ہے میں تو اسے آج تک مرد ہی سمجھتا رہا۔ حیرت ہے" — عمران نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب! — کیا کہنا چاہتے ہو" — جولیا نے چونک پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"میرا مطلب ہے کہ چیف لازماً کوئی مرد نما عورت ہے — آواز مردانہ ہو گی — بس بس ایسا ہی ہو گا — ٹھیک ہے۔ ٹھیک ہے عورت کی نمائندگی عورت ہی بہتر کر سکتی ہے — اب مجھے کوئی اعتراض نہیں" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اندر آ کر اطمینان سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

"تمہیں جو بھی سوجھتی ہے — الٹی ہی سوجھتی ہے — بہرحال میں تمہیں اس احمقانہ لباس میں ساتھ نہیں لے جا سکتی۔ اس لئے پہلے تم جا کر لباس بدلو" — جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"احمقانہ لباس — تو اب لباس بھی احمقانہ اور عقلمندانہ ہو گئے ہیں۔ یہ عقلمندانہ لباس کونسا ہوتا ہے" — عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں پوچھا۔

"میرا مطلب ہے کہ کوئی اچھا سا سوٹ پہن لو" — جولیا نے کہا۔

"سوٹ! — اچھا تو سوٹ عقلمندانہ لباس ہے — اوہ! اسی لئے سلیمان ہر وقت اپنے آپ کو عقلمند کہتا رہتا ہے — ویری سوری جولیا! اتنا عقلمند بننے میں تو کافی وقت لگے گا — پہلے مجھے سلیمان کی شاگردی کرنا پڑے گی — اور تمہیں تو معلوم ہے کہ سلیمان جیسا عقلمند مجھے صرف مونگ کی دال پکانا کم از کم دس سال میں سکھائے گا۔ پھر شاید میں عقلمندانہ لباس کی ٹائی باندھ سکوں گا — اگر اتنا وقت دے سکتی ہو تو ٹھیک ہے۔ میں چلا جاتا ہوں" — عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر چیف تمہاری بجائے کسی اور کو بھیج دیتا تو کتنا اچھا ہوتا — اسے بھی وہاں بھیجنے کے لئے تم جیسا احمق ہی ملا تھا" — جولیا نے بے بسی سے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"چیف سے بات کر لو — مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے — میں نے تو اس سے بڑا احتجاج کیا تھا کہ آج میں نے بر دکھانے کے لئے جانا ہے۔ مگر وہ مانا ہی نہیں — اب تم خود بتاؤ کہ تمہارے ساتھ جانے سے میرا کتنا نقصان ہوگا — اگر میں مسماۃ اللہ رکھی کو پسند آجاتا تو ہمیشہ کے لئے جوتیاں چٹخانے سے نجات مل جاتی — دس ملیں ہیں مسماۃ اللہ رکھی کے ڈیڈی مسٹر اللہ دتہ ہوشیار کی۔ اور مس اللہ رکھی اس کی اکلوتی بیٹی ہے — پچ — پچ — قسمت ہی خراب ہے اپنی"

عمران کا لہجہ آخر میں رو دینے والا ہو گیا اور جولیا بے اختیار ہنس دی۔

"شکر کرو — بچ گئے ہو — ورنہ یہ تمہاری مسماۃ اللہ رکھی گن گن کر تمہارے سر پر دس جوتیاں مارتی" — جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ عمران کی بات سننے نجانے اس کی کونسی رگ دبا دی تھی کہ اس کا موڈ یکلخت خوشگوار ہو گیا تھا۔

"دس جوتیاں کھا کر اگر دس ملیں مل جائیں تو سودا مہنگا نہیں مس جولیا" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری قسمت میں جوتیاں کھانی ہی ہیں عمران صاحب! — اس لئے افسوس کی ضرورت نہیں — چلو اٹھو چلیں" — جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہیں مار لو جوتیاں — ضروری تو نہیں کہ باہر سڑک پر ہی چل کر ماری جائیں۔ لیکن پہلے وہ ملیں" — عمران نے چہکتے ہوئے کہا۔

"چلو — بس اب بہت بکواس ہو گئی ہے — چلو" — جولیا نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور پھر خود ہی تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس کے بغیر عمران کا اٹھنا مسئلہ بن جائے گا۔

"اچھا — اگر قسمت میں سڑک پر ہی جوتیاں کھانا ہے تو ٹھیک ہے۔ نہیں اللہ میاں جب میری قسمت بنانے لگا تھا تو فرشتوں نے اچھا میٹریل نہیں مہیا کیا — یہ ضرور تنویر کی سازش ہو گی۔ وہ فرشتوں سے مل گیا ہوگا" — عمران نے جولیا کے پیچھے باہر آتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

فلیٹ کی سیڑھیاں نیچے اترنے پر جولیا نے دیکھا کہ سفید رنگ کی ایک لمبی سی کار کھڑی تھی۔ جس پر ملٹری کی مخصوص پلیٹ لگی ہوئی تھی اور ایک باوردی فوجی ڈرائیور کار کے ساتھ اٹینشن کھڑا تھا۔ جولیا اور عمران کو نیچے اترتے دیکھ کر وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور پھر جلدی سے کار کا پچھلا دروازہ کھول دیا۔ جولیا بڑے باوقار انداز میں پچھلی سیٹ پر بیٹھ گئی۔ عمران آگے بڑھ کر بیٹھنے لگا تو ڈرائیور نے جلدی سے دروازہ بند کر دیا۔

"آپ آگے بیٹھیں" — ڈرائیور نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"وہ کیوں — ہائیں کمال ہے۔ تم نے لیڈیز فرسٹ یعنی لیڈیز فرسٹ سیٹ کا محاورہ نہیں سن رکھا" — عمران نے احتجاج کرتے ہوئے کہا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

لیکن ڈرائیور نے سنی ان سنی کی اور جلدی سے مڑ کر ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا۔ اس نے عمران کے لئے دروازہ کھولنے کا تکلف بھی نہ کیا۔

"بیٹھ جاؤ عمران! — وقت مت ضائع کرو" — جولیا نے مڑتے ہوئے کہا
انتہائی باوقار لہجے میں ہونقوں کی طرح باہر کھڑے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ ظاہر ہے وہ اس وقت ایکسٹو کی نمائندگی کر رہی تھی رہ گیا عمران تو وہ سیکرٹری ہی تھا۔ بے چارہ سیکرٹری۔

"یس میڈم" — عمران نے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ دھپ سے وہیں سڑک پر ہی آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا

"اوہ نانسنس — الو — احمق! — یہ کیا کر رہے ہو فرنٹ سیٹ پر بیٹھو" — جولیا نے بری طرح بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فرنٹ سیٹ پر — اوہ اچھا میڈم" — عمران نے بڑی بے نیازی سے اٹھ کر پتلون جھاڑتے ہوئے کہا۔ سامنے سے گزرنے والے افراد عمران کو اس طرح بیٹھتے اور اٹھتے دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑے تھے۔

"ہنس لو — ہنس لو! — تمہیں میڈم کا سیکرٹری بننا پڑے تو پتہ چلے" — عمران نے انہیں غصیلے انداز میں مکہ دکھاتے ہوئے کہا۔ اور پھر کار کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ گزرنے والے عمران کی بات سن کر اور زیادہ کھل کھلا کر ہنس پڑے۔

"چلو ڈرائیور" — جولیا نے دانت پیستے ہوئے کہا اور ڈرائیور نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھا دی۔

"یار! — میڈم نے تمہیں چلنے کا حکم دیا تھا — تم نے کار چلا دی تمہیں معلوم ہے کہ میڈم اپنے حکم کی حرف بحرف تعمیل مانگتی ہیں۔ اس لئے کار روکو — اور خود پیدل چلو" — عمران نے ڈرائیور سے مخاطب

"تم خاموش نہیں بیٹھ سکتے" — جولیا نے تقریباً دھاڑتے ہوئے کہا۔ اسے واقعی عمران پر بے حد غصہ آ رہا تھا کہ ڈرائیور تو اسے فوجی سیلوٹ مار رہا تھا اور یہ عمران خوامخواہ بجائے اس کے سارا بھرم کھو رہا تھا۔

"اچھی تو اس کا نام تم — واہ اچھا نام ہے — مختصر سا سادہ سا نام — لیکن مسٹر تم تو پہلے ہی خاموش بیٹھا ہے میڈم" — عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اس بار ڈرائیور کے سنجیدہ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔ وہ شاید بڑی مشکل سے اپنے آپ کو کنٹرول کئے بیٹھا تھا۔ جولیا دانت بھینچے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ غصہ ضبط کرنے کی وجہ سے سرخ پڑا ہوا تھا۔

کار انتہائی تیز رفتاری سے شہر کے درمیان سڑکوں سے گزر کر اب شمالی سمت ملٹری ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ ادھر عمران نے پشت کے ساتھ سر ٹکا کر اب باقاعدہ خراٹے لینے شروع کر دیئے تھے ڈرائیور نے ایک دو بار اس کی طرف دیکھا لیکن پھر خاموش ہو رہا۔ جبکہ جولیا جان بوجھ کر خاموش بیٹھی تھی۔ عمران کے خراٹے اس کی احمقانہ باتوں سے بہرحال قابل برداشت تھے۔

تھوڑی دیر بعد کار ملٹری ہیڈ کوارٹر کی پہلی چیک پوسٹ پر پہنچ گئی۔ لیکن یہاں اسے ایک لمحے کے لئے بھی نہ روکا گیا اور اسے دور سے

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

ہی آتا دیکھ کر چیکنگ راڈ اٹھا لی گئی۔ شاید پہلے سے ہی ہدایات د[illegible] چکی تھیں۔ اس طرح تین چیک پوسٹوں سے گذر کر کار ملٹری ہیڈ کوارٹر کے اندر سے گذر کر ایک سائیڈ پر بنی ہوئی خاکی رنگ کی چھوٹی سی عمارت کے پورچ میں رک گئی۔ وہاں ہر طرف مسلح فوجی انتہائی ہوشیاری سے پہرہ دے رہے تھے۔

کار رکتے ہی برآمدے میں موجود ایک کیپٹن تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے جلدی سے آ کر کار کا پچھلا دروازہ کھول دیا۔

"تشریف لائیے میڈم! — میرا نام کیپٹن ارشد ہے" — کیپٹن نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا اور جولیا بڑے باوقار انداز میں باہر آ گئی۔ عمران کے خراٹے بدستور جاری تھے۔

کیپٹن ارشد اب عمران کی طرف مڑا تو اس کے چہرے پر حیرت کے آثار نمایاں ہو گئے۔

"اس احمق کو اٹھاؤ — یہ ہر جگہ سو جاتا ہے" — جولیا نے تلخ لہجے میں کیپٹن ارشد سے کہا۔ اب اسے عمران کے خراٹوں پر غصہ آ رہا تھا۔

کیپٹن ارشد نے جیسے ہی دروازہ کھولا، عمران لڑھک کر اس کے اوپر آ گرا۔

"ارے — ارے —" کیپٹن ارشد نے اسے جلدی سے سنبھالتے ہوئے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"عمران! — ہوش میں آؤ —" جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور عمران یکلخت اچھل کر یوں سیدھا کھڑا ہو گیا جیسے اس سے زیادہ

چاق و چوبند آدمی دنیا میں موجود ہی نہ ہو۔

"یس میڈم! — ہوش میں آ گیا میڈم — حکم میڈم" — عمران نے بڑے مودبانہ بلکہ فدویانہ انداز میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔ اس وقت اس کے چہرے پر بالکل اسی قسم کی بے چارگی سی چپکی ہوئی تھی جیسے کہ عام طور پر خیالی بیگم خاوندوں کے [illegible] کے چہروں پر برستی رہتی ہے۔

کیپٹن ارشد بڑے حیرت بھرے انداز میں عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں شدید تشویش کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"میڈم! — یہ آپ کے سیکرٹری ہیں یا —" کیپٹن ارشد نے بڑے مودبانہ انداز میں جولیا سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ اسے شاید بتا دیا گیا تھا کہ جولیا پاکیشیا کے سب سے طاقتور عہدے دار ایکسٹو کی نمائندہ ہے۔ اس لئے کیپٹن ارشد کا لہجہ حد سے زیادہ مودبانہ تھا لیکن عمران کے متعلق اس کا ردعمل دیکھنے کے لائق تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ فیصلہ کر چکا ہو کہ اس احمق اور بودے آدمی کو کسی صورت بھی میٹنگ روم تک نہ جانے دے گا۔

"یا شوہر ہیں — یہی کہنا چاہتے ہیں آپ کپتان صاحب!"

"یہ بات نہیں — میں نہ میڈم کا سیکرٹری ہوں نہ شوہر — بلکہ میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے۔ اور میڈم میری باس ہیں" — عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں تعارف کرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سنجیدگی میں بھی حماقت کی جھلکیاں موجود تھیں۔

"خاموش رہو عمران! — اور کیپٹن! — کیا ہم یہیں کھڑے رہیں

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

گے ___ میرا وقت بے حد قیمتی ہے" ___ جولیا نے انتہائی سنجیدہ اور کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری میڈم! ___ تشریف لائیے! ___ باس اور دیگر شرکا آپ کا انتظار کر رہے ہیں ___ لیکن آپ کے سیکرٹری کے بارے میں مجھے ہدایات لینی ہوں گی" ___ کیپٹن ارشد نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور تیزی سے اندرونی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

"تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آؤ گے تو میں سب کے سامنے گولی مار دوں گی" ___ جولیا نے آگے بڑھتے ہوئے دانت بھینچ کر عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اور میں شہید محبت کہلاؤں گا ___ اور پھر میرے مزار پر قوالیاں ہوں گی ___ غزلیں پڑھی جائیں گی ___ محبت کرنے والے جوڑے منتیں مانگیں گے" ___ عمران نے یوں خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے جولیا کا اسے گولی مار دینا اس کے لئے بہت بڑا اعزاز ہو۔ عمران کی آواز اتنی اونچی تھی کہ آگے جاتا ہوا کیپٹن ارشد چونک پڑا۔ لیکن پھر بغیر بولے سیدھا ہو کر چلنے لگا۔

راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں ایک بڑی سی میز اور اس کے گرد کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"صرف ایک منٹ میڈم" ___ کیپٹن ارشد نے معذرت بھرے انداز میں کہا اور پھر میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن دبا دیا۔

"کیپٹن ارشد بول رہا ہوں باس! ___ میڈم مع سیکرٹری تشریف

لائی ہیں ___ مگر میرا ___ ان کا سیکرٹری مشکوک حرکتیں کر رہا ہے۔ اگر آپ باہر آ کر اس سے مل لیں تو زیادہ بہتر ہے" ___ کیپٹن ارشد نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میڈم کو اندر بھیج دیں اور سیکرٹری کو وہیں روک لیں ___ میں میڈم سے تفصیلی بات کر کے پھر تمہیں اس کے متعلق احکامات دوں گا۔" دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"کرنل اسلم! ___ میں تمہارے اس کیپٹن کے ساتھ باہر نہیں رہوں گا ___ یہ مجھے بدمعاش قسم کا آدمی لگ رہا ہے" ___ عمران نے اونچے چیختے ہوئے کہا

"اوہ ___ اوہ! ___ یہ تو عمران کی آواز ہے" ___ دوسری طرف سے کرنل اسلم کی چونکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس سر! ___ ان کے سیکرٹری کا نام عمران ہی ہے" ___ کیپٹن ارشد نے حیرت بھرے انداز میں جواب دیا۔ اسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ کرنل اسلم آواز سے اس ذلیل سیکرٹری کو کیسے پہچان گئے۔ اور پھر وہ اسے بے تکلفی سے پکار رہے تھے۔ حالانکہ کرنل اسلم جو کہ سپیشل ملٹری ایجنسی کے چیف تھے انتہائی رعب دار اور دبدبے کے مالک تھے اور فوج کے کمانڈر انچیف تک کو گھاس نہ ڈالتے تھے۔

"اوہ نو فول ___ نانسنس! ___ انہیں فوراً اندر بھیجو ___ جلدی" ___ دوسری طرف سے کرنل اسلم نے بری طرح چنگھاڑتے ہوئے کہا۔

"یس سر ___ یس سر" ___ کیپٹن ارشد نے بری طرح بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا اور جلدی سے رسیور رکھ کر مڑا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"آپ تشریف لے جائیے" ۔۔۔ کیپٹن ارشد نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں عمران اور جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سوری! ۔۔۔ نہ میں اندر جاؤں گا ۔۔۔ اور نہ میری باس میڈم جولیا ۔۔۔ اب تو کرنل اسلم ہی ہمیں منا کر لے جا سکتے ہیں ۔۔۔ تشریف رکھیں میڈم ۔۔۔ بڑی اچھی جگہ ہے یہ ۔۔۔ ٹھنڈی اور کھلی جگہ ۔۔۔ اب بھلا دیکھیں! ۔۔۔ آپ میڈم بھی بن گئیں اور باس بھی ۔۔۔ لیکن آپ کو نیٹ کتنا گرم اور حبس زدہ ہے" ۔۔۔ عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو ۔۔۔ چلو اندر" ۔۔۔ جولیا عمران کے رویئے پر بری طرح بھڑک گئی۔

"آپ جا سکتی ہیں تو جائیں ۔۔۔ میں تو نہیں جاتا ۔۔۔ آخر آدمی کو روٹھنے کا بھی تو حق ہونا چاہئے ۔۔۔ یہ کیا جب کہو، ٹھہر جاؤ۔ تو ٹھہر جائے ۔۔۔ اور جب کہے چل پڑو تو چل پڑے ۔۔۔ آدمی نہ ہوا، کوئی مشین ہو گئی ۔۔۔ اور میں کم از کم ایسی مشین نہیں بن سکتا۔ جس کا آپریٹنگ سوئچ کیپٹن ارشد جیسے ۔۔۔ کپتان کے ہاتھوں میں ہو" ۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

"جناب! ۔۔۔ میں شرمندہ ہوں ۔۔۔ آئی ایم ویری سوری ۔۔۔ آپ مجھے معاف کر دیں" ۔۔۔ کیپٹن ارشد نے لجاتے ہوئے انداز میں کہا۔ اس کا رنگ اڑا ہوا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ کرنل اسلم کو جب پتہ چلا کہ عمران اس کی وجہ سے روٹھا ہوا ہے تو اس کی شامت آ جائے گی۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ ہوتے رہو شرمندہ ۔۔۔ میں منع کرنے والا کون

ہوں ۔۔۔ بہرحال جب تک کرنل اسلم مجھے منا کر نہ لے جائے گا۔ کم از کم میں تو نہیں جاؤں گا" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

ادھر جولیا علیحدہ کھڑی دانت پیس رہی تھی۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔ اس کی ساری آن بان عمران کی وجہ سے خراب ہوتی جا رہی تھی۔

اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا، یکلخت ایک سائیڈ کا دروازہ کھلا اور ایک لمبا تڑنگا ادھیڑ عمر کا فوجی باہر آ گیا۔ یہ کرنل اسلم تھا سپیشل ملٹری ایجنسی کا چیف۔

"کیا بات ہے ۔۔۔ میں نے کہا تھا کہ انہیں اندر بھجوا دو لیکن ۔۔۔" کرنل اسلم نے بری طرح دھاڑتے ہوئے کیپٹن ارشد سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ۔۔۔ باس! ۔۔۔ میں تو کہہ رہا ہوں باس! ۔۔۔ مگر عمران صاحب روٹھے بیٹھے ہیں" ۔۔۔ کیپٹن ارشد نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"روٹھے بیٹھے ہیں ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ کرنل اسلم حیرت بھرے انداز میں ایک طرف صوفے پر بیٹھے ہوئے عمران کی طرف مڑا۔

"ہاں بالکل! ۔۔۔ میں روٹھا بیٹھا ہوں ۔۔۔ یہ کوئی طریقہ ہے کہ تم چیف کے نمائندوں کے استقبال کے لئے دشمنوں کو بھیج دیتے ہو" ۔۔۔ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"دشمنوں کو ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ کیپٹن ارشد میرا خاص آدمی ہے" کرنل اسلم نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار ابھر آئے تھے۔

"اچھا! ۔۔۔ تو پھر آپ نے پہلے کیوں نہیں بتایا ۔۔۔ کمال ہے ۔۔۔ میں

Great Fight Presented by Hibuddie[redacted]m

سمجھا دشمنوں کا آدمی ہے ——— تبھی مجھے سیکرٹری شپ سے روک رہا ہے ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک جھٹکے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر اب احمقانہ انداز کی مسکراہٹ رینگ رہی تھی۔

"آیئے میڈم آیئے! ——— بہت دیر ہو گئی ہے ——— " کرنل اسلم نے ایک طرف خاموش کھڑی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا جو خاموش کھڑی اپنے دانت پیسے جا رہی تھی۔ ایکسٹو کے فون ملنے کے بعد وہ اس لیے مسرت سے اُچھلی جا رہی تھی کہ ایکسٹو کے خصوصی نمائندے کی حیثیت سے وہ سب سے اہم ہو گی۔ لیکن یہاں سب عمران کے تابع ہو چکے تھے۔ اُسے کوئی پوچھ ہی نہ رہا تھا۔ بہرحال کرنل اسلم کے کہنے پر وہ دروازے کی طرف مڑ گئی۔ کیپٹن ارشد ایک طرف خاموش کھڑا تھا۔ کرنل اسلم اور جولیا اس کے قریب سے ہو کر آگے بڑھ گئے اور عمران اُسے دیکھ کر استہزائیہ انداز میں مسکراتا ہوا یوں آگے بڑھ رہا تھا جیسے کوئی بہت بڑا فاتح کسی سلطنت کو فتح کرنے کے بعد دشمنوں کے جھکے ہوئے سروں پر پیر رکھتا ہوا آگے بڑھ رہا ہو۔

اور پھر جیسے ہی وہ کیپٹن ارشد کے پاس پہنچا، اچانک اس کے جسم نے بجلی کی سی تیزی سے حرکت کی اور کیپٹن ارشد کی چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔ کیپٹن ارشد عمران کے ہاتھوں میں جکڑا اس کے سر کے اوپر سے بلند ہو کر ایک زوردار دھماکے سے نیچے فرش پر گرا تھا۔

"کیا ہوا ——— کیا مطلب! ——— " کرنل اسلم نے بُری طرح چیختے ہوئے مڑ کر کہا۔

"خبردار! ——— اگر حرکت کرنے کی کوشش کی تو گردن توڑ دوں گا۔"

عمران نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔ نیچے گرنے والے کیپٹن ارشد کی گردن پر اس کا ایک پیر جما ہوا تھا جبکہ دوسرا پیر اس نے کیپٹن ارشد کی ناک پر رکھا ہوا تھا۔ عمران کا پیر کیپٹن ارشد کی گردن پر اس انداز میں جما ہوا تھا کہ واقعی اگر کیپٹن ارشد حرکت کرتا تو اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ جاتی۔

"عمران کیا کر رہے ہو ——— " جولیا نے حیرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"کرنل اسلم! ——— کیپٹن کے دائیں بازو پر لگا ہوا سٹار اتار دو۔ جلدی۔" عمران نے غراہٹ آمیز لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ ایسا تھا کہ جولیا تو ایک طرف، کرنل اسلم جیسے شخص کے جسم میں سردی کی لہر سی دوڑ گئی۔ سٹار کی بات سنتے ہی کیپٹن ارشد نے یکلخت اچھلنے کی کوشش کی۔ مگر دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کے حلق سے چیخ نکلی اور پھر اس کا جسم ایک لمحے کے لئے پھڑک کر ساکت ہو گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ اس کی ناک اور منہ سے خون کی لکیریں بہہ نکلی تھیں۔ کیپٹن ارشد کے حرکت کرتے ہی عمران نے مخصوص انداز میں پیر کو موڑ دیا تھا جس کے نتیجہ میں اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی۔

"اب اطمینان سے سٹار اتار لو" ——— عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"تم نے اسے مار ڈالا" ——— کرنل اسلم نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تو اور اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیتا ——— تاکہ یہ اطمینان سے ہمیں گولیاں مار کر اپنے شاندار نشانے کی داد وصول کر کے باہر چلا جاتا۔ سوری کرنل!

Great Fight Present by Hibuddiez.com

"میں دشمنوں کو ایسا موقع نہیں دیا کرتا" ——— عمران کا لہجہ بےحد سرد تھا۔

"دشمن! ——— اوہ" ——— کرنل اسلم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر جھک کر اس نے کیپٹن ارشد کے دائیں کندھے پر لگا ہوا سٹار نوچ لیا۔

"یہ تو عام سٹار ہے ——— کیا ہے اس میں" ——— کرنل اسلم کا لہجہ کاٹ کھانے والا تھا۔

"اگر آپ کو اس کا اتنی آسانی سے پتہ چل سکتا تو میڈم مجھے سیکرٹری کی تنخواہ کیوں دیتیں" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر کرنل کے ہاتھ سے سٹار لے کر اس نے اس کی ایک سائیڈ کو مخصوص انداز میں دبایا تو سٹار کا اوپر والا حصہ کسی ڈھکن کی طرح کھل گیا۔ اور اندر انتہائی پیچیدہ مگر مختصر سی مشینری نظر آنے لگ گئی۔

"یہ جدید قسم کا اور وسیع حیطہ عمل کا ڈکٹا ٹیپ فون ہے جناب کرنل اسلم صاحب! ——— اور آپ کی خصوصی میٹنگ کی تمام کارروائی اس میں ٹیپ ہو کر جا رہی تھی ——— یہ لیجئے اور اسے اپنی سپیشل ایجنسی کے عجائب گھر میں رکھ لیجئے۔ تاکہ آنے والی نسلوں کو پتہ چل سکے کہ پاکیشیا کی سپیشل ملٹری ایجنسی کیسی کیسی مشینری کو ٹریس کر لیتی ہے" ——— عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا اور کرنل اسلم کی تو یہ حالت تھی کہ جیسے اس کے جسم میں خون کا ایک قطرہ تک باقی نہ رہا ہو۔ جولیا کا منہ بھی حیرت کے مارے آدھے سے زیادہ کھلا ہوا تھا۔

"آ ——— آپ کو اس کا کیسے علم ہوا" ——— کرنل اسلم نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔ اب وہ عمران کو تم کی بجائے آپ

کہہ رہا تھا۔

"میں میڈم کا سیکرٹری ہوں ——— اور آپ جانتے کہ سیکرٹری تو آپ کی مخلوق ایسی ہوتی ہے جسے ہر چیز کا پہلے سے ہی علم ہو جاتا ہے ویسے اگر آپ اسے غور سے دیکھیں تو آپ کو اس کے سرے پر ہلکی سی چمک نظر آئے گی ——— ایسی چمک جیسے رات کے وقت کوئی پھلجھڑی چھوٹنے سے پیدا ہوتی ہے ——— اور یہی اس کی خاص نشانی ہے ——— لیکن گذشتہ دس بارہ سالوں سے الیون تھرٹی ڈکٹا ٹیپ فون کے عام سے فیلڈ میں استعمال کیا جا رہا ہے ——— یہ کوئی نئی ایجاد تو نہیں ہے" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور کرنل اسلم اور جولیا دونوں کے منہ اور زیادہ کھل گئے۔

"اوہ! ——— آپ کمال کے آدمی ہیں ——— حیرت ہے ——— میں بے حد شرمندہ ہوں عمران صاحب! ——— سخت شرمندہ" ——— کرنل اسلم نے انتہائی معذرت بھرے انداز میں کہا۔ وہ اب عمران کو یوں دیکھ رہا تھا جیسے وہ کسی اور سیارے کی مخلوق ہو۔

"آپ نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا کہ میں ایک آدمی ہوں ——— ورنہ میں تو اب تک اپنے آپ کو ایک سیکرٹری ہی سمجھ رہا تھا ——— بہرحال اسے چیکنگ روم میں بھجوا دیجئے ——— اندر آپ کے مہمان بیٹھے بور ہو رہے ہوں گے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا

"اوہ اچھا! ——— ٹھیک ہے" ——— کرنل اسلم نے یوں کہا جیسے وہ سپیشل ملٹری ایجنسی کا چیف نہ ہو بلکہ عمران کا ذاتی ملازم ہو۔

کرنل اسلم نے میز کے کنارے پر لگی ہوئی گھنٹی بجائی تو دوسرے لمحے

Great Fight Present by Hibuddiez.com

دروازے سے ایک فوجی اندر داخل ہوا۔

"میجر صولت کو بلاؤ ۔۔۔ جلدی" ۔۔۔ کرنل اسلم نے دھاڑتے ہوئے کہا اور فوجی تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"آیئے مس جولیا ۔۔۔ ہم تو اندر چلیں ۔۔۔ کم از کم مہمانوں سے تعارف تو ہو جائے گا" ۔۔۔ عمران نے مسکرا کر دروازے کی طرف مڑتے ہوئے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے ۔۔۔ آپ تشریف لے جائیں ۔۔۔ میں کیپٹن ارشد کی لاش بھی بھجوا رہا ہوں اور اس بارے میں تفصیلی انکوائری کا حکم دے کر ابھی آتا ہوں" ۔۔۔ کرنل اسلم نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور عمران اور جولیا اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

دروازہ کھلا تو کمرے میں بیٹھا میجر پرمود یکلخت اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھو میجر بیٹھو" ۔۔۔ آنے والے نے بڑے مشفقانہ لہجے میں کہا اور پھر گھوم کر میز کے پیچھے پڑی ہوئی اونچی نشست والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ میجر پرمود بھی میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔ یہ بنگارنیہ کی ملٹری ڈی ایجنسی کا چیف کرنل ڈی تھا۔

"آپ نے مجھے یاد کیا تھا کرنل" ۔۔۔ میجر پرمود نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ۔۔۔ میں اہم میٹنگ میں مصروف تھا ۔۔۔ وہاں مجھے چند لمحے دیر ہو گئی۔ اس لئے تمہیں انتظار کرنا پڑا" ۔۔۔ کرنل ڈی نے قدرے معذرت بھرے انداز میں کہا۔

"اوہ سر ۔۔۔ کوئی بات نہیں" ۔۔۔ میجر پرمود نے متشکرانہ لہجے میں کہا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں قدرے حیرت کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

Great Fight Present by Hibuddiez.com

کیونکہ کرنل ڈی کا رویہ کچھ بدلا ہوا تھا۔ کرنل ڈی اور اس طرح کی باتیں!

تم شاید میرے رویے کی وجہ سے حیران ہو رہے ہو ــــ ایسی کوئی بات نہیں میجر! ــــ میرے دل میں تمہارے لیے بے حد قدر ہے ــــ تم بلغاریہ کی ناک ہو ــــ تم جیسے سپوتوں پر قومیں صدیوں فخر کرتی رہتی ہیں۔ کرنل ڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اوہ سر! ــــ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ــــ کیسا سپوت اور کیسا فخر میں تو صرف اپنی ڈیوٹی سرانجام دیتا ہوں ــــ میجر پرمود نے کہا۔

اصل بات یہ ہے کہ اس بار میں جس مشن پر تمہیں بھیج رہا ہوں ــــ یہ مشن ایسا ہے کہ جس میں تمہاری کامیابی کے چانسز ففٹی ففٹی ہیں ــــ اور اگر تم ناکام رہے تو پھر نہ میجر ہو گے ــــ اور نہ میں کرنل ڈی رہوں گا ــــ کرنل نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

ففٹی ففٹی چانس کا مطلب تو کامیابی ہوتا ہے ــــ میرے لیے اگر ننانوے فیصد ناکامی کے چانس ہوں ــــ تب بھی میں باقی ایک فیصد کامیابی کو سو فیصد بنا لیتا ہوں ــــ میجر پرمود نے حیرت سے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔ وہ حیران ہو رہا تھا کہ کرنل ڈی کو آج کیا ہو گیا ہے۔ اس سے پہلے تو اس نے کبھی ایسی باتیں نہ کی تھیں۔

پاکیشیا کے علی عمران اور سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کو جانتے ہو ــــ؟ کرنل ڈی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے پُراسرار سے انداز میں پوچھا۔

علی عمران ــــ نام تو سنا ہوا ہے ــــ اور یہ بھی سنا ہوا ہے کہ یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے فری لانسر انداز میں کام کرتا ہے ــــ بظاہر احمق

لیکن درا صل انتہائی چالاک اور عیار آدمی ہے ــــ اور جہاں تک ایکسٹو کا تعلق ہے۔ صرف اس قدر معلوم ہے کہ وہ پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کا چیف ہے۔ اور کبھی کسی کے سامنے نہیں آتا ــــ اس سے زیادہ کا مجھے علم نہیں۔ کیونکہ میرا فیلڈ ان لوگوں سے مختلف ہے ــــ میجر پرمود نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اس بار شاید تمہارا مقابلہ ان سے ہو جائے۔ اس لئے میں ففٹی ففٹی چانس کی بات کر رہا ہوں ــــ یہ فائل دیکھو! ــــ اس میں عمران کے بارے میں کچھ تفصیلات موجود ہیں۔ پہلے اسے پڑھ لو ــــ کرنل ڈی نے میز کی دراز سے ایک فائل نکال کر میجر پرمود کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ میجر پرمود نے فائل لے کر اسے کھولا اور پھر غور سے اسے پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

یہ فائل پانچ چھ اوراق پر مشتمل تھی۔ میجر پرمود جیسے جیسے فائل پڑھتا جا رہا تھا۔ اس کی فراخ پیشانی پر سلوٹیں ابھرتی جا رہی تھیں۔ فائل کے اختتام پر عمران کی چار پانچ تصویریں بھی موجود تھیں۔

میجر پرمود کچھ دیر تک ان تصویروں کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ایک طویل سانس لے کر فائل بند کر دی۔

یس سر! ــــ میں نے پڑھ لی ہے ــــ مجھے تو یہ فائل مبالغے پر مبنی معلوم ہو رہی ہے ــــ یوں لگتا ہے جیسے عمران کے کسی پرستار نے اسے ہیرو بنانے کے چکر میں من گھڑت واقعات لکھ دیئے ہیں" ــــ میجر پرمود نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور کرنل ڈی کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھر آئی۔

Great Fight Present by Hibuddiez.com

تم اسے خود کام کرتے ہوئے دیکھو گے۔ تب تمہیں پتہ چلے گا کہ جو کچھ اس فائل میں لکھا گیا ہے وہ اصل سے کتنا کم ہے"۔۔۔ کرنل ڈی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کے کناروں پر لگے ہوئے مختلف بٹن دبا دیئے۔

بٹن دبتے ہی کمرے میں یکلخت اندھیرا چھا گیا اور اس کے ساتھ ہی سامنے دیواروں پر ایک سکرین روشن ہو گئی۔ یہ سکرین ایسے رخ پر تھی کہ میجر پرمود اور کرنل ڈی دونوں کو آسانی سے نظر آ رہی تھی۔

"دیکھو اس عمران کو"۔۔۔ اندھیرے میں کرنل ڈی کی آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے سکرین پر چھا کا ہوا اور پھر اس پر ایک گارڈن پارٹی کا منظر ابھر آیا۔

"یہ جو چوتھی میز پر تیکنی کلر لباس پہنے احمق سا آدمی بیٹھا نظر آ رہا ہے یہ علی عمران ہے"۔۔۔ کرنل ڈی کی آواز سنائی دی۔

"میں نے اسے پہچان لیا ہے سر!۔۔۔ فوٹو میں نے دیکھ لئے ہیں"۔ میجر پرمود نے جواب دیا۔

پارٹی میں خاصی گہما گہمی نظر آ رہی تھی۔ پھر اچانک عمران کی سائیڈ میز پر بیٹھے ہوئے نوجوان نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور نکالا اور عمران پر فائر کر دیا۔ اس نوجوان کے انداز میں اس قدر مہارت اور پھرتی تھی کہ میجر پرمود جیسا شخص بھی اس کی داد دیئے بغیر نہ رہ سکا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ عمران اس سے بھی زیادہ تیزی سے اپنے آپ کو ہٹا کر گولی کی زد سے بچ نکلا۔ بلکہ پلک جھپکنے میں وہ اچھلا اور اس کی لات نے نوجوان کے ہاتھ سے ریوالور فضا میں اچھال دیا۔

اسی لمحے اردگرد موجود تقریباً دس کے قریب افراد نے ریوالور نکال کر عمران پر فائر کھول دیا۔ لیکن عمران کے جسم میں تو واقعی بجلیاں بھری ہوئی تھیں۔ وہ صرف چھلانگ لگا کر ان کے سروں کے اوپر سے نکل گیا۔ اس طرح دس میں سے چار افراد تو اپنے ساتھیوں کی گولیوں کا شکار ہو گئے۔ اور پھر باقی چھ افراد کو عمران نے اس تیزی، پھرتی اور حیرت انگیز مہارت سے زمین دوز کر دیا کہ میجر پرمود جیسا ایجنٹ بھی پلکیں جھپکانا بھول گیا۔ اس کے ساتھ ہی سکرین ایک جھماکے سے صاف ہو گئی اور کمرہ چٹک کی آواز سے روشن ہو گیا۔

"یہ اس شخص کے صرف ایک انداز کی ہلکی سی جھلک ہے"۔۔۔ کرنل ڈی کی آواز سنائی دی اور میجر پرمود جو حیرت سے بت کی طرح بیٹھا تھا بے اختیار چونک پڑا۔

"واقعی باس!۔۔۔ یہ شخص لڑائی بھڑائی کے فن میں حیرت انگیز صلاحیتیں رکھتا ہے۔ اس نے اپنے اس انداز سے مجھے بھی حیرت زدہ کر دیا ہے"۔۔۔ میجر پرمود نے پہلی بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اب شاید تمہیں اس فائل کے مندرجات پر کچھ یقین آ گیا ہو گا"۔ کرنل ڈی نے یوں کہا جیسے وہ ہر قیمت پر عمران کی برتری ثابت کرنے پر تلا ہوا ہو۔

"ہاں!۔۔۔ بہرحال اس شخص سے میرا ٹکراؤ کس انداز میں ہوتا ہے"۔ میجر پرمود نے سر جھٹکتے ہوئے جواب دیا۔

"میرا مقصد تمہیں خوفزدہ یا مرعوب کرنا نہیں۔۔۔ میں جانتا ہوں کہ صلاحیتوں کے لحاظ سے تم عمران سے کسی طور بھی کم نہیں ہو۔ میں

Great Fight Present by Hibuddiez.com

نے یہ فائل اور فلم تمہیں صرف اس لئے دکھائی ہے کہ تمہیں اندازہ ہو جائے کہ عمران کیسا آدمی ہے ۔۔۔ کرنل ڈی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"میں سمجھ گیا سر" ۔۔۔ میجر پرمود نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب اصل بات سن لو! ۔۔۔ بلگارنیہ کی ڈیفنس لیبارٹری میں ایک اہم جنگی فارمولے پر کام ہو رہا تھا۔ جب فارمولا کامیابی کے قریب پہنچا تو اچانک ایک اہم سائنسدان پروفیسر بارکی لیبارٹری سے غائب ہو گیا۔ اس کے اس طرح اچانک غائب ہونے پر جب پڑتال کی گئی تو پتہ چلا کہ اصل فارمولا بھی غائب ہے ۔۔۔ اس پر ملٹری انٹیلی جنس نے انتہائی تیزی سے کام کیا تو یہ اطلاع ملی کہ پروفیسر بارکی کو پاکیشیا میں دیکھا گیا ہے۔ جس پر ہم نے پروفیسر بارکی کو فارمولے سمیت واپس لانے کے لئے گروپ بھیجا تو پتہ چلا کہ پروفیسر بارکی فارمولا سمیت وہاں سے بھی کہیں جا چکا ہے۔ یا اسے چھپا دیا گیا ہے ۔۔۔ بہرحال اس سلسلے میں یہ رپورٹ بھی ملی ہے کہ آخری بار پروفیسر بارکی نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو سے ملاقات کی تھی۔ اس کے بعد اس کا کوئی پتہ نہیں چل سکا ۔۔۔ یہ فارمولا اس قدر اہم ہے کہ اگر پاکیشیا کے ہاتھ لگ گیا اور اس نے اس پر ہتھیار تیار کر لیا تو اس پورے علاقے میں جنگی لحاظ سے اس کی پوزیشن انتہائی بہتر ہو جائے گی ۔۔۔ اور بلگارنیہ کا دفاع خطرے میں پڑ جائے گا۔ یہ درست ہے کہ بلگارنیہ اور پاکیشیا دونوں کے تعلقات بظاہر دوستانہ اور اچھے ہیں ۔۔۔ لیکن درپردہ دونوں کے درمیان جدید ترین جنگی ہتھیاروں

کی دوڑ جاری ہے اور دونوں ملکوں کے مفادات اپنے اپنے اور دراصل ایک دوسرے کے متضاد ہیں ۔۔۔ یہ کیس ملٹری انٹیلی جنس سے سیکشن ڈی کو ریفر کر دیا گیا ۔۔۔ میں نے اپنے طور پر تحقیقات شروع کر دیں۔ لیڈی طاہرہ اور کیپٹن طارق کے ذریعے کام آگے بڑھایا گیا ۔۔۔ لیڈی طاہرہ کو گرفتار کرا کر پاکیشیا کے ایک اہم فوجی اڈے پر بھجوایا گیا اور کیپٹن طارق کو بھی وہاں بھیجا گیا۔ وہاں پہنچ کر کیپٹن طارق نے اس اڈے کے ایک اہم فرد سے خفیہ دوستی کی حیثیت لی اور لیڈی طاہرہ فرار ہو کر واپس آ گئی۔ میجر مولت انتہائی کام کا آدمی ثابت ہوا وہ پاکیشیا کی ملٹری انٹیلی جنس کا اہم مہرہ تھا۔ اور یہ خاص مشن پر اس سرحدی اڈے پر آیا تھا۔ اس طرح کیپٹن طارق بذریعہ صورت کے بارے میں پس منظر کھل گیا ۔۔۔ وہاں پہنچ کر اس نے میری ہدایات پر اپنا جال پھیلایا تو انکشاف ہوا کہ پروفیسر بارکی کو پاکیشیا کی انتہائی خفیہ لیبارٹری میں منتقل کر دیا گیا ہے اور اس فارمولے کی تیاری کے لیے اس لیبارٹری میں پاکیشیا کے انتہائی قریبی دوست ملک شوگران کے سائنسدان بھی کام کر رہے ہیں۔ اور یہ بھی پتہ چلا ہے کہ اس لیبارٹری کی حفاظت کا کام پاکیشیا کے حکام نے خصوصی طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے ذمہ لگا دیا ہے۔ چنانچہ میں نے یہ فیصلہ کیا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ یہ مشن تمہارے سپرد کر دیا جائے تم نے پروفیسر بارکی کو فارمولے سمیت اس لیبارٹری سے اس طرح اغوا کر کے لے آنا ہے کہ پاکیشیا والے سر پیٹتے رہ جائیں" ۔۔۔ کرنل ڈی نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"پروفیسر بارکی کو ضروری ساتھ لانا ہے ۔۔۔ یا صرف فارمولے سے

Great Fight Present by Hibuddiez.com

گذارہ ہو جائے گا" ـــــ میجر پرمود نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"پروفیسر بارکی اس فارمولے کا اصل موجود ہے اور جہاں تک فارمولے کا تعلق ہے یہ صرف اشارات پر مبنی ہے باقی پروفیسر بارکی کے ذہن میں ہے ـــــ لیکن اگر کسی بھی صورت میں پروفیسر بارکی نہ آسکے تو پھر اس کا ہلاک کر دیا جانا ضروری ہے فارمولے کے اشارات پر ہمارے سائنسدان نئے سرے سے محنت کر کے اسے سنبھال لیں گے بہرحال فارمولے کی واپسی ہر صورت میں ضروری ہے" کرنل ڈی نے جواب دیا۔

"لیکن اب تک یہ اشارات پاکیشیا اور شوگران کے سائنسدانوں کو بھی معلوم ہو گئے ہوں گے" ـــــ میجر پرمود نے کچھ لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

"نہیں ـــــ اس کا امکان نہیں ہے۔ کیونکہ پروفیسر بارکی دراصل نسلاً یہودی ہے۔ اس نے لازماً اپنی اہمیت قائم رکھنے کے لئے اصل اشارات خفیہ رکھے ہوں گے ـــــ اور جہاں تک میں نے تحقیقات کی ہیں۔ پروفیسر بارکی کی یہاں سے فرار بھی لالچ کی وجہ سے ہوا ہے۔ یہاں اس نے حکومت کو اصل فارمولا دینے کے لئے ایک بھاری رقم وصول کر لی تھی۔ چونکہ فارمولا بے حد اہم تھا اور پروفیسر بارکی کافی عرصے سے بلگارنیہ کے لئے کام کر رہا تھا اس لئے حکومت نے اس پر اعتماد کر لیا ـــــ لیکن رقم وصول کرتے ہی وہ فرار ہو گیا ـــ اور ظاہر ہے اس نے اب اس کا سودا پاکیشیا اور شوگران سے کیا ہو گا۔ شوگران والے چونکہ اپنی خفیہ لیبارٹریوں میں کسی صورت میں بھی کسی غیر ملکی کو داخل نہیں ہونے دیتے ـــــ اس لئے یہ فارمولا پاکیشیا میں ہی تیار کیا جا رہا ہو گا

اور مجھے یقین ہے کہ پروفیسر بارکی کچھ روز وہاں کام کرنے کے بعد جب حکومت پاکیشیا اور شوگران کو یہ باور کرا دے گا کہ فارمولا واقعی قابل عمل ہے اور اس سے پاکیشیا یا شوگران کی جنگی صلاحیتوں میں بے پناہ اضافہ ہو سکتا ہے تو پھر وہاں سے سودا کرے گا اور بھاری معاوضہ وصول کر کے وہاں سے بھی فرار ہونے کی کوشش کرے گا تاکہ اس فارمولے کو کسی اور ملک کو فروخت کر سکے اور شاید اس بات کو مد نظر رکھتے ہوئے پاکیشیا والوں نے اس لیبارٹری کی حفاظت کا کام ملٹری سیکشن کی بجائے سیکرٹ سروس کے ذمہ لگایا ہے ـــــ آج صبح مجھے اطلاع ملی کہ پاکیشیا کی ملٹری سپیشل ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں شوگران حکام اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے نمائندوں کے درمیان کوئی اہم میٹنگ ہونے والی ہے ہمارے کیپٹن طارق کی معرفت اس میٹنگ کی تفصیلات حاصل کرنے کا پلان بنایا گیا اور کیپٹن طارق نے ملٹری سپیشل ایجنسی کے چیف کرنل اسلم کے اسسٹنٹ کیپٹن ارشد کے ذریعے اس میٹنگ کی کارروائی الیون تھرٹی ڈکٹا ٹیپ فون پر ٹیپ کرنے کی پلاننگ مکمل کر لی اور الیون تھرٹی ڈکٹا ٹیپ فون کیپٹن ارشد کے بازو پر موجود سٹار کی شکل میں لگا دیا اور اس کا علم کیپٹن ارشد کو بھی نہ ہو سکا ـــــ لیکن بعد میں رپورٹ ملی کہ میٹنگ سے پہلے یہ ڈکٹا ٹیپ فون ٹریس ہو گیا اور کیپٹن ارشد مارا گیا ـــــ اس طرح اس میٹنگ کی کارروائی کا ہمیں علم تو نہ ہو سکا ـــــ بہرحال اتنا پتہ چل گیا ہے کہ اس میٹنگ میں شوگران کے اعلیٰ حکام اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ شامل ہوتے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ یہ میٹنگ پروفیسر بارکی کے سلسلے میں ہی ہوئی ہو گی" ـــــ کرنل ڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

Great Fight Present by Hibuddiez.com

اس لیبارٹری کے محل وقوع کا کوئی اتہ پتہ ۔۔۔ جہاں پروفیسر بارکی اپنے فارمولے سمیت موجود ہے ۔۔۔ ؟ میجر پرمود نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

فی الحال تو اتنا ٹریس ہو سکا ہے کہ یہ لیبارٹری پاکیشیا کے دارالحکومت کے کہیں آس پاس ہی موجود ہے ۔۔۔ البتہ کیپٹن طارق کوشش کر رہا ہے کہ کسی طرح اس لیبارٹری کا پتہ چلا سکے۔ کرنل ڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے سر ۔۔۔ میں اس مشن کے لئے پوری طرح تیار ہوں ۔۔۔ میں اس عمران کے ذریعے اس خفیہ لیبارٹری کو ٹریس کر لوں گا ۔۔۔ کم از کم اس کا کلیو تو میرے پاس ہے۔ میجر پرمود نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

ہاں ۔۔۔ لیکن جس طرح کا یہ شخص ہے ۔۔۔ اس کے متعلق تمہیں پتہ چل گیا ہے ۔۔۔ اس لئے تم اپنا منصوبہ انتہائی احتیاط سے بناؤ گے ۔۔۔ عمران بے حد چالاک اور عیار آدمی ہے۔ کرنل ڈی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

آپ بے فکر رہیں باس ۔۔۔ عمران ٹائپ آدمیوں کو میں ڈیل کرنا اچھی طرح جانتا ہوں ۔۔۔ بہرحال آپ مطمئن رہیں۔ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے بعد پروفیسر بارکی اپنے فارمولے سمیت آپ کے سامنے موجود ہوگا۔ میجر پرمود نے انتہائی بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

کیپٹن طارق سے اگر ملنا چاہو تو مل لینا ۔۔۔ وہ ویسے بھی تمہارا

بہت بڑا فین ہے ۔ انتہائی ذہین ۔ پرجوش اور کام کا آدمی ثابت ہو رہا ہے ۔ یہ اس کا پہلا مشن ہے ۔ لیکن اس میں اس نے کافی اچھی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے ۔ میں اسے کاشن دے دوں گا ۔ تم سپیشل زیرو فریکوئنسی پر اس سے بات کر سکتے ہو ۔ کوڈ زیرو زیرو نائن بتا دینا ۔ وہ تمہارے احکامات کی پوری طرح پیروی کرے گا ۔۔۔ کرنل ڈی نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے ۔ میں دیکھ لوں گا ۔ پروفیسر بارکی کا کوئی فوٹو مل جائے گا ۔ میجر پرمود نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

ہاں ۔ یہ لو اس مشن کی فائل ۔ اس میں سب کچھ موجود ہے ۔ کرنل ڈی نے میز کی دراز سے ایک سرخ رنگ کی فائل نکال کر میجر پرمود کو دیتے ہوئے کہا ۔ اور میجر پرمود نے فائل لے کر اسے تہہ کر کے جیب میں ڈالا اور پھر کرنل ڈی کو گڈ بائی کہتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

Great Fight Present by Hibuddiez.com

بلگارنیہ کا کیپٹن طارق پاکیشیا سپیشل ملٹری ایجنسی کے میجر صولت
کے روپ میں اپنے مخصوص کمرے میں بڑی بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا
تھا۔ لیڈی طاہرہ کے پیچھے جب سے پاکیشیا کے سرحدی خفیہ اڈے کے گرد
مشکوک انداز میں پھرتے ہوئے جب ــــ پکڑ کر اڈے کے اندر لے جایا
گیا تو وہاں اس سے پوچھ گچھ میجر صولت نے کی تھی اور کیپٹن طارق کو جیسے
ہی علم ہوا کہ میجر صولت کا تعلق پاکیشیا کی سپیشل ملٹری ایجنسی سے ہے
اور وہ کسی خاص کام سے اتفاقاً اس اڈے پر آیا ہوا ہے تو اس نے فوراً
ہی فیصلہ کر لیا کہ وہ میجر صولت کا ہی روپ دھارے گا کیونکہ میجر صولت
کا قد و قامت اور تقریباً چہرے اور بالوں کی ساخت کیپٹن طارق سے
بہت ملتی جلتی تھی۔ شروع میں اس پر اور لیڈی طاہرہ پر خاصا تشدد کیا
گیا۔ لیکن پھر میجر صولت کی عیاشانہ فطرت نے جلوہ دکھایا اور خصوصی پوچھ گچھ
کے لئے وہ لیڈی طاہرہ کو جو انتہائی پُرشباب لڑکی تھی ایک علیحدہ سیل میں

لے گیا۔ کیپٹن طارق اشاروں کے مخصوص کوڈ میں لیڈی طاہرہ کو نہ صرف
اپنے متعلق بتا چکا تھا بلکہ اس نے اسے یہ اشارہ بھی دے دیا تھا کہ وہ
میجر صولت کا روپ دھارنا چاہتا ہے۔ اور لیڈی طاہرہ کی کوشش یہی
رہی تھی کہ وہ کیپٹن طارق کو وہاں ایڈجسٹ کر کے وہاں سے نکل جائے
چنانچہ جیسے ہی میجر صولت نے لیڈی طاہرہ پر اپنی عیاش فطرت ظاہر
کی، لیڈی طاہرہ نے فوراً ہی اُسے اپنے شیشے میں اتار لیا اور اس
طرح میجر صولت نے کیپٹن طارق کو وہیں علیحدہ سیل میں طلب کر لیا۔
اس کے بعد مسئلہ بالکل ہی آسان ہو گیا۔

لیڈی طاہرہ اور کیپٹن طارق نے مل کر میجر صولت کو شکار کر لیا۔ اور
پھر اس پر بے پناہ تشدد کر کے انہوں نے اس سے سپیشل ملٹری ایجنسی
اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے متعلق تمام تفصیلات حاصل کرنے کے بعد
اس کی گردن توڑ ڈالی۔ اس کے بعد کیپٹن طارق کو میجر صولت کا روپ
دھارنے میں کوئی پریشانی نہ ہوئی۔ خفیہ میک اپ باکس کی مدد سے سارا کام
آسان ہو گیا۔ مردہ میجر صولت کے چہرے پر کیپٹن طارق کا میک اپ کر دیا
گیا۔ اس کے بعد کیپٹن طارق نے میجر صولت بن کر کیپٹن طارق کی لاش
اور لیڈی طاہرہ کو سپیشل ملٹری ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر ہمراہ لے جانے
کا فیصلہ کر لیا۔ اس طرح وہ انہیں جیپ میں ڈال کر وہاں سے چل پڑا۔
راستے میں جیپ کا ایکسیڈنٹ ظاہر کیا گیا۔ اس طرح لیڈی طاہرہ کو آزاد کر
دیا گیا اور کیپٹن طارق کے مردہ جسم کے ٹکڑے اڑا دیئے گئے اور میجر
صولت معمولی سا زخمی ہو کر واپس ہیڈ کوارٹر پہنچ گیا۔ جہاں سرسری سی
تحقیقات کے بعد یہ کیس ختم کر دیا گیا۔ اس طرح کیپٹن طارق سپیشل ملٹری

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

ایجنسی کے ہیڈکوارٹر میں بڑے اہم عہدے پر آزادی سے کام کرنے لگا اور اس نے انتہائی اہم معلومات حاصل کر کے سپیشل زیرو فریکوئنسی پر کرنل ڈی تک پہنچانے شروع کر دیئے۔ اس نے میجر صولت کا بہروپ اس کامیابی سے بھرا تھا کہ کسی کو بھی اس پر شک نہ ہو سکا۔

پھر کرنل ڈی کی خصوصی ہدایات پر ہی اس نے کرنل اسلم کے پرسنل سیکرٹری کیپٹن ارشد کا اصل سٹار بدل کر اس کی جگہ الیون تھرٹی ڈکٹا ٹیپ فون لگا دیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ میٹنگ شروع ہونے والی ہے صرف پاکیشیا کی سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کے نمائندے کا انتظار ہے۔ اور وہ اس میں اہم ترین میٹنگ کی کارروائی کے سلسلے میں بے چین تھا کہ جلد از جلد یہ میٹنگ ختم ہو تو وہ ڈکٹا ٹیپ فون واپس حاصل کر کے رپورٹ کرنل ڈی تک پہنچا دے۔ اُسے صرف کیپٹن ارشد سے خطرہ تھا کیونکہ اس نے دیکھا تھا کہ کیپٹن ارشد بے حد ذہین نوجوان تھا یہی وجہ تھی کہ اس نے کیپٹن ارشد کے علم میں لائے بغیر اسٹار بدل دیا تھا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور کیپٹن طارق نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ دروازے پر ایک فوجی سپاہی موجود تھا۔

"آپ کو باس یاد کر رہے ہیں — فوراً پہنچیں" —— سپاہی نے فوجی انداز میں سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا" —— کیپٹن طارق نے کہا اور پھر وہ ہونٹ بھینچے تیزی سے کمرے سے نکلا اور تیزی سے استقبالیہ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اُسے سمجھ نہ آ رہی تھی کہ میٹنگ کے دوران کرنل اسلم نے اُسے کیوں بلایا ہے اور پھر اگر اُسے بلانا ہی ہوتا تو وہ کیپٹن ارشد کے ذریعے بلاتا۔ سپاہی

بھیجنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہی سوچتا ہوا وہ راہداری سے گزر کر جیسے ہی دروازے میں داخل ہوا، وہ بُری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ سامنے ہی فرش پر کیپٹن ارشد کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اور الیون تھرٹی ڈکٹا فون بجائے کیپٹن ارشد کے کاندھے پر ہونے کے کرنل اسلم کے ہاتھ میں تھا۔ کمرے میں کرنل اسلم کے علاوہ اور کوئی موجود نہ تھا اور کرنل اسلم کا چہرہ غصے اور جلال کی وجہ سے سیاہی مائل پڑا ہوا تھا۔ آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے۔ کیپٹن طارق کا دل ایک لمحے کے لئے تو بالکل ہی ڈوب گیا۔ لیکن اس نے جلدی سے اپنے آپ کو سنبھالا اور تیزی سے کرنل اسلم کو فوجی انداز میں سیلوٹ مارا۔

"میجر صولت! —— کیپٹن ارشد غدار تھا —— یہ دیکھو! —— اس کے کاندھے پر یہ جدید ترین ڈکٹا ٹیپ فون اسٹار کی صورت میں موجود تھا تاکہ اس کے ذریعے یہ اس ٹاپ سیکرٹ میٹنگ کی کارروائی ٹیپ کر سکے۔ اب تم نے فوری طور پر اس کیس کی انکوائری کرنی ہے کہ کیپٹن ارشد کی جڑیں کہاں تک پھیلی ہوئی ہیں —— اس کے سب ساتھیوں کو گرفتار ہونا چاہئے —— اور اس کی لاش کو لے جا کر برقی بھٹی میں ڈال دو۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ کیپٹن ارشد جیسا آدمی بھی دشمنوں کا ایجنٹ ہو سکتا ہے" —— کرنل اسلم نے بُری طرح دھاڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ سر! —— ویری سٹرینج سر! —— کیپٹن ارشد پر تو کبھی معمولی سا بھی شک بھی نہیں پڑ سکا تھا —— سر کیسے پتہ چلا سر" —— کیپٹن طارق نے اپنے لہجے میں بے پناہ حیرت بھرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں تو شاید زندگی بھر پتہ نہ چلتا —— لیکن سیکرٹ سروس کے نمائندے

Great Fight Present by Hibuddiez.com

نے اسے ایک لمحے میں ٹریس کر لیا ۔۔۔ مجھے سخت شرمندہ ہونا پڑا اور اب یہ شرمندگی صرف اسی صورت میں دور ہو سکتی ہے کہ تم اس ساری سازش کو بے نقاب کر دو ۔۔۔ ابھی سے کام شروع کر دو ۔۔ اور میٹنگ کے اختتام تک مجھے ابتدائی کامیابی کی رپورٹ مل جانی چاہیے۔ گو آن ۔۔۔ کرنل اسلم نے سخت اور سرد لہجے میں کہا اور پھر الیون مقرونی ڈکٹا فون ٹیپ کیپٹن طارق کے ہاتھ میں دے کر وہ میٹنگ روم کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

میٹنگ روم کا دروازہ بند ہو جانے پر کیپٹن طارق نے ایک طویل سانس لیا۔ اس کا میٹنگ کی کارروائی والا مشن تو فیل ہو ہی گیا تھا۔ کیونکہ الیون مقرونی ڈکٹا فون ٹیپ کھل جانے کے بعد اس کے اندر موجود ٹیپ بے کار ہو جاتا تھا۔ اور نیا ٹیپ فٹ کرنے کے لئے دو تین گھنٹوں کی ضرورت تھی۔ اور وہ زیادہ دیر یہاں رک بھی نہ سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے ڈکٹافون کو جیب میں ڈالا اور تیزی سے باہر نکل گیا۔ اس نے کیپٹن ارشد کی لاش کو برقی بھٹی میں ڈالنے کے احکامات صادر کئے اور اس کے بعد اس نے بڑے زور شور سے انکوائری کا آغاز کر دیا۔ ظاہر ہے انکوائری اس نے جو کرنی تھی فضول کرنی تھی۔ اب وہ کرنل اسلم کو یہ بتانے سے رہا کہ اصل مجرم وہ خود ہی ہے۔ اس لئے اس نے کیپٹن ارشد کے رہائشی کمرے کی تلاشی لی اور پھر خود ہی ایک ایسا کاغذ تیار کر کے وہاں سے برآمد کیا۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کیپٹن ارشد کا تعلق کافرستان کی سیکرٹ سروس سے ہے۔ وہ اس سلسلے میں بلگارنیہ کا نام درمیان میں نہ آنے دینا چاہتا تھا۔ اس کاغذ کی تیاری اور برآمدگی کے بعد اس نے اپنی

انکوائری رپورٹ تیار کی اور میٹنگ کے اختتام پر جب کرنل اسلم نے اسے اپنے دفتر میں طلب کیا تو وہ یہ رپورٹ اور کاغذ لے کر وہاں پہنچ گیا۔

"کچھ پتہ چلا" ۔۔۔ کرنل اسلم نے کیپٹن طارق کے دفتر میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔

"یس سر! خاصی کامیابی ہوئی ہے ۔۔۔ یہ کاغذ دیکھئے سر! ۔ یہ کاغذ کیپٹن ارشد کے رہائشی کمرے سے ٹریس کیا گیا ہے" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے بڑے فاتحانہ انداز میں ہاتھ میں پکڑا ہوا کاغذ کرنل اسلم کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! تو اس کا مطلب ہے کہ ارشد کافرستان کا ایجنٹ تھا۔ اور کافرستانی ایجنٹوں نے اسے یہ ڈکٹا فون ٹیپ سپلائی کیا تھا" ۔۔۔ کرنل اسلم نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یس سر! یہ میری انکوائری رپورٹ ہے سر" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے سر ہلاتے ہوئے اپنی رپورٹ کی فائل اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ۔ بیٹھو" ۔۔۔ کرنل اسلم نے پہلی بار کہا اور کیپٹن طارق شکریہ ادا کر کے ایک کرسی پر بیٹھ گیا۔

کرنل اسلم کافی دیر تک انکوائری رپورٹ پڑھتا رہا۔

"ایک بات میری سمجھ میں نہیں آئی میجر" ۔۔۔ کرنل اسلم نے فائل بند کرتے ہوئے کیپٹن طارق کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"کونسی سر" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے چونک کر پوچھا۔ اس کی آنکھوں میں الجھن کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اس میٹنگ سے کافرستان کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے ۔۔۔ اگر کوئی

Great Fight Present by Hibuddiez.com

دلچسپی ہو سکتی ہے تو بلگارنیہ کو ہو سکتی ہے" ___ کرنل اسلم نے کہا۔

"سر! ___ ہو سکتا ہے کہ بلگارنیہ نے براہِ راست سامنے آنے کی بجائے کافرستان کا ذریعہ استعمال کرنے کی کوشش کی ہو تاکہ اس پر شک نہ پڑ سکے" ___ کیپٹن طارق نے جواب دیا۔

"اوہ ہاں! ___ ایسا ممکن ہے ___ ٹھیک ہے ___ بہرحال اب ہمیں ہر طرف سے ہوشیار رہنا ہو گا ___ او کے ___ تم جاؤ" ___ کرنل اسلم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن طارق سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ وہ دل ہی دل میں کرنل اسلم کی سادہ لوحی پر ہنس رہا تھا جو ملٹری انٹیلی جنس کا سربراہ تھا۔ لیکن ذہنی طور پر بالکل ہی سیدھا سادھا تھا کہ کیپٹن طارق نے اسے آسانی سے بیوقوف بنا لیا تھا۔ لیکن اب کیپٹن طارق سوچ رہا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ان نمائندوں کا پتہ چلائے جنہوں نے ڈکٹا فون کا اتنی جلدی پتہ چلا لیا۔ چنانچہ وہ گیسٹ سیکورٹی روم کی طرف بڑھ گیا۔

سیکورٹی انچارج کیپٹن برنی، میجر صولت کو وہاں دیکھ کر بری طرح بوکھلا گیا۔

"سر! ___ کوئی غلطی تو نہیں ہو گئی سر ___ مجھے اطلاع ملی ہے کہ کیپٹن ارشد غدار ثابت ہوا ہے" ___ کیپٹن برنی نے مؤدبانہ انداز میں سیلوٹ مارتے ہوئے کہا۔

"وہ تمہاری غلطی نہیں ہے ___ اب بھلا کون تصور کر سکتا تھا کہ کیپٹن ارشد جیسا شخص بھی غدار ہو سکتا ہے" ___ کیپٹن طارق نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر کیپٹن برنی کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ کرسی پر

بیٹھ گیا۔

"واقعی سر! ___ انتہائی حیرت انگیز خبر ہے ___ کیپٹن ارشد کا سننے کے بعد تو انسان کو اپنے آپ پر بھی یقین نہیں رہا ___ بہرحال فرمایئے! ___ کیا حکم ہے" ___ کیپٹن برنی نے پوچھا۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے نمائندوں نے کیپٹن ارشد کو ٹریس کیا ہے ___ آپ نے تو انہیں دیکھا ہو گا ___ کیسے لوگ تھے وہ" ___ کیپٹن طارق نے اصل بات پوچھتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا سر! ___ یہ تو واقعی حیرت کا مقام ہے سر! ___ کیونکہ میں تو انہیں دیکھ کر بے حد حیران ہوا تھا ___ میرا تو خیال تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے نمائندے لمبے تڑنگے۔ قد آور اور دیو جیسے جسم رکھنے والے ہوں گے۔ جنہوں نے بھاری اوور کوٹ پہن رکھے ہوں گے اور سروں پر چوڑے چھجے کے ہیٹ ہوں گے ___ ان کے ہاتھوں میں ریوالور اور چہروں پر سخت گیری اور سفاکی نمایاں ہو گی" ___ کیپٹن برنی نے کہا۔ وہ شاید جاسوسی فلمیں دیکھنے کا شوقین تھا اس لئے اس کے ذہن میں سیکرٹ ایجنٹوں کا یہی تصور تھا۔

"اچھا! ___ ایسے نہیں تھے وہ" ___ کیپٹن طارق نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ نو سر! ___ جب کار رکی تو اس میں سے ایک خوبصورت اور نوجوان غیر ملکی لڑکی باہر آئی ___ جسے میڈم جولیا کہہ کر پکارا جا رہا تھا۔ وہ سیکرٹ سروس کے چیف کی نمائندہ خاص تھی ___ اور دوسرا اس کا سیکرٹری تھا۔ انتہائی احمق سا نوجوان ___ جس نے ٹیکنی کلر لباس پہنا ہوا

Great Fight Presen by Hibuddiez.com

تھا ۔۔۔ جب کار اندر داخل ہوئی تو وہ سیٹ پر سر رکھے نہ صرف سو رہا تھا، بلکہ زور زور سے خراٹے لے رہا تھا ۔۔۔ جب کیپٹن ارشد نے کار کا دروازہ کھولا تو وہ کیپٹن ارشد پر آ گرا۔ انتہائی ہونق آدمی تھا اس کا نام عمران بتایا گیا تھا ۔۔۔ بس یہی دونوں تھے" ۔۔۔ کیپٹن برقی نے جواب دیا۔

"کمال ہے ۔۔۔ غیر ملکی لڑکی اور مقامی سیکرٹ ایجنٹ ۔۔۔ کون سے ملک کی تھی" ۔۔۔ کیپٹن طارق واقعی حیرت زدہ ہو گیا تھا۔

"میرا خیال ہے سر ۔۔۔ یورپ کے کسی ملک کی باشندہ تھی۔ واپسی پر بھی عمران عجیب و غریب حرکتیں کرتا رہا تھا ۔۔۔ لیکن سر، ایک خاص بات میں نے دیکھی کہ اس کی آنکھوں میں کبھی کبھی ایسی چمک ابھر آتی تھی کہ جیسے وہ انتہائی ذہین آدمی ہو" ۔۔۔ کیپٹن برقی نے جواب دیا۔

"اچھا! بہرحال مجھے حیرت ہے کہ تم دونوں نے غدار ڈھونڈ لیا۔ جبکہ غدار اتنا عرصہ ہمارے درمیان رہا لیکن تم اسے چیک نہ کر سکے!" کیپٹن طارق نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں سر! ۔۔۔ یہ واقعی حیرت انگیز بات ہے ۔۔۔ ویسے وہ سیکرٹری عمران جاتے ہوئے مجھے اپنا پتہ دے گیا اور نہ صرف پتہ دے گیا بلکہ اس نے بڑے خلوص سے دعوت بھی دی ہے کہ میں جب شہر آؤں تو اس سے ضرور ملوں ۔۔۔ اس نے کہا تھا کہ وہ مجھے انتہائی دلچسپ کارٹون فلم دکھائے گا" ۔۔۔ کیپٹن برقی نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک کاغذ نکال کر کیپٹن طارق کی طرف بڑھا دیا۔

"کارٹون فلم" ۔۔۔ کیپٹن طارق بھی ہنس پڑا۔ اس نے کاغذ دیکھا جس پر علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) فلیٹ نمبر ۲ کنگ روڈ لکھا ہوا تھا۔

"ایم۔ ایس سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن)" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اسی بات پر میں بھی حیران ہوا تھا تو اس نے سرگوشی کے سے انداز میں بتایا کہ جعلی ڈگریاں ہیں ۔۔۔ رعب ڈالنے کے لئے لکھ رکھی ہیں" ۔۔۔ کیپٹن برقی نے کہا۔

"اچھا دیکھو! ان سے ملنے کی ضرورت نہیں ۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ تم بھی کسی چکر میں پھنس جاؤ ۔۔۔ یہ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے کاغذ واپس برقی کی بجائے اپنی جیب میں ڈالتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"بہتر ہے سر! ۔۔۔ میں سمجھتا ہوں سر" ۔۔۔ کیپٹن برقی بھی سنجیدہ ہو گیا اور پھر کیپٹن طارق واپس اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا ذہن بری طرح الجھا ہوا تھا۔ ایسوان تھرڈی کا انکشاف اور ایسے احمق اور غیر ملکی لوگوں کے ہاتھوں ۔۔۔ یہ بات اس کے گلے سے نیچے نہ اتر رہی تھی۔ چنانچہ اس نے اس عمران کو چیک کرانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ لیڈی طاہرہ کو جو دارالحکومت میں موجود تھی اسے عمران کے پیچھے لگا دے گا۔ اسے معلوم تھا کہ لیڈی طاہرہ چیک کرنے میں اس سے اصل معلومات نچوڑ لینے میں کامیاب ہو جائے گی۔

Great Fight Present by Hibuddiez.com

"میں تو سمجھا تھا کہ کسی ملٹری سیکرٹ ایجنٹ کا چکر ہو گا۔ اور میں وہاں انہیں ہدایات دے کر واپس آ جاؤں گا ——— اسی لئے میں نے جولیا کو خوش کرنے کے لئے اُسے اپنا سپیشل نمائندہ بنا کر ساتھ لے گیا۔ لیکن اب مجھے کیا معلوم تھا کہ جولیا شوخی میں آ کر لیبارٹری کی حفاظت کا کام اپنے ذمہ لگا لے گی" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر اس وقت شدید بیزاری کے آثار نمایاں تھے۔

"تو آپ اب بحیثیت ایکسٹو انکار کر دیں" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

عمران ابھی ابھی سپیشل ملٹری ہیڈکوارٹر سے واپس آیا تھا۔ جولیا کو اس کے فلیٹ پر چھوڑ کر وہ سیدھا یہاں آ گیا تھا۔ اور اس کے یہاں پہنچنے تک جولیا بلیک زیرو کو رپورٹ دے چکی تھی۔

"نہیں ——— اب اگر میں نے انکار کر دیا تو جولیا کا اعتماد ہمیشہ کے لئے

ختم ہو جائے گا ——— اب تو بھگتنا ہو گا ——— ویسے تم نے جولیا کو اچھی طرح جھاڑا تو تھا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جھاڑا گیا ——— مجھے کسی بات کا تفصیل کا بھی تو پتہ نہ تھا ——— آپ نے جاتے وقت بس مجھے اتنا بریف کیا تھا کہ آپ سپیشل ملٹری ایجنسی کے ہیڈکوارٹر جا رہے ہیں ——— ویسے جولیا نے بھی مجھ پر آپ کی شکایتیں کی ہیں" ——— بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ——— اب وہ بوڑھی ہوتی جا رہی ہے ——— اور بوڑھی عورتوں کے پاس سوائے شکایتوں کے پٹارے کے اور کچھ ہوتا ہی نہیں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اب کیا کریں ——— اب جولیا کی وجہ سے اس لیبارٹری کی حفاظت تو کرنا ہی پڑے گی ——— تم ایسا کرو کہ نعمانی۔ صدیقی۔ چوہان۔ خاور اور تنویر کو اس کام پر لگا دو۔ یہ بیکار ہی تو رہتے ہیں ——— اس طرح چلو تنخواہیں تو حلال کرتے رہیں گے ——— تنویر کو ان کا انچارج بنا دینا۔ بلکہ ٹھہرو! میں خود اس سے بات کرتا ہوں" ——— عمران نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ بلیک زیرو کے لبوں پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"تنویر بول رہا ہوں" ——— چند لمحوں بعد دوسری طرف سے تنویر کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ——— یس سر" ——— تنویر نے بوکھلائے انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

اس فارمولے پر کام کر رہا ہے ۔۔۔ اور خطرہ ہے کہ اس پروفیسر بارکی کو یا اس فارمولے کو اڑانے کے لئے کسی دشمن ملک کے سیکرٹ ایجنٹ کوئی کارروائی کریں۔ سمجھ گئے تم"۔۔۔ عمران نے اس بار قدرے نرم لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یس سر! میں سمجھ گیا سر"۔ تنویر نے جلدی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس ٹیم کے انچارج ہو گے ۔۔۔ لیکن تم نے لیبارٹری کے اندر نہیں جانا ۔۔۔ اور نہ کسی قسم کی مداخلت کرنی ہے ۔۔۔ باقی ہر لحاظ سے تم آزاد ہو ۔۔ اور روزانہ اپنی رپورٹ مجھے دو گے۔ اور یہ سن لو اگر تم نے ذرہ سی بھی کوتاہی کی تو اسے برداشت نہ کروں گا۔ سمجھے"۔۔۔ عمران کا لہجہ ایک بار پھر سخت ہو گیا۔

"تعمیل ہو گی سر! کوئی کوتاہی نہ ہو گی"۔۔۔ تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے! پتہ نوٹ کر لو ۔۔۔ اور باقی ساتھیوں کو خود ہی اطلاع دے دینا۔ انٹرنیشنل [illegible] فیکٹری [illegible] اسسٹنٹ منیجر جمال سے ملنا ہے تمہیں"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"آپ نے تو تنویر بے چارے کی جان ہی نکال دی ہے"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب وہ بے حد چوکنا رہے گا ۔۔۔ چلو یہ مسئلہ تو ختم ہوا ۔۔۔ تم [illegible] کو بتا دیا کہ تنویر اور اس کے ساتھیوں کو وہاں بھیج دیا گیا ہے۔ میں

"میں تمہاری صلاحیتوں کا امتحان لینا چاہتا ہوں ۔۔۔ اس لئے ایک انتہائی اہم مشن پر تمہیں بھیج رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے ایکسٹو کے لہجے میں کہا۔

"او کے سر! ۔۔۔ میں پوری کوشش کروں گا سر"۔ دوسری طرف سے تنویر نے جواب دیا۔

"کوشش ۔۔۔ تنویر جانتے ہو کہ لفظ کوشش کا کیا مطلب ہوتا ہے"۔۔۔ عمران کے لہجے میں یکلخت بے پناہ غراہٹ ابھر آئی۔

"یس ۔۔ سر! ۔۔ میرا مطلب ہے کہ یقینی طور پر [illegible] میرا مطلب ۔۔۔" تنویر [illegible] نہ ہو سکا۔

[illegible]

[illegible] ٹھیک ہے [illegible]

[illegible]

[illegible] لیبارٹری [illegible] تیار کرنے [illegible] وہاں کے سیکورٹی آفیسر منیجر جمال سے ملنا [illegible] وہاں اسسٹنٹ منیجر ہے۔ وہ تمہیں ساری [illegible] دے گا۔ اس کے بعد تم سب نے اس لیبارٹری کی حفاظت کرنی ہے [illegible] اس لیبارٹری کے اندر اہم [illegible] فارمولے پر کام ہو رہا ہے اور ایک غیر ملکی سائنسدان پروفیسر بارکی

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

اب فلیٹ جا رہا ہوں ـــــ تنویر کی طرف سے کوئی مشکوک رپورٹ ملے تو مجھے اطلاع دینا" ـــــ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر! ـــــ لیکن آپ نے اس کیپٹن ارشد اور اس ڈکٹافون کے سلسلے میں کوئی کارروائی نہیں کی" ـــــ بلیک زیرو نے بھی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے عمران کے کھڑے ہونے کے بعد وہ اس کے سامنے بیٹھ نہ سکتا تھا۔

"وہ کرنل اسلم کا ڈیپارٹمنٹ ہے ـــــ وہ خود ہی نمٹا رہے گا"

عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر آپریشن روم سے باہر آ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار تیزی سے اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔

جب اس نے فلیٹ کے نیچے اپنی کار روکی تو وہ چونک پڑا کیونکہ ایک نئے ماڈل کی خوبصورت کار پہلے سے ہی وہاں موجود تھی۔ جس پر مقامی نمبر پلیٹ لگی ہوئی تھی۔

عمران نے اپنی کار ایک طرف روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے اس کار کا بغور جائزہ لینا شروع کر دیا۔ کار بالکل نئی تھی۔ اور پھر اندر ڈیش بورڈ پر رکھے ہوئے میک اپ باکس کو دیکھ کر اس کی آنکھیں پٹپٹا اٹھیں۔ اس جدید قسم کے میک اپ باکس کا مطلب تھا کہ یہ کار کسی نسوانی شخصیت کی ہے اور یہ نسوانی شخصیت ظاہر ہے کہ فلیٹ میں موجود تھی۔

عمران سر ہلاتا ہوا سیڑھیاں چڑھتا چلا گیا۔ لیکن وہ اتنی احتیاط سے اوپر چڑھ رہا تھا کہ اس کے قدموں کی آواز اندر نہ جا سکے۔ فلیٹ کا دروازہ آدھا کھلا ہوا تھا اور اندر سے باتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"تم کس قدر شاندار باورچی ہو ـــــ اتنی اچھی چائے تو میں نے آج تک نہیں پی ـــــ تمہیں تو کسی شاندار کوٹھی میں ہونا چاہئے۔ اس چھوٹے سے فلیٹ میں کیوں پڑے ہوئے ہو" ـــــ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد میٹھا اور دلبرانہ تھا۔

"کیا بتاؤں مس! ـــــ عمران صاحب نے سود خور بنیے کی طرح مجھے جکڑ رکھا ہے۔ میں سادہ سا آدمی ہوں ـــــ میری تھوڑی سی تنخواہ مقرر کی اور پھر ایک روز مجھے کہنے لگے کہ فلیٹ سے پچاس ہزار روپے چوری ہو گئے ہیں۔ جلدی واپس کرو۔ ورنہ میں تمہیں جیل میں سڑا دوں گا۔ میں نے لاکھ قسمیں کھائیں ـــــ لاکھ انہیں یقین دلایا کہ میں چور نہیں ہوں۔ مگر وہ نہ مانے اور پولیس کو بلانے لگے ـــــ میں ڈر گیا اور خوف سے رونے لگا تو انہوں نے مجھ پر رحم کھاتے ہوئے مجھ سے اسٹامپ لکھوا لیا کہ میں نے پچاس ہزار روپے بطور تنخواہ ایڈوانس وصول کر لئے ہیں۔ اور جب تک یہ رقم پوری نہیں ہو گی ـــــ میں نوکری نہ چھوڑ سکوں گا۔ اور مس! ـــــ اس طرح انہوں نے مجھے بیس سال کے لئے جکڑ لیا ـــــ بیس سالوں کی تنخواہ بنتی ہے پچاس ہزار روپے۔ اور ابھی تو مجھے صرف دو سال ہی ہوتے ہیں۔ ابھی اٹھارہ سال باقی رہتے ہیں ـــــ" سلیمان کی ہچکیاں لے کر رونے کی آواز سنائی دی۔ وہ اپنی مظلومیت کی بھرپور اداکاری کر رہا تھا۔

"اوہ! ـــــ یہ تو ظلم ہے ـــــ انتہائی ظلم" ـــــ نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیا بتاؤں مس! ـــــ ویسے بھی وہ بہت ظالم انسان ہیں۔ خود تو

Great Fight Present by Hibuddiez.com

یہاں مزے کرتے ہیں ۔۔۔ میں کسی سے ذرا بات بھی کر لوں تو مجھے گھنٹوں کان پکڑوائے رکھتے ہیں ۔۔۔ میرے خیال میں یہ ڈیڑھ سال بعد ایسا موقع آیا ہے کہ میں آپ جیسی خوبصورت حسینہ سے بات کر رہا ہوں" ۔۔۔ سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں بات کروں گی اس سے ۔۔۔ میں دیکھتی ہوں کہ وہ تم جیسے غریب پر کیسے ظلم کرتا ہے ۔۔۔ یہ تو سراسر اندھیر ہے ۔۔۔ میں تمہیں اپنی کوٹھی لے جاؤں گی" ۔ مترنم (?) سی نسوانی آواز نے کہا۔

اور پھر عمران نے دروازہ کھولتے ہوئے [illegible] میں کہا۔

"سلیمان! ۔۔۔ یہ دروازہ کیوں بند ہے ۔۔۔" عمران کا لہجہ واقعی بے حد کڑکدار تھا۔

"وہ آگئے ۔۔۔ اوہ! اب میں کیا کروں" سلیمان کی اونچی بڑبڑاہٹ سنائی دی۔

"جی ۔۔۔ جناب! ۔۔۔ آپ لیڈی صاحبہ تشریف لائی ہیں جناب!" سلیمان نے فوراً ہی دروازے پر آتے ہی بڑی عاجزی سے کہا۔

"تو تم نے گھسنے کیوں دیا انہیں ۔۔۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ مجھے بوڑھی عورتوں سے شدید نفرت ہے ۔ یہ ضرور ۔۔۔ [illegible] خیرات مانگنے آئی ہوں گی یہ تمہاری لیڈی صاحبہ ۔۔۔" عمران نے اور زیادہ کرخت لہجے میں کہا اور ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ (?)

"اوہ آپ! ۔ کمال ہے ۔۔۔ آپ تو نوجوان ہیں ۔۔۔ سلیمان

تو لیڈی صاحبہ کہہ رہا تھا ۔۔۔ احمق ۔۔۔ نانسنس! ۔۔۔ یہ تمہیں کہاں سے بڑھیا لگ رہی ہیں" ۔۔۔ عمران ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہی سلیمان پر پلٹ پڑا۔

"م ۔۔۔ م ۔۔۔ میں تو احتراماً کہہ رہا تھا جناب! ۔۔۔ غلطی ہو گئی۔ معافی چاہتا ہوں" سلیمان بدستور مظلومیت والی اداکاری کرنے پر تلا ہوا تھا۔

"اوہ اچھا اچھا! احترام والی بات ٹھیک ہے ۔۔۔ ہاں تو مس ۔۔۔" عمران دوبارہ اس خوبصورت لڑکی کی طرف مڑ گیا۔ جو اب بڑے حیرت آمیز انداز میں عمران کی طرف دیکھ رہی تھی۔

"مس طاہرہ" لڑکی نے مصافحے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"نہ ۔۔۔ نہ ۔۔۔ اماں کہتی ہیں کہ غیر لڑکیوں سے ہاتھ نہیں ملایا جاتا ورنہ شیطان جوتیاں مارتا ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے خوفزدہ انداز میں پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

اور مس طاہرہ بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"آپ کا نام عمران ہے ۔۔۔ آپ کا باورچی بتا رہا تھا کہ آپ نے فراڈ کر کے اس سے بیس سال کی تنخواہ ایڈوانس کرا لی ہے" ۔۔۔ مس طاہرہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ ایک لمبی اور دردناک کہانی ہے مس تاہرہ ۔۔۔ اوہ سوری! مس طاہرہ! ۔۔۔ یہ میری زبان بس غوطہ کھا جاتی ہے ۔ میں نے تو اسے کئی بار کہا ہے کہ لائف جیکٹ پہن لیا کرو ۔ ورنہ کسی دن غوطہ

Great Fight Presen by Hibuddiez.com

کے بعد باہر نہ ابھرو گی — لیکن یہ مانتی ہی نہیں — اب آپ خود سوچیں مس! — اور یہ مس کیا ہوتا ہے آپ بتا سکتی ہیں۔ ہمارے مقامی لہجے میں تو مس سیاہی کو کہتے ہیں — لیکن آپ تو بڑی گوری چٹی ہیں — بالکل پیکڈ مکھن کی طرح ہیں۔ اور" عمران کی زبان میرٹھ کی قینچی کی طرح چل پڑی تھی۔

"بس بس — میں سمجھ گئی — آپ اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتے۔ بہرحال یہ آپ کا ذاتی مسئلہ ہے۔ آپ نے پوچھا نہیں کہ میں کیوں آئی ہوں" — مس طاہرہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"جب دو کنوارے ایک فلیٹ میں رہتے ہوں — ایسے فلیٹ میں جہاں کوئی عورت تو ایک طرف، مرغی بھی آتے ہوئے ڈرتی ہو کیونکہ مرغی بھی بہرحال مونث ہی ہوتی ہے اور پھر سلیمان تو ویسے بھی مرغی کا دشمن ہے۔ تو ایسے فلیٹ میں جب کوئی پرشباب مس آ جائے تو کس کافر کو ضرورت ہے کہ کیوں کیا کے چکر میں پڑے" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور طاہرہ کا چہرہ ہنسی سے مزید سرخ ہو گیا۔

"آپ واقعی بے حد دلچسپ آدمی ہیں عمران صاحب! — میں خود اپنے آنے کا مقصد بتا دیتی ہوں" — مس طاہرہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ابھی نہیں پلیز! — کچھ منٹ رک جائیے — سلیمان! ارے او سلیمان کے بچے" — عمران نے بڑے لجاجت بھرے لہجے میں مس طاہرہ سے کہا اور آخر میں زور زور سے سلیمان کو آوازیں دینے لگا۔

"سلیمان کے بچے تو ابھی پیدا نہیں ہوئے — وہ کیسے جواب دے سکتے ہیں" — دوسرے لمحے دروازے سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"اچھا اچھا تو جائیں گے۔ آخر ایسی بھی کیا جلدی ہے — اللہ کی دین ہے جب بھی دیدے — تم نے مولوی اور گواہوں کو بلا لیا یا نہیں" — عمران نے بڑے بزرگانہ لہجے میں کہا۔

"مولوی اور گواہ! — کیا ہوا —" سلیمان نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے پوچھا۔

"بھئی مس طاہرہ آئی ہیں — یہ کب تک انتظار کرتی رہیں گی۔ انہیں اب مس کی بجائے مسز ہو جانا چاہیے۔ مسز طاہرہ سلیمان پاشا۔ کیوں مس طاہرہ! — ٹھیک ہے نا" — عمران نے بڑے پرخلوص لہجے میں کہا۔

"یو شٹ اپ! — تمہیں بات کرنے کی بھی تمیز نہیں ہے" — مس طاہرہ عمران کی اس بات پر یکلخت غصے سے بھڑک گئی۔

"اللہ کی مرضی سلیمان! — اب اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں۔ میں نے تو پوری کوشش کر ڈالی — اب تمہاری قسمت ہی خراب ہو تو میں کیا کروں — جاؤ۔ اللہ اور دے گا — اس کے ہاں دیر تو ہے اندھیر نہیں — مرکری بلب نہ سہی۔ زیرو کا تو بہرحال مل ہی جائے گا" — عمران نے بڑے افسردہ لہجے میں کہا۔

"تم پاگل تو نہیں ہو — خوامخواہ بکواس کئے جا رہے ہو — میرا تعلق سوشل سیکورٹی ڈیپارٹمنٹ سے ہے — اور میں فلیٹوں میں

Great Fight Present by Hibuddiez.com

رہنے والوں کی زندگی کا سروے کر رہی ہوں۔ اس لئے یہاں آئی ہوں" مس طاہرہ نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا اچھا۔۔۔ جاؤ سلیمان ۔۔۔ یہ تو چکر ہی اور ہے۔۔۔ کیا زمانہ آگیا ہے کہ اب لڑکیاں سارے شہر کے فلیٹوں کی خاک چھانتی ہیں تب جا کر انہیں دکھا دے کا زمانہ ہے ۔۔۔ ان تو مس طاہرہ! ۔۔۔ پہلے تو یہ بتائیں کہ اب تک آپ کو کوئی پسند نہیں آیا" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"میری سمجھ میں تو تمہاری باتیں نہیں آ رہیں۔ میں نے خواہ مخواہ وقت ضائع کیا"۔۔۔ مس طاہرہ ایک جھٹکے سے اٹھی اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔

"ارے ارے وہ سروے ۔۔۔ مجھے پتہ تو بتاتے جائیے۔ ایسے کیسے سروے ۔۔۔" عمران نے تیز تیز لہجے میں کہنا شروع کیا۔ لیکن مس طاہرہ کے قدم نہ رکے اور وہ انتہائی تیز رفتاری سے چلتی ہوئی بیرونی دروازے سے باہر چلی گئی۔

"ہونٹ ڈفیٹ پاک" ۔۔۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے سلیمان اندر آیا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ تھی۔

"بڑی مشکل سے میں نے اسے بٹھایا تھا۔ آپ نے بھگا دیا۔ ایسی خوبصورت لونڈیا کوئی روز روز آتی ہے"۔۔۔ سلیمان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور جلدی سے آگے بڑھ کر اس نے قالین کا ایک کونہ اٹھایا اور اس کے نیچے سے ایک پتلی سی چپٹی نکال کر عمران

کی طرف بڑھا دی۔

"کیا کروں سلیمان! ۔۔۔ اب مجھے پلاسٹک سرجری کرانا پڑے گی۔ میری شکل ہی اتنی شریفانہ ہے کہ لڑکیاں مجھے عقلمند سمجھ کر بھاگ جاتی ہیں۔ اب دیکھو! جب تک تمہاری شکل اس کے سامنے رہی۔ وہ بیٹھی رہی" عمران نے وہ پتی ہاتھ میں لے کر الٹتے پلٹتے دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے پتی کے کونے کو ذرا سا دبایا۔ دوسرے لمحے پتی درمیان سے کھل گئی۔ عمران کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے جلدی سے ناخن کی مدد سے ایک تار کو توڑ دیا۔ اور پھر طویل سانس لیتے ہوئے پتی کو ایک طرف اچھال دیا۔

"تمہارے سامنے اس نے اسے رکھا تھا"۔۔۔ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"نہیں! میں چائے بنانے گیا اور جب واپس آیا تو وہ نیچے جھک کر سیدھی ہو رہی تھی۔ اس لئے میں سمجھ گیا کہ اس نے کوئی چیز قالین کے نیچے رکھی ہے"۔۔۔ سلیمان نے بڑے فلسفیانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ! ۔۔۔ اب تم میں باورچی کے بجائے جاسوسی کے جراثیم بڑھتے جا رہے ہیں ۔۔۔ اگر یہ جراثیم اسی طرح بڑھتے رہے تو تم پر یقیناً ایک روز جراثیم کش دوا چھڑکنی پڑے گی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر ٹیلیفون کا سیٹ اٹھا کر اس کی پشت کو چیک کرنے لگا۔ اسے خیال آگیا تھا کہ کہیں ٹیلیفون کے نیچے کوئی پرزہ نہ لگا دیا گیا ہو لیکن ٹیلیفون سیٹ کی پشت صاف تھی۔ اس نے ٹیلیفون سیٹ

Great Fight Present by Hibuddiez.com

واپس رکھا اور رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا۔ سلیمان اس دوران واپس جا چکا تھا۔

"صفدر بول رہا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"اچھا۔ ابھی تک بول رہے ہو۔ کمال ہے۔ پچھلے کئی سالوں سے یہی سن رہا ہوں کہ صفدر بول رہا ہوں۔ کسی بازی گر سے کا منتر تو نہیں کرا لیا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ عمران صاحب! ۔ جب آپ کے مرتے مرتے کہیں جرأت سے بول سکے" ۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر نے ہنستے ہوئے کہا

"یار! کیا بتاؤں۔ میری زبان مجھے ہمیشہ مشورہ دیتی رہتی ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ایک مس آئی تھی۔ میں خوش ہو گیا کہ جواب میں اس سے جان چھوٹ جائے گی۔ لیکن یہ زبان۔ بس کیا بتاؤں۔ وہ چل گئی" ۔۔۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے صفدر کا قہقہہ بلند ہوا۔

"ظاہر ہے۔ اس نے بھاگنا ہی تھا۔ آپ کی زبان جب چل جائے تو وہ مس کیا۔ بڑے بڑے جی دار بھاگ نکلتے ہیں۔ ویسے ان مس صاحبہ کا حدود اربعہ کیا تھا" ۔۔۔ صفدر نے شرارت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"حدود اربعہ معلوم ہو جاتا تو اپنے نام رجسٹری نہ کرا لیتا۔ البتہ اس کی کار کا حدود اربعہ معلوم ہے۔ نئے ماڈل کی ٹویوٹا۔ نیلا رنگ۔ نمبر جے بی پی سکس سکس ون سکس تھری۔ اگر تمہیں معلوم ہو جائے تو

ضرور بتانا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا! میں سمجھ گیا۔ ٹھیک ہے میں معلوم کر لوں گا۔ ...ن کیا کوئی خاص چکر چل رہا ہے" ۔۔۔ صفدر نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا

"یہ چکر تو ازل سے چل رہا ہے پیارے ڈیئر ۔ اوہ سوری کہتا ۔ ہاں! یہ زبان پھر پھسل گئی" ۔۔۔ عمران نے بڑے اداس ...ئے لہجے میں کہا

"یہ خوب رہی۔ آپ بتانا نہیں چاہتے ۔ چلو ٹھیک ہے۔ میں ...ود اربعہ معلوم کر لوں ۔ پھر پوچھ لوں گا" ۔۔۔ دوسری طرف سے صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"اب یہ سلیمان بھی بالغ ہوتا جا رہا ہے ۔۔۔ لیکن کیا کریں سے زیادہ ہی" ۔۔۔ عمران نے رسیور رکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا اور پھر ...س نے وہ ایک طرف پڑی ہوئی چھوٹی سی پتی دوبارہ اٹھا لی۔ اور اسے ...ت دیکھنے لگا۔ اس کے چہرے پر الجھن کے آثار ابھر آئے تھے۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"ہیلو — ہیلو — زیرو زیرو فائیو کالنگ — اوور" میجر پرمود نے سپیشل زیرو فریکوئنسی سیٹ کے ٹرانسمیٹر کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت آج صبح ہی پاکیشیا کے دارالحکومت پہنچا تھا اور یہاں ڈولفنا نے ایک کوٹھی کرائے پر لی تھی۔ یہاں پہنچنے کے بعد سب سے پہلے میجر پرمود نے کوٹھی کا نقشہ دیکھا [illegible] پھر وہ شہر کا چکر لگانے کے بعد اب وہ اپنے اصل مشن پر کام کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو چکا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران کا فلیٹ کنگ روڈ پر واقع ہے اور اس کا نمبر [illegible] ہے۔ وہ یہ فلیٹ دیکھ چکا تھا۔ لیکن عمران سے ٹکرانے سے پہلے اس نے کیپٹن طارق سے بات کرنا ضروری سمجھا اور کرنل ڈی کی ہدایت کے مطابق اس نے سپیشل زیرو فریکوئنسی پر اسے کال کرنا شروع کر دیا۔

"یس — سی ٹی سپیکنگ۔ اوور" — چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک نوجوان آواز سنائی دی۔ یہ کیپٹن طارق تھا۔

"سی ٹی! میں ایم پی [illegible] — زیرو زیرو فائیو۔ تمہیں کرنل ڈی نے ہدایات دے دی ہوں گی۔ اوور" — میجر پرمود نے کہا۔

"یس سر! مجھے بتا دیا گیا تھا سر! ویلکم! اوور" — کیپٹن طارق کا لہجہ [illegible] ہو گیا۔

"مشن کے سلسلے میں [illegible] اس بارے میں تمہارے پاس کوئی معلومات ہوں تو بتاؤ۔ اوور" — میجر پرمود نے پوچھا۔

"اوور سر! میں نے پوری کوشش کی لیکن معلوم نہیں کر سکا۔ ویسے معلوم ہوا ہے۔ میں نے میٹنگ کی کارروائی ٹیپ کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ ناکام ہو گئی — اور یہ میٹنگ یہاں کی سیکرٹ سروس کے نمائندوں نے کی تھی۔ میں نے ان کے متعلق مزید تحقیقات کیں تو پتہ چلا کہ ایک غیر ملکی عورت نمائندہ بن کر آئی تھی۔ ساتھ ہی ایک احمق سا نوجوان تھا جس کا نام علی عمران تھا — اس کا رہائشی پتہ معلوم ہوا تو میں نے لیڈی طاہرہ سے کہا کہ وہ اس احمق سے مل کر معلومات حاصل کریں۔ لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے لیڈی طاہرہ نے اطلاع دی ہے کہ وہ عمران تو بالکل ہی احمق ہے — اس کے کہنے کے مطابق وہ کسی طور پر بھی اس بڑے چکر میں ملوث نہیں ہو سکتا۔ اوور" — دوسری طرف سے کیپٹن طارق نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیڈی طاہرہ یہاں موجود ہے۔ اوور" — میجر پرمود نے چونکتے ہوئے پوچھا کیونکہ وہ لیڈی طاہرہ کی صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف

Great Fight Presen by Hibuddiez.com

تھا وہ اسی کے سیکشن کی ایجنٹ تھی اور اکثر مہمات میں اس کے ساتھ کام کر چکی تھی۔

"یس سر! — وہ یہیں موجود ہے۔ اوور" — کیپٹن طارق نے جواب دیا۔

"اس کا پتہ اور فون نمبر بتاؤ۔ اوور —؟" میجر پرمود نے پوچھا۔

"سر! — روز گلشن کالونی کی کوٹھی نمبر سات سو پچاس میں ہے۔ اس نے وہاں ایک بیوٹی پارلر قائم کر رکھا ہے تاکہ یہاں کے امراء کی بیگمات کے ذریعے ضروری معلومات حاصل کر سکے — فون نمبر نوٹ کر لیجیے — ون تھری۔ ٹو فور۔ ون ٹو۔ اوور" — کیپٹن طارق نے جواب دیا۔

"او کے! — تم ہوشیار رہنا — عمران کے متعلق ہر بات وائرلیس سپیشل فریکوئنسی پر مجھ سے بات کر لینا۔ اوور اینڈ آل" میجر پرمود نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"لیڈی طاہرہ اگر اس عمران کو احمق کہہ رہی ہے تو پھر یہ یقیناً احمق ہی ہوگا" ساتھ بیٹھے ہوئے توفیق نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بعض لوگ خود احمق بن کر دوسروں کو احمق بنا دینے میں کمال رکھتے ہیں — اور یہ عمران اسی گروپ سے تعلق رکھتا ہے" — میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور لیڈی طاہرہ کے نمبر گھمانے لگا۔

"یس! — طاہرہ بیوٹی پارلر" — دوسری طرف سے لیڈی طاہرہ کی کھنکتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"پرمود بول رہا ہوں" — میجر پرمود نے نرم لہجے میں کہا۔

"ارے میجر آپ! — کہاں سے بول رہے ہیں — کیا خیریت معلوم ہوا —؟" لیڈی طاہرہ کی آواز میں بے پناہ حیرت نمایاں تھی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ وہ میجر پرمود کی آواز سن رہی ہے۔

"پاکیشیا سے ہی بول رہا ہوں — تم یہ بتاؤ کہ تم علی عمران کے فلیٹ پر گئی تھی — کیسا آدمی ہے وہ —؟" میجر پرمود نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ! — تو آپ بھی اس احمق کے چکر میں ہیں — میجر! — وہ تو اول درجے کا احمق آدمی ہے — قطعاً بے وقوف اور سیدھا سادھا" لیڈی طاہرہ نے بڑے پراعتماد لہجے میں کہا۔

"سنو طاہرہ! — وہ احمق نہیں ہے — انتہائی خطرناک آدمی ہے — میں تمہارے پاس آ رہا ہوں۔ پھر تفصیل سے بات چیت ہوگی" پرمود نے کہا۔

"میں اسے خطرناک تو قطعاً نہیں مان سکتی — ویسے تم آ جاؤ تو میں تمہیں تفصیل بتاؤں گی — پھر تم خود ہی فیصلہ کر لوگے کہ وہ کیا آدمی ہے" — لیڈی طاہرہ نے کہا۔

"او کے! — میں آ رہا ہوں" — میجر پرمود نے کہا۔ اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"ویسے میجر! — میں یہ پہلی بار دیکھ رہا ہوں کہ آپ اتنے محتاط ہو رہے ہیں — جب ایک آدمی کا حلیہ معلوم ہے۔ اس کا پتہ معلوم ہے تو پھر آخر اتنی احتیاط کی کیا ضرورت ہے — اسے اغوا کر کے

یہاں لے آتے ہیں۔ اس کے بعد پتہ چل جائے گا کہ وہ کیا جانتا ہے اور کیا نہیں" ـــــ توفیق نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ توفیق، میجر پرمود کا اسسٹنٹ تھا۔ عہدے کے لحاظ سے تو وہ کیپٹن تھا لیکن اُسے میجر پرمود کا ہمزاد بھی کہا جاتا تھا۔ وہ اور اس کے ساتھی ایک گروپ کی صورت میں میجر پرمود کے ساتھ اکٹھے ہی کام کرتے تھے۔

"تم نے اسے عام سیکرٹ ایجنٹ سمجھ رکھا ہے توفیق! ـــ اس لئے ایسی بات کہہ رہے ہو ـــ کرنل ڈی سے جا کر پوچھو۔ اس کا منہ اس آدمی کی تعریفیں کرتے ہوئے نہیں سوکھتا ـــ میں دراصل ایسے ٹکراؤ ہی نہیں چاہتا تھا ـــ اس لئے میں نے کیپٹن طارق سے بات کی تھی کہ اگر اسے اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم ہو جہاں پروفیسر بارکی موجود ہے تو ہم سیدھے اس لیبارٹری پر دھاوا بول دیں۔ لیکن مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس عمران سے ٹکراؤ اب ناگزیر ہوتا جا رہا ہے" ـــ میجر پرمود نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے ـــ کرنل ڈی اس احمق کی تعریفیں کرے گا۔ اب تو مجھے خود اس سے ملنے کا اشتیاق ہو گیا ہے" ـــ توفیق نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کندھے جھٹک کر کہا۔

"مل لینا ـــ اشتیاق دُور ہو جائے گا" ـــ میجر پرمود نے کہا اور پھر وہ دونوں کار میں بیٹھ کر کوٹھی سے باہر آ گئے۔ کوٹھی میں توفیق کے چار ساتھی اور تھے جنہیں توفیق نے ہوشیار رہنے کی ہدایات دے دی تھیں۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد ان کی کار، لیڈی طاہرہ کی کوٹھی کے گیٹ میں داخل ہو رہی تھی۔ لیڈی طاہرہ برآمدے میں ہی موجود تھی۔

"اس بار تو تم اپنی اصل شکل میں نظر آ رہے ہو میجر" ـــ لیڈی طاہرہ نے میجر پرمود کے کار سے اترتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــ ابھی میرے خیال میں میک اپ کرنے کی ضرورت اور نوبت نہیں آئی" ـــ میجر پرمود نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تینوں چلتے ہوئے ایک بڑے کمرے میں آ گئے جسے ڈرائینگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"یہاں تم اکیلی رہتی ہو" ـــ میجر پرمود نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ـــ دو آدمی رکھے ہوئے ہیں۔ مقامی ہیں وہ" ـــ لیڈی طاہرہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــ اب ذرا تفصیل سے بتاؤ کہ تم عمران کے فلیٹ پر گئی تو کیا ہوا ـــ؟" میجر پرمود نے اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔ اور لیڈی طاہرہ نے کیپٹن طارق کی طرف سے کال ملنے سے لیکر عمران کے فلیٹ میں جانے اور پھر وہاں سے آنے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

"ہوں ـــ وہ تھرڈ کلاس کام کر رہا ہے" ـــ میجر پرمود نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ـــ وہ کام نہیں کر رہا ـــ میرا خیال ہے کہ میں اُسے جلدی کی وجہ سے پوری طرح آن نہیں کر سکی ـــ آج میرا خیال تھا کہ میں اس کے فلیٹ کا دوبارہ چکر لگاؤں تاکہ اُسے چیک کر دوں ـــ لیکن تمہاری کال آ گئی" ـــ لیڈی طاہرہ نے جواب دیا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"تمہارا اس طرح بغیر کسی مقصد کے وہاں جانا۔ اور پھر اس طرح یہاں آنے سے عمران یقیناً مشکوک ہو گیا ہو گا ——— اور ہو سکتا ہے کہ اس کے آدمی تمہیں شہر میں ٹریس کر رہے ہوں" ——— میجر پرمود نے کہا۔

"اس کے آدمی! ——— اتنی تفصیل سننے کے بعد بھی تم ایسی بات کر رہے ہو میجر! ——— وہ واقعی کوئی سیکرٹری ٹائپ چیز ہے اس کے آدمی کہاں ہوتے ہیں ——— ویسے تم کہو تو میں یہ کوٹھی شفٹ کر لوں اور میک اپ میں رہوں" ——— لیڈی طاہرہ نے کہا۔

"نہیں! ——— میرے خیال میں ابھی اس کی ضرورت نہیں ——— اب میں خود اس سے ٹکراؤں گا۔ اس کے بعد جو صورتحال ہو گی اس کے مطابق کام کریں گے ——— او کے۔ ہم چلتے ہیں" ——— میجر پرمود نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو میجر! ——— کوئی پانی وغیرہ تو پی لو ——— اوہ ہاں! تمہاری رہائش کہاں ہے ——— کس ہوٹل میں رہ رہے ہو" ——— لیڈی طاہرہ نے پوچھا۔

"اس بات کو چھوڑو! ——— میں یہاں ڈیوٹی پر ہوں اور تم اچھی طرح جانتی ہو کہ جب میں ڈیوٹی پر ہوتا ہوں تو اپنے سائے تک سے بھی محتاط رہتا ہوں ——— بہرحال میں خود ہی تم سے رابطہ کر لوں گا ——— تم بھی فی الحال کام تک ہی محدود رہنا" ——— میجر پرمود نے سخت لہجے میں کہا اور پھر توفیق کے ساتھ اپنی کار میں آ بیٹھا۔

"اب کیا پروگرام ہے میجر!" ——— کار کوٹھی سے باہر آتے ہی توفیق نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اب مجھے خود اس عمران سے بات کرنی پڑے گی ——— اب میں مزید وقت ضائع نہیں کر سکتا" ——— میجر پرمود نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں اپنے آدمیوں کو ہدایات دے دوں ——— میرا خیال ہے کہ آج رات ہی اسے اغوا کر لیا جائے" ——— توفیق نے کہا۔

"ہاں ——— میرا بھی یہی خیال ہے کہ آج رات ہی یہ کام ہو جانا چاہیے ——— ارے یہ کار" ——— میجر پرمود نے چونک کر کہا۔ اس کی نظریں عقب نما آئینے پر جمی ہوئی تھیں۔

"کار ——— کیسی کار" ——— توفیق نے بھی چونکتے ہوئے کہا۔

"سرخ رنگ کی کار۔ ہمارا تعاقب کر رہی ہے ——— میں نے اسے لیڈی طاہرہ کی کوٹھی سے نکلتے ہوئے دیکھا تھا" ——— میجر پرمود نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں" ——— توفیق نے چونک کر کہا۔

"میرا خیال درست نکلا ——— لیڈی طاہرہ نے حماقت سے کام لیا۔ اور اب اس کی نگرانی ہو رہی ہے ——— اور اسی چکر میں ہم بھی نظروں میں آ گئے ——— بہرحال اب پہلے اس کا کوئی بندوبست کرنا پڑے گا" ——— میجر پرمود نے کہا اور کار کو اس سڑک پر موڑ دیا جو جھیل کی طرف جاتی تھی۔ اور اکثر سنسان پڑی رہتی تھی۔ توفیق چوکنا ہو کر بیٹھ گیا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

کیپٹن طارق نے جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کر کے اسے دراز کے خفیہ خانے میں چھپا دیا۔ اس کی فراخ پیشانی پر لاتعداد شکنیں ابھر آئی تھیں۔ میجر پرمود کو یہ جواب دیتے ہوئے کہ وہ اس لیبارٹری کا محل وقوع معلوم نہیں کر سکا، اسے بے حد شرمندگی ہوئی تھی۔ اسے ایسا احساس ہوا تھا جیسے وہ بالکل ناکام انسان ہو۔ چنانچہ اس نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا کہ وہ اب ہر قیمت پر اس خفیہ لیبارٹری کا پتہ چلائے گا بلکہ وہاں سے پروفیسر بابر کو اور اس فارمولے کو بھی خود حاصل کرے گا۔ تاکہ کرنل ڈی اور میجر پرمود پر یہ ثابت ہو سکے کہ کیپٹن طارق کی صلاحیتیں کسی سے کم نہیں ہیں۔ ابھی وہ بیٹھا سوچ ہی رہا تھا کہ اس کے لئے کیا لائحہ عمل اختیار کرے کہ میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔

"یس! — میجر صولت اٹنڈنگ" —— کیپٹن طارق نے جلدی سے انٹرکام کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"میجر صولت! — میرے پاس آؤ دفتر میں" —— دوسری طرف سے کرنل اسلم کی آواز سنائی دی۔

"یس سر! — ابھی حاضر ہوا" —— کیپٹن طارق نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ اس نے بھی بٹن آف کیا اور پھر اٹھ کر کھونٹی سے کیپ اٹھا کر سر پر جمائی اور تیز تیز قدم اٹھاتا کرنل اسلم کے دفتر کی طرف بڑھ گیا۔

جیسے ہی اس نے کرنل اسلم کے دفتر کے بند دروازے پر دستک دی۔ اندر سے کرنل اسلم کی آواز سنائی دی۔

"یس کم ان" —— کرنل اسلم کی آواز میں خاصی تلخی تھی اور کیپٹن طارق دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔ اس نے کرنل اسلم کو سیلوٹ کیا۔

"بیٹھو" —— کرنل اسلم نے سرد لہجے میں کہا۔ اس کے سامنے ایک فائل کھلی ہوئی تھی۔ کرنل اسلم کا لہجہ بتا رہا تھا کہ کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔

"یس سر" —— کیپٹن طارق نے میز کے سامنے رکھی ہوئی کرسی پر مودبانہ انداز میں بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اب سپیشل ایجنسی بند کر دینی چاہیئے" —— کرنل اسلم نے تند نظروں سے کیپٹن طارق کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ کیوں سر! — کیا ہم سے کوئی غلطی ہو گئی ہے" —— کیپٹن طارق نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"غلطی —— صدر مملکت کا خیال ہے کہ ہم احمقوں اور نکموں کا ایک ٹولہ ہیں اور بس —— سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو نے صدر مملکت

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

سے شکایت کی ہے کہ ہم لوگ ایک لیبارٹری اور وہاں موجود سائنسدان کا بھی تحفظ نہیں کر سکتے ـــــ اور اب یہ کام بھی سیکرٹ سروس کو ہی کرنا پڑ رہا ہے ـــــ اور پھر کیپٹن ارشد کے واقعہ نے تو ہماری ساکھ بالکل ہی ختم کر دی ہے ـــــ کرنل اسلم کے لہجے میں بے پناہ تلخی تھی۔

"لیبارٹری کی حفاظت! ــ کیا مطلب ــ میں سمجھا نہیں سر" ــ کیپٹن طارق نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔ کیونکہ اسے یقین ہو گیا تھا کہ کرنل اسلم اسی لیبارٹری کی بات کر رہا ہے جہاں پروفیسر بابر بھی موجود ہے۔

"اوہ ہاں! ــ تمہیں تو اس سلسلے کا علم نہیں ہے۔ سنو! ــ بلگارنیہ کے ایک سائنسدان پروفیسر بابل ایک ایسا فارمولا لے کر فرار ہو کر ہمارے پاس آ گیا ـــــ اس نے ہم سے فارمولے کی بات چیت کی لیکن چونکہ ہم اکیلے اس پوزیشن میں نہ تھے کہ فارمولا بھی خرید کرتے اور پھر اس کی تیاری کے بھاری اخراجات بھی ادا کرتے ـــــ چنانچہ ہماری حکومت نے شوگران حکومت سے رابطہ قائم کیا ـــــ شوگران نے اس فارمولے میں بے حد دلچسپی ظاہر کی ـــــ اور پھر یہ طے ہوا کہ پاکیشیا اور شوگران مل کر یہ فارمولا خریدیں گے بھی اور تیار بھی کریں گے۔ چنانچہ سپیشل ڈیفنس لیبارٹری میں اسے تیار کیا جا رہا ہے ـــــ اب مسئلہ آیا اس کی حفاظت کا ـــــ کیونکہ بلگارنیہ سے اطلاعات مل رہی ہیں کہ وہاں پروفیسر بابل کی اور فارمولے کو واپس لانے کے لئے خاصی ہلچل ہے ـــــ اس پر شوگران کی حکومت نے تجویز پیش کی کہ لیبارٹری کی حفاظت کا کام پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ذمہ لگا دیا جائے ـــــ اس پر میں نے ایکسٹو سے بات کی۔ اس نے اپنے نمائندے بھیج دیئے۔ اس طرح دو کام ہو گئے۔ کیپٹن ارشد کا کیس بھی سامنے آیا ـــــ اور ایکسٹو کے نمائندے نے لیبارٹری کی حفاظت کا کام بھی اپنے ذمے لے لیا ـــــ لیکن ایکسٹو نے ہماری نااہلی کی رپورٹ صدر مملکت کو دے دی اور اس طرح صدر مملکت اس بات پر بڑے ناراض ہو گئے کہ اگر اب ڈیفنس لیبارٹریوں کی حفاظت بھی سیکرٹ سروس نے کرنی ہے تو پھر ملٹری سپیشل ایجنسی جو اسی کام کے لیے بنائی گئی ہے کیا کرے گی ـــــ چنانچہ ابھی صدر مملکت نے مجھے بے حد جھاڑ پلائی ہے ـــــ جس پر میں نے صدر مملکت سے کہا ہے کہ ہم اپنے فرائض سرانجام دینے کے پوری طرح اہل ہیں ـــــ لیکن شوگران حکومت کا اصرار تھا کہ حفاظت سیکرٹ سروس کرے۔ اس پر انہوں نے مجھے الٹی میٹم دیا ہے کہ میں اپنا آدمی فوراً لیبارٹری بھیجوں۔ اور سیکرٹ سروس کو اس ذمہ داری سے فارغ کر دوں ـــــ چنانچہ اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ مشن تمہیں سرانجام دینا ہے۔ تم وہاں مکمل با اختیار ہو گے ـــــ تم فوراً لیبارٹری پہنچو ـــــ وہاں کے سکیورٹی آفیسر میجر جمال سے مل کر چارج سنبھال لو ـــــ اور سیکرٹ سروس کے آدمیوں کو فارغ کر دو۔ کرنل اسلم نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب! ــ میں تیار ہوں ـــــ اور آپ دیکھیں گے کہ میں کس طرح سپیشل ایجنسی کا سر بلند کرتا ہوں" ـــــ کیپٹن طارق نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ! ــ یہ تو سپیشل اتھارٹی لیٹر ہے ـــــ اور یہ لیبارٹری کا پتہ ـــــ اور ابھی روانہ ہو جاؤ ـــــ اپنے ساتھ جتنے آدمی چاہو لے جاؤ۔ لیکن یاد

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

رکھنا اگر کوئی کوتاہی ہوئی تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی مار دونگا!" کرنل اسلم نے ایک بیج اور کارڈ نکال کر کیپٹن طارق کی طرف پھینکتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں سر! ۔۔۔ پہلے میں خود جاؤں گا ۔۔۔ اور پھر وہاں حالات کا جائزہ لے کر آدمیوں کو طلب کرونگا" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے کہا اور اُٹھ کر ایک بار پھر سیلوٹ کیا۔

کرنل اسلم نے سر ہلا کر اُسے جانے کی اجازت دی اور کیپٹن طارق تقریباً مسرت سے اچھلتا ہوا باہر آیا۔ باہر آکر اس نے کارڈ کو بے اختیار چوم لیا۔ ایک لمحے کے لئے اُسے خیال آیا کہ وہ میجر پرمود کو اس بات سے آگاہ کر دے۔ لیکن پھر اس نے خود ہی یہ کارنامہ سرانجام دینے کا فیصلہ کر لیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی سرکاری جیپ تیزی سے شہر سے باہر سپیشل ڈیفنس لیبارٹری کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر وہ خود موجود تھا۔ اس نے اپنے ساتھ کوئی آدمی نہ لیا تھا۔ اس نے سارا پروگرام ذہن میں مرتب کر لیا تھا کہ وہ جاتے ہی پروفیسر بارکی کو خاموشی سے اغوا کرے گا اور پھر اسی جیپ کے ذریعے وہ اسے لیڈی طاہرہ کی کوٹھی میں پہنچا دے گا۔ جہاں سے کرنل ڈی سے رابطہ قائم کر کے اُسے باہر لے جانے کا منصوبہ بنائے گا۔

تھوڑی دیر بعد وہ لیبارٹری کے مین گیٹ کے سامنے موجود تھا۔ تمام لیبارٹری زیرِ زمین تھی۔ اور اوپر دنیا کو دکھاوے کے لئے پینٹ فیکٹری بنائی گئی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ میجر جمال کے مخصوص کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔

میجر جمال بظاہر پینٹ فیکٹری کا اسسٹنٹ منیجر تھا۔ لیکن دراصل وہ سیکورٹی انچارج تھا۔

کیپٹن طارق نے کرنل اسلم کا دیا ہوا کارڈ میجر جمال کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے میجر صولت! ۔۔۔ مجھے کرنل اسلم کی کال مل گئی ہے۔ میں مسٹر تنویر کو بلاتا ہوں ۔۔۔ آپ ان سے چارج سنبھال لیں۔ کیونکہ ان کے آنے کے بعد میری حیثیت تو رسمی سی رہ گئی ہے ۔۔۔ اصل چارج مسٹر تنویر اور ان کے ساتھیوں کے پاس ہے" ۔۔۔ میجر جمال نے نیم ولانہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"مسٹر تنویر اور اس کے ساتھی ۔۔۔ کیا یہ سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں؟" کیپٹن طارق نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔" میجر جمال نے کہا اور پھر میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر ایک نمبر دبا دیا۔

"مسٹر تنویر جہاں کہیں بھی ہوں ۔۔۔ انہیں پیغام دے دو کہ وہ میرے پاس آجائیں ۔۔۔ ایک ضروری مسئلہ ہے" ۔۔۔ میجر جمال نے دوسری طرف سے بولنے والے کو تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"پروفیسر بارکی کا اس بارے میں کیا تاثر ہے" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"وہ اپنے کام میں پوری طرح منہمک ہیں ۔۔۔ میجر صولت! ۔۔۔ اس لیبارٹری کا دفاع قطعاً خودکار کمپیوٹروں کے کنٹرول میں ہے۔ باقی ہر چیز تو رسمی ہے ۔۔۔ ہماری حکومت خوامخواہ پریشان ہو رہی ہے" ۔۔۔ میجر جمال نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

اسی لمحے دروازہ کھلا اور تنویر اندر داخل ہوا۔ اس نے کشمشی رنگ کا سوٹ پہن رکھا تھا۔ اور اس سوٹ میں وہ خاصا خوبصورت اور وجیہہ لگ رہا تھا۔

"یہ میجر صولت ہیں ـــ ملٹری سپیشل ایجنسی کے ـــ اور یہ ہیں سیکرٹ سروس کے مسٹر تنویر" ـــ میجر جمال نے دونوں کا ایک دوسرے سے تعارف کراتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے مصافحہ کرتے ہوئے ایک دوسرے کو نظروں ہی نظروں میں تولا۔

"آپ سے مل کر مسرت ہوئی" ـــ دونوں نے بیک وقت رسمی لہجے میں کہا اور پھر تنویر ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مسٹر تنویر! ـــ اعلیٰ حکام نے لیبارٹری کی حفاظت کی ذمہ داری سیکرٹ سروس سے واپس لے کر ملٹری سپیشل ایجنسی کو دے دی ہے۔ اور میجر صولت اسی سلسلے میں آئے ہیں ـــ آپ انہیں چارج دے کر واپس جا سکتے ہیں ـــ یہ دیکھئے آرڈرز" ـــ میجر جمال نے ایک فائل اٹھا کر تنویر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

تنویر کے چہرے پر حیرت کے آثار ابھر آئے۔ یہ بات اس کے لئے قطعاً غیر متوقع تھی۔

"میں اپنے باس سے بات کر کے ہی کوئی اقدام کر سکتا ہوں" ـــ تنویر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب! ـــ آپ بات کر لیں" ـــ میجر جمال اور کیپٹن طارق دونوں نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں ابھی آتا ہوں" ـــ تنویر نے کہا اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر

کمرے سے باہر کی طرف چل دیا

"مسٹر تنویر نے کوئی خاص احکامات یا تدابیر اختیار کی ہوں" ـــ؟ تنویر کے جانے کے بعد کیپٹن طارق نے پوچھا۔

"کیا اقدامات کرنے ہیں ـــ بس باہر سے نگرانی کر رہے ہیں"۔ میجر جمال نے بیزار سے لہجے میں کہا۔

"مجھے پروفیسر بارکی سے ملنا ہوگا ـــ تاکہ ان سے ڈسکس کر کے حفاظتی انتظامات کو مزید بہتر بنایا جا سکے" ـــ کیپٹن طارق نے کہا۔

"آپ کی بات فون پر ہو سکتی ہے" ـــ میجر جمال نے کہا۔

"فون پر نہیں ـــ میں رو برو بات کرنا چاہتا ہوں ـــ یہ ضروری ہے" ـــ کیپٹن طارق نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے تنویر واپس آیا۔ اس کا چہرہ قدرے بجھا ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے ـــ ہم واپس جا رہے ہیں ـــ لایئے چارج شیٹ میں اس پر دستخط کر دوں" ـــ تنویر نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا اور میجر جمال نے دراز سے ایک کاغذ نکال کر تنویر کے سامنے رکھ دیا اور تنویر نے اس پر وقت اور تاریخ لکھی اور پھر دستخط کر کے وہ بغیر کسی سے ہاتھ ملائے واپس چلا گیا۔

"ٹھیک ہے ـــ اب آپ انچارج ہیں ـــ لیکن پروفیسر بارکی سے آپ کی ملاقات نہیں ہو سکتی ـــ کیونکہ آپ یا کوئی اور لیبارٹری کے اندر نہیں جا سکتا ـــ اس سلسلے میں انتہائی سخت احکامات ہیں" ـــ میجر جمال نے کہا۔

"تو کیا ہوا ـــ پروفیسر بارکی تو باہر آ سکتے ہیں" ـــ کیپٹن طارق نے کہا

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"وہ بے حد مصروف ہیں ۔۔۔ بہرحال آپ لیبارٹری کا راؤنڈ لگا کر باہر سے ۔۔۔ میں اس وقت تک فون پر پروفیسر بارکی سے بات کرتا ہوں ۔۔۔ اگر وہ باہر آنے پر رضامند ہیں تو ٹھیک ہے" ۔۔۔ میجر جمال نے کہا اور کیپٹن طارق سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر آگیا۔ باہر کھڑے ایک دربان کو ساتھ لے کر اس نے پیٹنٹ فیکٹری کا راؤنڈ لگانا شروع کر دیا۔ وہ بغور حفاظتی انتظامات کا جائزہ لے رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ میجر جمال کے کمرے میں پہنچ گیا۔

"سوری میجر صولت! ۔۔۔ پروفیسر بارکی نے باہر آنے سے انکار کر دیا ہے" ۔۔۔ میجر جمال نے کہا۔

"آپ میری ان سے بات کرائیں" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے کرخت لہجے میں کہا اور میجر جمال نے سر ہلاتے ہوئے میز پر پڑا ہوا ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا اور پھر اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا کر رسیور اٹھا لیا۔

"میجر جمال بول رہا ہوں ۔۔۔ سپیشل ملٹری ایجنسی کے میجر صولت جو کہ چیف سیکورٹی انچارج ہیں۔ پروفیسر بارکی سے بات کرنا چاہتے ہیں" میجر جمال نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور میجر جمال نے رسیور کیپٹن طارق کی طرف بڑھا دیا۔

"یس ۔۔۔ پروفیسر بارکی سپیکنگ" ۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک جھنجھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"میں میجر صولت بول رہا ہوں ۔۔۔ سپیشل ملٹری ایجنسی سے میرا تعلق ہے اور میں نے آپ کی اور لیبارٹری کی حفاظت کا انتظام خصوصی طور

پر سنبھالا ہے ۔۔۔ ہمیں بلگارنیہ سے ایک خاص اطلاع ملی ہے جس کے متعلق میں صرف آپ سے علیحدگی میں بات کرنا چاہتا ہوں ۔۔۔ یہ انتہائی ضروری ہے آپ کے لئے بھی اور ہمارے ملک کے لئے بھی" کیپٹن طارق نے لہجے کو باوقار بناتے ہوئے کہا۔

"کیسی اطلاع" ۔۔۔ پروفیسر بارکی کے لہجے میں پریشانی کا عنصر نمایاں ہو گیا تھا۔

"یہ اطلاع فارمولے سے متعلق ہے ۔۔۔ بہرحال وضاحت کسی کے سامنے نہیں ہو سکتی" ۔۔۔ کیپٹن طارق کے لہجے میں بے پناہ اعتماد تھا۔

"اوہ اچھا ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ آپ تو اندر نہیں آسکتے ۔۔۔ میں خود ہی باہر آجاتا ہوں" ۔۔۔ پروفیسر بارکی نے چند لمحے سوچنے کے بعد جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ آپ میجر جمال کے کمرے میں آجائیں ۔۔۔ میں وہیں موجود ہوں" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے کہا۔

"آپ میجر جمال کو کہہ دیں ۔۔۔ وہ مجھے مین گیٹ سے لے لیں گے۔ وہ سب انتظامات سے واقف ہیں" ۔۔۔ پروفیسر بارکی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"آپ جا کر پروفیسر بارکی کو یہاں لے آئیں ۔۔۔ میں انتظار کر رہا ہوں" کیپٹن طارق نے میجر جمال سے کہا اور میجر جمال سر ہلاتا ہوا اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ اور کیپٹن طارق کی آنکھوں میں مسرت کے چراغ جل اٹھے۔

تقریباً پندرہ منٹ بعد میجر جمال ایک غیر ملکی بوڑھے کے ہمراہ اندر داخل ہوا۔ بوڑھے کے برف کی طرح سفید بال اس کے کاندھوں تک

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

تک رہے تھے اور چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں تھے۔ کیپٹن طارق نے اٹھ کر اس سے اپنا تعارف کرایا۔

"میجر جمال! ـــ پلیز آپ ذرا باہر جا کر خیال رکھیں" ـــ کیپٹن طارق نے کہا اور میجر جمال سر ہلاتا ہوا نہ صرف کمرے سے باہر نکل گیا بلکہ اس نے جاتے ہوئے دروازہ بھی بند کر دیا۔

"ہاں! ـــ اب بتاؤ کیا بات ہے" ـــ پروفیسر بارکی نے انور کیپٹن طارق کو دیکھتے ہوئے کہا

"پروفیسر! ـــ آپ کو اپنا فارمولا زبانی یاد ہے ـــ یا آپ نے اس کے اشارات کسی کاغذ پر نوٹ کر رکھے ہیں" ـــ کیپٹن طارق نے کہا۔

"آپ کا اس سے مطلب" ـــ پروفیسر بارکی نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مطلب ہے تو پوچھ رہا ہوں ـــ آپ کی اطلاع کے لئے بتا دوں کہ بلگارنیہ میں بدستور آپ کے فارمولے پر کام جاری ہے ـــ یہ مصدقہ اطلاع ہے" ـــ کیپٹن طارق نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کیسے ممکن ہے ـــ یہ اطلاع قطعاً غلط ہے ـــ فارمولے کے اشارات اس وقت بھی میرے پاس ہیں ـــ اور اصل فارمولا میں نے اپنے ذہن میں رکھا ہوا ہے ـــ ایسی صورت میں وہاں کام کیسے ہو سکتا ہے" ـــ پروفیسر بارکی نے چونک کر کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو آپ اصل پروفیسر بارکی نہیں ہیں ـــ اصل پروفیسر بارکی اس وقت بلگارنیہ میں موجود ہے ـــ آپ کو یقین نہ آئے تو اس کی تازہ ترین ویڈیو فلم آپ کو دکھاؤں" ـــ کیپٹن طارق کا لہجہ یکلخت سرد پڑ گیا۔

"بک بک ـــ کیا مطلب ـــ کیا آپ کا دماغ خراب ہے۔ آپ اصل کو نقل کہہ رہے ہیں ـــ یہاں کے اور شوگران کے سائنسدان احمق تو نہیں ہیں کہ کسی نقلی آدمی پر اس قدر بھروسہ کر لیں ـــ آپ کا مقصد کیا ہے"؟ ـــ پروفیسر بارکی یکلخت بھڑک اٹھا۔

"آرام سے بات کرو ـــ ہمیں اس فلم پر شک ہے اس لئے میں صرف تم سے اکیلے میں بات کر رہا ہوں ـــ اگر ہمیں اس پر یقین ہوتا تو اب تک تمہاری لاش برقی بھٹی میں جل رہی ہوتی ـــ کرنل اسلم جو سپیشل ملٹری ایجنسی کے چیف ہیں انہوں نے مجھے خاص طور پر یہاں بھیجا ہے کہ میں آپ کو سپیشل ملٹری ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر میں لے کر آؤں ـــ تاکہ آپ خود جا کر فلم دیکھ کر ہمیں یقین دلائیں کہ یہ فلم نقلی ہے صرف ایسی صورت میں ہی آپ بچ سکتے ہیں ـــ ابھی تک ہم نے اعلیٰ حکام کو اس بات کی اطلاع نہیں دی۔ ورنہ یہاں ایک طوفان برپا ہو جاتا" ـــ کیپٹن طارق نے غراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ میں ثابت کر دوں گا کہ فلم نقلی ہے ـــ اور بلگارنیہ والوں نے صرف آپ لوگوں کو الجھانے کے لئے ایسا کیا ہے آپ وہ فلم یہاں منگوا لیں" ـــ پروفیسر بارکی نے کہا۔

"اگر یہاں فلم لائی گئی تو آپ ہمیشہ کے لئے مشکوک ہو جائیں گے اور اس کا نتیجہ آپ جانتے ہیں ـــ شوگران والے ایسے معاملات میں انتہائی سخت ہیں ـــ ابھی انہیں اطلاع نہیں دی گئی۔ معاملہ صرف کرنل اسلم، میرے اور آپ کے درمیان ہے ـــ اور ہم چاہتے ہیں کہ

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

یہ معاملہ ہمارے درمیان ہی رہ جاتے ——— آپ ایسا کریں کہ میجر جمال کے سامنے میں آپ کی کرنل اسلم سے بات کرا دیتا ہوں۔ ان کے سامنے کوئی بھی ہوگا کہ آپ کرنل اسلم سے کہیں کہ ایک اہم ضروری مسئلے پر بات کرنے کے لئے آپ میجر صولت کے ساتھ ہیڈ کوارٹر پہنچ رہے ہیں ——— جواب میں کرنل اسلم کچھ بھی کہیں ——— آپ اپنی بات پر اڑے رہیں۔ یہ اعلیٰ حکام اور شوگران کے سائنسدانوں کو شبہ سے دور رکھنے کے لئے ضروری ہے ——— اس کے بعد میں آپ کو جیپ میں بٹھا کر اپنے ہیڈ کوارٹر لے جاؤں گا اور پھر وہاں بات چیت مکمل ہونے کے بعد یہاں واپس چھوڑ دوں گا ——— زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ لگے گا" ——— کیپٹن طارق نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— میں تیار ہوں ——— ایسے حالات میں واقعی ہر قسم کا شبہ دور ہو جانا چاہیئے" ——— پروفیسر بارکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن طارق نے اٹھ کر دروازہ کھولا اور باہر موجود میجر جمال کو اندر بلا لیا۔

"پروفیسر بارکی ایک اہم مسئلے پر کرنل اسلم سے فوری ملنا چاہتے ہیں۔ آپ میری کرنل صاحب سے بات کرا دیں ——— تاکہ میں ان سے پروفیسر کی بات کرا دوں" ——— کیپٹن طارق نے کہا۔ وہ یہ سب کچھ اس لئے کر رہا تھا تاکہ کسی قسم کا شبہ نہ ہو سکے۔

"یس سر" ——— میجر جمال نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر اٹھا کر میز پر رکھا اور اس کی فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔

"ہیلو ——— ہیلو ——— سپیشل ڈیفنس لیبارٹری سے میجر جمال کالنگ کرنل اسلم۔ اوور" ——— ٹرانسمیٹر آن کر کے اس نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ——— کرنل اسلم اٹنڈنگ۔ اوور" ——— چند لمحوں بعد دوسری طرف سے کرنل اسلم کی آواز سنائی دی۔

"میجر صولت آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ اوور" ——— میجر جمال نے کہا اور مائیک کیپٹن طارق کی طرف بڑھا دیا۔

"میجر صولت! ——— کیا بات ہے۔ اوور" ——— دوسری طرف سے کرنل اسلم کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"باس! ——— پروفیسر بارکی اس وقت میرے پاس موجود ہیں ——— وہ ایک اہم معاملے میں بات کرنے کے لئے آپ کے پاس ہیڈ کوارٹر آنا چاہتے ہیں۔ اوور" ——— کیپٹن طارق نے کہا۔

"ہیڈ کوارٹر آنا چاہتے ہیں ——— پروفیسر بارکی! کیا مطلب ——— بات کیا ہے ——— میں سمجھا نہیں۔ اوور" ——— کرنل اسلم کے لہجے میں بے پناہ حیرت اور الجھن نمایاں تھی۔

"میں پروفیسر بارکی بول رہا ہوں کرنل! ——— ایک اہم مسئلہ درپیش ہے میں میجر صولت کے ساتھ آپ کے پاس آ رہا ہوں ——— ہماری ملاقات خفیہ رہے گی۔ اوور" ——— پروفیسر بارکی نے براہ راست بات کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— اگر ایسا مسئلہ ہے تو آ جائیں۔ اوور اینڈ آل" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"میجر جمال! ——— آپ اندر اطلاع کر دیں کہ میں ایک گھنٹے تک واپس

Great Fight Presented by Hibuddies

آجاؤں گا ___ چلیے میجر صولت" ___ پروفیسر بارکی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر ___ پہلے اس کاغذ پر آپ دونوں دستخط کر دیں تاکہ رسمی کارروائی مکمل ہو سکے" ___ میجر جمال نے کہا اور پھر اس نے دراز سے ایک چھپا ہوا کاغذ نکال کر ان کے سامنے رکھ دیا۔ پروفیسر بارکی اور کیپٹن طارق نے اس پر دستخط کئے۔ اس کے بعد کیپٹن طارق، پروفیسر بارکی کو ہمراہ لے کر اپنی جیپ میں آ گیا۔ اور پھر جیپ تیز رفتاری سے سپیشل ملٹری ایجنسی کے ہیڈ کوارٹر کی طرف بڑھنے لگی۔ پروفیسر بارکی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

پھر جیسے ہی جیپ ایک سنسان سڑک پر پہنچی اچانک اسے جھٹکے لگنے لگے۔

"کیا ہوا ___؟" پروفیسر بارکی نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ نہیں ___ ابھی ٹھیک ہو جاتی ہے" ___ کیپٹن طارق نے جیپ ایک سائیڈ پر کر کے روکتے ہوئے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور نیچے اتر کر اس نے انجن کا ہیڈ اٹھا لیا۔

پروفیسر بارکی بے چینی کے عالم میں بیٹھا ہوا تھا۔ دوسرے لمحے کیپٹن طارق نے ہیڈ واپس بند کیا اور بجائے اپنی سیٹ کی طرف آنے کے وہ مڑ کر پروفیسر بارکی کی طرف آ گیا۔

"کیا ہوا ___ جیپ ٹھیک ہو گئی" ___؟ پروفیسر بارکی نے اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں ٹھیک ہو گئی ___ ذرا نیچے اتریں۔ سیٹ کے نیچے باکس سے ایک اوزار نکالنا ہے" ___ کیپٹن طارق نے بڑے مودبانہ لہجے میں

کہا اور پروفیسر بارکی اچھل کر نیچے اتر آیا۔ مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ اچھل کر پشت کے بل زمین پر گرا۔ کیپٹن طارق کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی میں حرکت میں آیا تھا اور پروفیسر بارکی کی کنپٹی پر پٹاخہ سا چھوٹ گیا تھا۔ مخصوص انداز میں ماری گئی ایک ہی ضرب بوڑھے پروفیسر کے لئے کافی ثابت ہوئی۔ وہ زمین پر بے ہوش اور بے حس و حرکت پڑا تھا۔ کیپٹن طارق نے جلدی سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر پروفیسر بارکی کو اٹھا کر اس نے جیپ کی پچھلی سیٹوں کے درمیان لٹا دیا۔ اس کے بعد اس نے اس کی نبض چیک کی۔ نبض بتا رہی تھی کہ پروفیسر کم از کم ایک گھنٹے سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتا۔

کیپٹن طارق بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر سیٹ پر بیٹھا اور دوسرے لمحے جیپ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ کیپٹن طارق ہونٹ بھینچے بیٹھا تھا۔ اس کی تیز نظریں ادھر ادھر کا جائزہ لے رہی تھیں اور پھر تھوڑی ہی دور جا کر اسے اپنے مطلب کی چیز نظر آ گئی۔ یہ ایک پبلک بوتھ تھا۔ اس نے جیپ پبلک بوتھ کے قریب روکی اور پھر نیچے اتر کر تیزی سے دوڑتا ہوا بوتھ میں داخل ہو گیا اس نے جلدی سے سکے ڈال کر لیڈی طاہرہ کا نمبر ڈائل کیا۔

"یس ___ طاہرہ بیوٹی پارلر" ___ دوسری طرف سے لیڈی طاہرہ کی آواز سنائی دی۔

"میں سی۔ ٹی بول رہا ہوں ___ کوئی اور تو نہیں تمہارے پاس" ___؟ کیپٹن طارق نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"نہیں ___ میں اکیلی ہوں۔ کیوں" ___؟ لیڈی طاہرہ نے چونکتے

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

ہوئے پوچھا۔

"تو سنو! ۔۔۔ تم فوراً کار لے کر شیلبانی روڈ کے تیسرے میل پر آ جاؤ۔ میں نے پروفیسر بارکی کو فارمولے سمیت اغوا کر رکھا ہے ۔۔۔ میں اس وقت ملٹری جیپ میں ہوں اور میں جیپ شہر کے اندر نہیں لے آنا چاہتا ۔۔۔ فوراً پہنچو ۔ فوراً" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ پروفیسر بارکی کو فارمولے سمیت اغوا کر لیا ہے ۔۔۔ وہ اکیلے ہی" ۔۔۔ لیڈی طاہرہ نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"وقت مت ضائع کرو ۔۔۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے ۔۔۔ فوراً کار لے کر آ جاؤ" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور کریڈل پر ڈالا اور جیپ سے کودتا ہوا باہر آ گیا۔ دوسرے لمحے وہ جیپ کو دوڑاتا ہوا سائیڈ میں موجود درختوں کے جھنڈ کی طرف لے گیا۔ تاکہ راہ جاتی کاریں مشکوک نہ ہو جائیں۔ اب کیپٹن کی نظریں سڑک پر جمی ہوئی تھیں اور بے چینی سے اس کی رگ رگ پھٹی جا رہی تھی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے لیڈی طاہرہ کی کار کو بیک ہو کے قریب رکتے دیکھی تو اس نے تیزی سے جیپ سنبھالی اور ساتھ ہی ہاتھ لہرایا۔ لیڈی طاہرہ کی کار سڑک پر سے اتر کر اس کی طرف بڑھنے لگی۔

"تم نے کمال کر دیا کیپٹن! ۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہوا" ۔۔۔ لیڈی طاہرہ نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"باتیں بعد میں" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے کہا اور جلدی سے جیپ میں بے ہوش پڑے ہوئے پروفیسر بارکی کو اٹھا کر اس نے کار کی پچھلی سیٹوں کے درمیان لٹا دیا۔

"تمہاری کار میں میگزین تو ضرور ہو گا" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ کیوں ۔۔۔ سب کچھ موجود ہے" ۔۔۔ لیڈی طاہرہ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ایک ٹائم بم نکال کر جیپ کے اندر لگا دو ۔۔۔ پانچ منٹ کا وقت مقرر کر دینا ۔۔۔ میں اس وقت تک یہ یونیفارم کی قمیض اتار لوں۔ جلدی کرو جلدی" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے کہا اور جلدی سے یونیفارم کی قمیض کے بٹن کھولنے لگا۔

لیڈی طاہرہ نے اپنی کار کی سیٹ کے نیچے موجود باکس میں سے ایک ٹائم بم نکالا اور پھر جیپ کی طرف دوڑ پڑی۔

کیپٹن طارق نے یونیفارم قمیض اتاری۔ اب اندر سے وہ سادہ قمیض پہنے ہوا تھا۔ اس نے یونیفارم قمیض اور کیپ اٹھائی اور جا کر جیپ کی فرنٹ سیٹ کے نیچے رکھ دی۔

"ٹائم بم لگا دیا ہے ۔۔۔ پانچ منٹ کا وقت ہے" ۔۔۔ لیڈی طاہرہ نے کہا۔

"آؤ اب نکل چلیں ۔۔۔ جلدی کرو" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے دوڑ کر کار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور لیڈی طاہرہ بھی دوڑتی ہوئی واپس آ گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ لیڈی طاہرہ نے سنبھالی اور ساتھ والی سیٹ پر کیپٹن طارق بیٹھ گیا۔

اسی لمحے سامنے ڈیش بورڈ میں پڑا ہوا میک اپ باکس کیپٹن طارق کو نظر آ گیا تو اس نے جلدی سے باکس اٹھایا اور اس میں سے ریڈی میڈ میک اپ نکال کر اپنے چہرے کی مرمت کرنے میں مصروف ہو گیا جبکہ

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

کار خاصی تیز رفتاری سے شہر کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی نقلی داڑھی اور ناک میں سپرنگ لگانے کے بعد کیپٹن طارق کا حلیہ بالکل ہی بدل گیا۔

" آج میجر صولت صحیح معنوں میں مرا ہے " ــــ کیپٹن طارق نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" تم نے حیرت انگیز کارنامہ انجام دیا ہے کیپٹن طارق ــــ انتہائی حیرت انگیز ــــ واقعی تم باصلاحیت نوجوان ہو " ــــ لیڈی طاہرہ نے کار کا رخ اندرون شہر کی طرف موڑتے ہوئے کہا۔

" لطف تو اس وقت آئے گا ــــ جب میجر پرمود کو اس کا پتہ چلے گا ــــ وہ ابھی منصوبہ ہی بنا رہا ہے اور میں نے کام مکمل بھی کر دیا ہے " کیپٹن طارق نے فخریہ انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

سنسان سڑک پر پہنچتے ہی میجر پرمود نے کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر اسے سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ سرخ رنگ کی کار خاصے فاصلے پر آ رہی تھی۔

پرمود کار روکتے ہی دروازہ کھول کر نیچے اترا اور اس نے کار کا ہیڈ اٹھایا۔ اسی لمحے سرخ رنگ کی کار قریب پہنچ گئی۔ اس کی رفتار آہستہ ہو گئی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر ایک نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔

جیسے ہی سرخ رنگ کی کار قریب آئی۔ میجر پرمود مڑا اور ساتھ ہی اس نے ہاتھ اٹھا کر سرخ رنگ کی کار کو رکنے کا اشارہ کیا اور کار ان کے قریب آ کر رک گئی۔ میجر پرمود نے ہیڈ بند کر دیا تھا۔

" جی فرمائیے ! ــــ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں " ــــ نوجوان نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے پوچھا۔

" ہماری کار خراب ہو گئی ہے ــــ کیا آپ ہمیں جھیل تک لفٹ

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

دے سکتے ہیں" ــــ میجر پرمود نے قریب جا کر انتہائی نرم لہجے میں کہا۔

"کیا خرابی ہو گئی ہے" ــــ نوجوان نے اپنی بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"اس کا ڈائنمو شارٹ ہو گیا ہے ــــ اگر آپ مہربانی کریں تو ـ"
میجر پرمود کا لہجہ بے حد نرم اور التجانہ تھا۔

"ٹھیک ہے ــــ تشریف لائیے" ــــ نوجوان نے کہا اور میجر پرمود نے توفیق کو آنے کا اشارہ کیا جو اب سڑک سے باہر نکل کر کھڑا تھا۔ پھر میجر پرمود ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا جب کہ توفیق نے پچھلی سیٹ سنبھال لی۔ اور نوجوان نے کار آگے بڑھا دی۔

"بہتر یہی ہے کہ اب کار موڑ لو" ــــ اچانک میجر پرمود نے غراہٹ آمیز لہجے میں کہا اور نوجوان نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ میجر پرمود کے ہاتھ میں ریوالور موجود تھا۔ اسی لمحے توفیق نے بھی ریوالور کی نال نوجوان کی گردن سے لگا دی۔

"کیا مطلب! ــــ کیا آپ لوگ ڈاکو ہیں" ــــ نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم ڈاکو نہیں ہیں ــــ لیکن اپنے تعاقب کرنے والے کو زندہ رہنے کا زیادہ موقع بھی نہیں دیتے ــــ ہم صرف تم سے کچھ باتیں کرنا چاہتے ہیں ــــ اس لئے اگر زندگی چاہتے ہو تو کار موڑ لو" ــــ میجر پرمود کے لہجے میں بے پناہ غراہٹ ابھر آئی۔ اور نوجوان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کار کو ٹرن دیا اور واپس شہر کی طرف چل دیا۔

"دیکھو! ــــ اگر تم نے کوئی غلط حرکت کرنے کی کوشش کی تو دوسرا سانس نہ لے سکو گے ــــ اس لئے تمہارے حق میں بہتر یہی ہے کہ چپ چاپ چلتے جاؤ" ــــ میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

"مجھے غلط حرکت کرنے کی کیا ضرورت ہے ــــ میرے پاس زیادہ رقم نہیں ہے ــــ کار تمہیں چاہئے تو وہ تم ویسے بھی لے سکتے ہو ــــ یہ کرائے کی کار ہے۔ پولیس خود ہی برآمد کر لے گی" ــــ نوجوان کے لہجے میں اطمینان تھا۔

"ہمیں نہ رقم کی ضرورت ہے اور نہ کار کی ــــ بس تم خاموشی سے سیدھے گلشن کالونی جانا ہے" ــــ میجر پرمود نے کہا اور نوجوان نے سر ہلا دیا۔

مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد کار گلشن کالونی میں پہنچ گئی۔

"کونسی کوٹھی میں جانا ہے" ــــ نوجوان نے پوچھا۔ لہجے میں اطمینان نمایاں تھا۔

"میں تمہیں بتاؤں گا ــــ تم چلو" ــــ میجر پرمود نے خشک لہجے میں کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے نیلے رنگ کی ایک کوٹھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس کوٹھی کی طرف موڑ لو"

"نیلے رنگ کی کوٹھی ــــ یہ تو ڈاکٹر سبطین کی کوٹھی ہے۔ میرا رشتے دار ہے" ــــ نوجوان نے واضح الفاظ میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ہوگا تمہارا رشتے دار ــــ اب وہ وہاں نہیں رہتا" ــــ میجر

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

نوجوان نے کار کوٹھی کے گیٹ کے سامنے روک دی۔

"تین بار ہارن دو" ۔۔۔ میجر پرمود نے کہا۔ اور نوجوان نے تین بار ہارن بجا دیا۔ وہ بڑی شرافت سے میجر پرمود کی ہدایات پر عمل کر رہا تھا۔

چند لمحوں بعد پھاٹک کی ذیلی کھڑکی کھل گئی۔ اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان باہر نکل آیا۔

"پھاٹک کھولو جانباز" ۔۔۔ توفیق نے گردن باہر نکال کر تیز لہجے میں آنے والے نوجوان سے کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس کھڑکی میں غائب ہو گیا۔ اور پھر پھاٹک کھل گیا۔

پھاٹک کھلتے ہی نوجوان کار کوٹھی کے اندر پورچ میں لے گیا۔ جہاں تین مسلح افراد موجود تھے۔ میجر پرمود کے اشارے پر تینوں کار کے گرد پھیل گئے۔

"باہر آجاؤ" ۔۔۔ میجر پرمود نے کہا اور خود بھی دروازہ کھول کر باہر آگیا۔ نوجوان بڑے مطمئن انداز میں دروازہ کھول کر باہر آگیا۔

"اپنے ہاتھ سر سے اوپر کر لو" ۔۔۔ میجر پرمود نے اس کی پشت سے ریوالور لگاتے ہوئے کہا۔ ویسے بھی اس وقت نوجوان چار مشین گنوں کے پہرے میں تھا۔

نوجوان نے ہاتھ اوپر کر لئے۔ اور میجر پرمود نے بڑے ماہرانہ انداز سے اس کی تلاشی لی اور پھر اس کی جیب سے ریوالور نکال لیا۔

"اب اندر چلو" ۔۔۔ میجر پرمود نے کہا اور پھر وہ نوجوان کو اسی طرح

مسلح پہرے میں لئے ہوئے ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔

"اس کرسی پر بیٹھ جاؤ" ۔۔۔ میجر پرمود نے کہا اور نوجوان اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے توفیق نے آگے بڑھ کر کرسی کے پیچھے لگے مخصوص بٹن کو دبایا تو لوہے کی مضبوط پٹیاں ایک بازو سے نکل کر دوسرے بازو میں غائب ہو گئیں۔ اب نوجوان لوہے کی ان مضبوط پٹیوں سے تقریباً جکڑا گیا۔

"تمہارا نام کیا ہے" ۔۔۔ میجر پرمود نے پیچھے ہٹ کر سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ توفیق اور دیگر دو مسلح افراد مخالف سائیڈوں میں کھڑے ہو گئے تھے۔

"میرا نام صفدر سعید ہے" ۔۔۔ نوجوان نے بڑے مطمئن انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا تعلق یہاں کی سیکرٹ سروس سے ہے ۔۔۔ یا تم علی عمران کے ذاتی ساتھی ہو" ۔۔۔ میجر پرمود نے غور سے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"دونوں میں سے کوئی بھی بات نہیں ۔۔۔ میں ایک بزنس مین ہوں میرا امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار ہے ۔۔۔ البتہ اگر تم علی عمران کی بات کر رہے ہو جو یہاں کی انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر کا لڑکا ہے تو وہ میرا دوست ضرور ہے" ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"جو علی عمران تمہارا دوست ہے ۔۔۔ وہ کہاں رہتا ہے" ۔۔۔ میجر پرمود نے پوچھا۔

"وہ کنگ روڈ کے ایک فلیٹ میں رہتا ہے" ۔۔۔ صفدر نے

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

جواب دیا اور میجر پرمود نے سر ہلا دیا۔
"تو یہ بات طے ہو گئی کہ تمہارا تعلق سیکرٹ سروس سے ہے۔ کیونکہ تم
جیسا اطمینان کا اظہار کر رہے ہو ۔۔۔ ایسا اطمینان ایک تربیت یافتہ
ایجنٹ ہی ایسے موقعوں پر ظاہر کر سکتا ہے۔ عام بزنس مین نہیں
اور پھر تمہاری جیب سے نکلنے والا ریوالور بھی بتا رہا ہے کہ تم بزنس مین
نہیں ہو ۔۔۔ میجر پرمود نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔
"تم جو چاہو سمجھ لو ۔۔۔ مجھے مزید وضاحت کی ضرورت نہیں ہے۔"
صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تمہیں لیڈی طاہرہ کی رہائش گاہ کا پتہ کیسے چلا" ۔۔۔ میجر پرمود
نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔
"لیڈی طاہرہ! ۔۔۔ وہ کون ہے" صفدر نے چونک کر پوچھا۔
"جہاں سے تم ہمارے تعاقب میں چلے تھے ۔۔۔ تمہارا اطمینان بتا
رہا ہے کہ تم نے یقیناً اپنے باس کو اطلاع دے دی ہو گی۔ یقین میں
ایک بات بتا دوں کہ اگر میں تم سے شرافت سے بات کر رہا ہوں تو اس کا
یہ مطلب نہیں کہ میں تم سے سچ نہیں اگلوا سکتا" میجر پرمود نے
انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔
"تم نے اپنا تعارف تو کرایا نہیں ۔۔۔ کم از کم مجھے پتہ تو چلے کہ میں
کس شخصیت سے بات کر رہا ہوں۔ ویسے میرا اندازہ ہے کہ تم بہرحال
مجرم نہیں ہو" ۔۔۔ صفدر نے دھیمے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا۔
"تم میری بات چھوڑو ۔۔۔ اپنی بات کرو ۔۔۔ تمہیں لیڈی طاہرہ کی
رہائش گاہ کا کیسے پتہ چلا" ۔۔۔ میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں، میں نے بتایا تو ہے کہ میں کسی لیڈی طاہرہ کو نہیں جانتا ۔۔۔ اور
جہاں تک تمہارا تعاقب کا تعلق ہے ۔۔۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے
اگر میں تمہارا تعاقب کر رہا ہوتا تو میں اس طرح شرافت سے تمہارے
سامنے پہنچ کر کیوں رک لیتا" صفدر نے جواب دیا۔
"تو تم سیدھی طرح نہیں بتاؤ گے ۔۔۔ توفیق! ۔۔۔ خنجر سے اس
کی ایک آنکھ نکال دو" میجر پرمود نے یکلخت سرد لہجے میں ایک
طرف کھڑے ہوئے توفیق سے مخاطب ہو کر کہا اور توفیق نے بڑی
پھرتی سے ہاتھ جیب میں ڈالا اور دوسری جیب
سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔
"تو تم اب کمینگی پر اتر آئے ہو ۔۔۔ مجھے افسوس ہے۔ میں تمہیں
شریف سمجھتا تھا میجر پرمود" ۔۔۔ اچانک اوپر روشندان سے عمران
کی آواز سنائی دی اور میجر پرمود بری طرح چونک پڑا۔ اس کی نظریں
روشندان پر جم گئیں جہاں سے عمران کا چہرہ صاف نظر آ رہا تھا۔
"اپنے آدمیوں سے کہو کہ میرے راستے کی رکاوٹ نہ بنیں ۔۔۔ میں
آ رہا ہوں ۔۔۔ ویسے اگر میں چاہتا تو ایک لمحے میں کمرہ تمہاری
لاشوں کی وجہ سے لاش گھر بن جاتا" ۔۔۔ عمران نے مسکرا کر کہا۔
"تم عمران ہو" ۔۔۔ میجر پرمود نے اونچی آواز میں کہا۔ اب وہ اپنی
حیرت پر کنٹرول کر چکا تھا۔
"نیچے آ کر پورا تعارف کراتا ہوں ۔۔۔ میرا تعارف خاصا لمبا چوڑا
ہے" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ روشندان
سے غائب ہو گیا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"توفیق! جا کر اسے یہاں لے آؤ" — میجر پرمود نے مڑ کر توفیق سے کہا جس کے چہرے پر اب شدید حیرت کے آثار نمایاں تھے۔ اور توفیق سر کو جھٹکتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"ہوں! تو تم اس لیے مطمئن تھے کہ تم نے عمران کو اطلاع دے دی تھی — تمہاری کار میں کوئی سسٹم تھا۔ اسی وجہ سے تم نے کوٹھی کا رنگ وغیرہ کا ذکر بڑبڑاہٹ کے انداز میں کیا تھا" میجر پرمود نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا اور صفدر صرف مسکرا دیا۔ کیونکہ میجر پرمود کا اندازہ درست تھا۔

صفدر نے کار کی رجسٹریشن کی مدد سے لیڈی جاھدہ کی کوٹھی کا پتہ چلا لیا تھا اور پھر اس نے پرمود کی کار اندر جاتے دیکھی تو اس نے کار میں نصب ٹرانسمیٹر پر عمران کو اطلاع دی۔ جس پر عمران نے اسے ان کے متعلق مزید تفصیلات مہیا کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ ان کے باہر نکلنے پر صفدر نے ان کا تعاقب شروع کر دیا۔ پھر جیسے ہی میجر پرمود نے کار سنسان سڑک پر موڑی صفدر کو احساس ہو گیا کہ وہ تعاقب سے باخبر ہو گئے ہیں۔ اس پر اس نے عمران سے بات کی تو عمران نے اسے کار کا ٹرانسمیٹر آن رکھنے کے لئے کہا۔ اور ان سے جھگڑنے کی بجائے تعاون کرنے کی ہدایت کی تاکہ ان کا اصل ٹھکانہ سامنے آ جائے۔ یہی وجہ تھی کہ صفدر بڑے سیدھے انداز میں ان کی ہدایات پر عمل کرتا رہا۔ گلشن کالونی جانے کا ذکر میجر پرمود نے خود کر دیا تھا اور کوٹھی کے متعلق صفدر نے بتا دیا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران ٹرانسمیٹر پر ان کی بات چیت سن رہا ہے۔ البتہ میجر پرمود کا نام اسے عمران سے پتہ چلا تھا اور اب اسے یاد آ گیا تھا کہ یہ نوجوان بلگاریہ کا مشہور ڈی ایجنٹ میجر پرمود ہے جس کے کارناموں کی خاصی دھوم مچی ہوئی تھی۔

اسی لمحے عمران اندر داخل ہوا۔ اس نے وہی مخصوص بکنی کلر کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اور چہرے پر حماقتوں کا آبشار پوری آب و تاب سے بہہ رہا تھا۔ وہ خالی ہاتھ تھا۔

"میں نے تمہارے کارناموں کی بڑی دھوم سن رکھی تھی میجر پرمود! اور مجھے تم سے ملنے کا بڑا اشتیاق تھا — لیکن تم نے صفدر کی آنکھ [illegible] والی بات کہہ کر مجھے بے حد مایوس کیا ہے" — عمران نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ یکلخت [illegible] ہو گیا تھا۔

"مجھے حیرت ہے کہ تم اندر تک پہنچ گئے اور میرے ساتھیوں کو خبر تک نہ ہوئی" — میجر پرمود نے اس کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے کہا۔

"روحوں کو کوئی نہیں روک سکتا میجر! — اور میں نے روح پر بڑے تجربات کئے ہیں — میرا جسم تو اب بھی فلیٹ میں بیٹھا سلیمان سے باتیں کر رہا ہو گا اور میری روح یہاں موجود ہے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے احمق بنانے کی ضرورت نہیں" — میجر پرمود نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے جو بنا بنایا ہو — اسے بنانے کی کیا ضرورت ہو سکتی ہے۔"

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

عمران نے بڑے عقیدت مندانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور پھر بڑے اطمینان سے ایک کرسی پر یوں بیٹھ گیا جیسے کسی دوست سے ملنے آیا ہو۔

میجر پرمود بڑے غور سے عمران کو دیکھ رہا تھا اور پھر وہ بھی ایک طویل سانس لے کر سامنے کی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"چلو اچھا ہوا کہ تم خود ہی یہاں آ گئے ۔۔۔ ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ تمہارے فلیٹ پر جا کر تم سے ملاقات کی جائے" ۔۔۔ میجر پرمود نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے وہاں آنے سے مجھے مالی نقصان اٹھانا پڑتا۔ جبکہ یہاں میں فائدے میں رہوں گا" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ انداز میں کہا۔

"مالی نقصان اور فائدہ ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ میجر پرمود نے نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔

"وہاں تم آتے تو تمہیں چائے وغیرہ پلانی پڑتی ۔۔۔ اور آجکل کڑکی کا زمانہ ہے ۔۔۔ سلیمان پہلے ہی مہنگائی کا رونا رو رو کر میری جان کھا رہا ہے ۔۔۔ اور یہاں مجھے مفت کی چائے مل جائے گی۔ فائدہ ہی ہوا" ۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور میجر پرمود بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم خاصی دلچسپ باتیں کرتے ہو ۔۔۔ بہرحال اب تم آ گئے ہو تو اب یہ بتا دو کہ وہ لیبارٹری کہاں ہے جہاں پروفیسر بارکی کو رکھا گیا ہے" ۔۔۔ میجر پرمود نے کہا۔

"بارکی! ۔۔۔ یعنی بارکنگ کرنے والا ۔۔۔ مطلب ہے بھونکنے والا۔

ارے باپ رے! ۔۔۔ یہ تم نے کیا کہہ دیا۔ میری تو روح ابھی سے فنا ہونے لگی ہے ۔۔۔ بزرگ کہتے ہیں کہ نجانے بھونکنے والا کب بھونکنا بند کر کے کاٹنا شروع کر دے۔ اس لئے تمہاری بارکنگ پر اعتبار نہ کرنا" ۔۔۔ عمران نے توبہ کرنے والے انداز میں دونوں کان پکڑتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر یکلخت خوف و ہراس کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

"دیکھو عمران ۔۔۔ میں نے تمہارے متعلق سب کچھ سن رکھا ہے اور یقیناً تم بھی مجھے جانتے ہو ۔۔۔ یہ میرا ریکارڈ ہے کہ میں قدم آگے بڑھا کر کبھی بھی پیچھے نہیں ہٹتا ۔۔۔ پروفیسر بارکی اور اس کا فارمولا میری مملکت کی ملکیت ہے ۔۔۔ تم نے اس کا معاوضہ ادا کیا ہے لہذا وہ سب ناجائز ہے ۔ قیمت ادا کر کے یہاں تمہارے پاس ہے۔ میری تمہاری کوئی دشمنی نہیں ہے ۔۔۔ بہتر یہی ہے کہ تم میرے ساتھ تعاون کرو اور پروفیسر بارکی کو فارمولے سمیت میرے حوالے کر دو۔ ورنہ دوسری صورت میں تمہاری لیبارٹری بھی فنا ہو جائے گی اور تمہارے سائنسدان بھی ۔۔۔ پروفیسر کو تو بہرحال میں لے ہی جاؤں گا" ۔۔۔ میجر پرمود نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کونسا ریکارڈ ہے ۔۔۔ گراموفون والا ۔۔۔ یا کرکٹ والا؟" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم میرا مذاق اڑا رہے ہو ۔۔۔ میں چاہوں تو حلق میں انگلی ڈال کر سب کچھ اگلوا لوں" ۔۔۔ میجر پرمود نے یکلخت بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"اچھا واہ! ۔۔۔ بڑا اچھا نسخہ ہے ۔۔۔ پیٹ بھر کر کھایا ۔۔۔ انگلی ڈالی۔ سب باہر ۔۔۔ پھر کھایا ۔۔۔ پھر انگلی ڈالی ۔۔۔ واہ بہت ہی بہت خوب۔ مبارک ہو ۔۔۔" عمران نے یوں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے واقعی پرمود کا یہ نسخہ اسے بے حد پسند آیا ہو۔

"تمہیں شاید اپنی حماقت پر ضرورت سے زیادہ ہی غلط فہمی ہو گئی ہے مسخرے آدمی! ۔۔۔ آخری بار کہہ رہا ہوں ۔۔۔ سنجیدہ ہو کر مجھ سے بات کرو۔ ورنہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہوگا اس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے ۔۔۔" میجر پرمود مزید بھڑک اٹھا۔

"زیادہ غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے میجر صاحب ۔۔۔ اگر تم اپنے آدمیوں اور اسلحہ پر اکڑ رہے ہو تو ان کھلونوں سے اب میرے ملک کے بچے کھیلتے ہیں ۔۔۔ اور یہ میں تمہیں الٹی میٹم دے رہا ہوں کہ بارہ گھنٹوں کے اندر اندر اپنے ساتھیوں سمیت میرے ملک سے نکل جاؤ ۔۔۔ ورنہ میں ادھار نہیں رکھوں گا، ختم کر کے چھوڑ دوں گا۔ اور یہ رعایت بھی صرف اس لئے ہے کہ تم ابھی اس میدان میں بچے ہو ۔۔۔ ابھی تمہارے کھیلنے کھانے کے دن ہیں ۔۔۔" عمران کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔ اس کے چہرے سے حماقت کا نقاب یکدم غائب ہو گیا اور میجر پرمود حیرت سے پلکیں جھپکا کر اسے دیکھتا رہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں خود ہی لیبارٹری کا پتہ چلا لوں گا ۔۔۔ تم تو بہرحال چھٹی کرو ۔۔۔" میجر پرمود نے یکلخت اچھل کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ریوالور آ گیا۔ ادھر پرمود کے تینوں ساتھیوں نے بھی اپنی مشین گنیں سیدھی کر لیں۔

"سوچ لو ۔۔۔ اب بھی وقت ہے ۔۔۔" عمران نے بڑے مطمئن انداز میں کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"سوچ لیا ۔۔۔" پرمود نے دانت کاٹتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ لیکن دوسرے لمحے فائر کے دھماکے کے ساتھ ہی اس کے اپنے حلق سے چیخ نکلی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے قلابازی کھائی اور دوسرے لمحے وہ سائیڈ پر کھڑے ہوئے آدمی کے ہاتھ سے مشین گن چھین کر سیدھا ہوا اور اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی چیخیں بلند ہوئیں۔

"اس طرح بچے ہیں میجر پرمود ۔۔۔" عمران نے ایک قدم پیچھے ہٹتے ہوئے مشین گن سیدھی کرتے ہوئے زہرخند لہجے میں کہا۔ یہ سب کچھ اس قدر تیزی سے ہوا تھا کہ جیسے بجلی چمکی ہو اور سب کچھ ہو گیا ہو۔

پرمود نے جیسے ہی ٹریگر دبایا، عمران کی دائیں ٹانگ حرکت میں آئی اور سامنے پڑی ہوئی تپائی، بجلی کی سی تیزی سے اڑتی ہوئی پرمود کے ریوالور والے ہاتھ سے ٹکرا کر اس کے منہ پر پڑی اور نہ صرف اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل گیا بلکہ وہ تپائی کی زوردار ضرب کھا کر پشت کے بل فرش پر گرا۔ تپائی اچھالنے کے ساتھ ہی عمران نے قلابازی کھائی تھی۔ اور آدمی کے ہاتھ سے نہ صرف مشین گن نکلی بلکہ وہ دھکا کھا کر چیختا ہوا منہ کے بل آگے جا گرا۔ اور عمران نے قلابازی کھا کر سیدھا ہو کر فائرنگ کرنے کی بجائے قلابازی کھانے کے دوران ہی مشین گن چلا دی اور باقی دونوں افراد کے ہاتھوں سے مشین گنیں نکل کر دور جا گریں وہ دونوں

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

اٹھے ہوئے تھے۔ اس لئے ایک ہی برسٹ ان دونوں کے لئے کافی ہو گیا۔

چنانچہ قلابازی کھا کر جب عمران سیدھا ہوا تو ساری سچویشن ہی بدل چکی تھی۔ پرمود پشت کے بل اور توفیق منہ کے بل فرش پر پڑا تھا۔ جب کہ اس کے دونوں مسلح ساتھی ہاتھوں پر گولیاں کھا کر حیرت سے بُت بنے اپنے خالی ہاتھوں کو دیکھ رہے تھے عمران نے واقعی جادوگروں جیسا کام کیا تھا۔ اس ساری سچویشن کو بدلنے میں اسے زیادہ سے زیادہ دو سیکنڈ لگے تھے اور اب وہ سب خالی ہاتھ عمران کی مشین گن کی زد میں تھے وہ پلک جھپکنے میں ان سب کو زندگی سے چھٹکارا دلا سکتا تھا۔

پرمود ہلکا سا مسکرا دیا۔ اس کے چہرے پر گہری حیرت اور تحسین کے آثار نمایاں تھے۔ جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ اس طرح بھی سچویشن بدلی جا سکتی ہے۔ اس کی ساری زندگی اس طرح کی سچویشنز سے گزرتی رہی تھی لیکن عمران نے جس پھرتی اور مہارت کا مظاہرہ کیا تھا وہ میجر پرمود جیسے شخص کے لئے بھی حیرت انگیز تھا۔

"ویل ڈن ۔۔۔ واقعی تم نے کمال کر دیا ہے" ۔۔۔۔ میجر پرمود کے چہرے پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔

"شکریہ ۔۔۔ آداب عرض ۔۔۔ بندہ کس قابل ہے۔ بس آپ جیسے قدر شناسوں کی ذرہ نوازی ۔۔۔ بلکہ سورج نوازی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے خالص لکھنوی انداز میں رکوع کے بل جھکتے ہوئے کہا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ اچانک تیزی سے گھوما اور اس نے اپنے آپ کو میجر پرمود کے

بجلی سے بھی زیادہ تیز حملے سے بچانے کی کوشش کی لیکن میجر پرمود کے جسم میں بھی بجلیاں بھری ہوئی تھیں۔ وہ عمران کے اچانک حملے کے باوجود مشین گن اس کے ہاتھوں سے جھپٹ کر پچھلی دیوار سے جا لگا تھا اور عمران اپنے خالی ہاتھوں کو یوں دیکھ رہا تھا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی اس کے ہاتھ خالی ہیں۔

"مجھے ساری عمر افسوس رہے گا کہ میں نے تم جیسے بہترین شخص کو گولی ماری ہے" ۔۔۔۔ میجر پرمود نے کہا۔

"اچھا گولی مارو گے ۔۔۔ کمال ہے۔ تمہیں چلانی آگئی ہے مشین گن"۔ عمران نے پلکیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے میجر پرمود نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ٹریگر دبا دیا لیکن مشین گن سے ٹرچ کی آواز سنائی دی۔ اور ٹرچ کی آواز ابھرتے ہی عمران ایک بار پھر فضا میں اچھلا اور دوسرے لمحے حیرت سے مشین گن کو دیکھتا ہوا میجر پرمود چیخ مار کر سائیڈ کے بل دو قدم دور جا گرا مشین گن ایک بار پھر عمران کے ہاتھوں میں تھی۔

"دیکھو یہ ۔۔۔ اس طرح چلاتے ہیں مشین گن" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ریٹ ریٹ کی آوازوں سے وہ دونوں آدمی جو تیزی سے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گنوں کی طرف جھپٹ رہے تھے چیختے ہوئے دیواروں سے جا لگے۔ گولیاں ان کے پیروں کے قریب فرش پر پڑی تھیں۔

اسی لمحے عمران ایک بار پھر اچھلا اور اس بار وہ صفدر کی کرسی کے پیچھے کھڑا تھا۔ دوسرے لمحے کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی کرسی

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

کے بازوؤں پر موجود لوہے کی پتیاں غائب ہو گئیں اور صفدر بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس نے قریب پڑی ہوئی ایک مشین گن اٹھا لی۔ اور تیزی سے پیچھے ہٹتا گیا۔

"کیا تم جادوگر ہو ۔۔۔ ؟ میری بار بھی مشین گن کیوں نہیں چلی" ۔۔۔ پرمود نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میجر پرمود ۔۔۔ انسانی ذہن سے بڑا جادو اور کوئی نہیں ہوتا۔ مجھے معلوم تھا کہ جیسے ہی میں شکریہ ادا کرنے کے لئے جھکوں گا۔ تم نے مجھ سے مشین گن چھیننی ہے ۔۔۔ تمہاری پھرتی واقعی قابل داد ہے۔ لیکن میں نے سیفٹی کیچ چڑھا دیا تھا۔ اس لئے جب تم نے فائر کیا تو سیفٹی کیچ چڑھا ہونے کی وجہ سے خالی ٹرپ کی آواز نکلی اور اس آواز نے تمہیں ایک لمحے کے لئے چونکا دیا ۔۔۔ چنانچہ دوسرا لمحہ میرا تھا اور ظاہر ہے سیفٹی کیچ ہٹانے میں دیر تو نہیں لگتی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے وضاحت کی۔

"تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو ۔۔۔ میرے تصور سے بھی زیادہ حیرت انگیز" ۔۔۔ پرمود نے کہا۔

"اچھا اب ہم چلتے ہیں ۔۔۔ بارہ گھنٹوں کی مہلت آخری ہوگی۔ یہ سوچ لو" ۔۔۔ عمران نے صفدر کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور وہ دونوں تیزی سے باہر نکلے اور دوسرے لمحے دروازہ باہر سے بند ہو گیا۔

دروازہ بند ہوتے ہی میجر پرمود اور توفیق دونوں انتہائی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھے۔ اسی لمحے باہر سے چیخوں کی آوازیں سنائی

دیں۔ توفیق نے جیب سے ماسٹر کی نکالی اور دروازہ کھول کر وہ دونوں باہر آ گئے۔

عمران اور صفدر راہداری میں کھڑی کار سمیت پھاٹک سے باہر جا رہے تھے۔ پھاٹک کھلا ہوا تھا اور کار میجر پرمود اور توفیق کے سامنے ہی سڑک پر مڑ رہی تھی۔ برآمدے کے پاس ہی ان کے دو ساتھی اوندھے منہ گھاس پر پڑے ہوئے تھے۔ ان کے سروں پر گومڑ سے ابھرے ہوئے تھے۔

توفیق تیزی سے ان کی طرف بڑھا جبکہ میجر پرمود ہونٹ بھینچتا ہوا واپس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے وہ دو ساتھی جو کمرے کے اندر تھے منہ لٹکائے باہر نکل رہے تھے۔ پرمود انہیں نظر انداز کرتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔ یہ کمرہ دفتر کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ پرمود نے میز کے پیچھے رکھی ہوئی ریوالونگ چیئر کھینچی اور پھر اس پر بیٹھ کر اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے سپیشل زیرو وائرلیس نکال کر میز پر رکھ دیا۔ ابھی وہ دراز بند کر ہی رہا تھا کہ توفیق اندر داخل ہوا۔

"انہیں ہوش آ گیا ہے ۔۔۔ ؟" میجر پرمود نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ میں نے ان سے پوچھا کہ جب اندر فائرنگ ہو رہی تھی تو وہ اندر کیوں نہیں آئے ۔۔۔ تو انہوں نے بتایا کہ وہ یہی سمجھے تھے کہ فائرنگ ہمارے ساتھی ہی کر رہے ہیں اس لئے وہ مطمئن کھڑے رہے ۔۔۔ پھر اچانک ان کے سروں پر ضربیں لگیں اور وہ ڈھیر ہو گئے۔" توفیق نے میز کے سامنے بیٹھتے ہوئے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

"ان کا قصور نہیں ہے توفیق ! ۔۔۔ ساری صورت حال ہی حیرت انگیز

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

رہی ہے ——— وہ بھلا کیسے سوچ سکتے تھے کہ مشین گنوں سے تو تین افراد اندر ہوں ——— میجر پرمود بھی اندر ہو ——— ایک آدمی کرسی پر جکڑا ہوا ہو اور دوسرا بغیر ہتھیار کے ہو ——— اوہ پھر تو ان کی پوزیشن بدل جانے ——— مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا کہ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے"۔ میجر پرمود نے ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی سیٹ کرتے ہوئے کہا۔

"ویسے میجر ——— یہ عمران کم از کم انسان نہیں ہو سکتا ——— یہ یقیناً کوئی بدروح ہے" ——— توفیق نے ایسے انداز میں کہا جیسے اسے اپنی بات پر پورا یقین ہو۔

"کرنل ڈی کا اندازہ درست تھا ——— ہم نے واقعی اسے غلط سمجھا تھا۔ لیکن اب میں اس کی بات سمجھ گیا ہوں ——— اب تم دیکھنا کہ میجر پرمود اس کا کیا حشر کرتا ہے" ——— میجر پرمود نے سخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے فریکوئنسی سیٹ کر کے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ——— ہیلو ——— زیرو زیرو ناٹ کالنگ سی ٹی۔ اوور" ——— پرمود نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

لیکن کافی دیر تک کوشش کرنے کے باوجود دوسری طرف سے رابطہ قائم نہ ہو سکا۔ پرمود کے چہرے پر تشویش کے آثار ابھر آئے۔

"یہ سی ٹی جواب کیوں نہیں دے رہا" ——— میجر پرمود نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ کسی ایسی جگہ مصروف ہو جہاں اس کے پاس سپیشل زیرو ٹرانسمیٹر نہ ہو" ——— توفیق نے کہا اور میجر پرمود نے ہونٹ کاٹتے ہوئے میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور پھر لیڈی

طاہرہ کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔ دو تین بار گھنٹی بجنے کے بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"کون ———" لیڈی طاہرہ کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"زیرو زیرو ناٹ ———" پرمود نے اپنا کوڈ دوہراتے ہوئے کہا۔

"اوہ میجر ——— ہم تمہاری کال کے انتہائی بے چینی سے منتظر تھے"۔ لیڈی طاہرہ نے یکلخت پرجوش انداز میں کہا۔

"ہم سے کیا مطلب ———؟" میجر پرمود نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"کیپٹن طارق بھی میرے پاس موجود ہے ——— اور میجر ——— کیپٹن طارق نے حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے ——— وہ لیبارٹری سے پروفیسر بابر کی کو وسیٹ سمیت نکال لایا ہے اور پروفیسر بابر کی اس وقت کمرے میں بے ہوش پڑا ہوا ہے" ——— لیڈی طاہرہ نے کہا۔

"کیا کہہ رہی ہو ——— پروفیسر بابر کی کو لیبارٹری سے نکال لیا گیا ہے"۔ میجر پرمود لیڈی طاہرہ کی بات سن کر بری طرح اچھل پڑا۔

"ہاں میجر ——— تم خود کیپٹن طارق سے بات کر لو" ——— لیڈی طاہرہ نے کہا اور دوسرے لمحے رسیور پر کیپٹن طارق کی آواز ابھری۔

"میجر ——— میں سی ٹی بول رہا ہوں" ——— کیپٹن طارق کے لہجے میں بے پناہ جوش تھا۔

"کیا طاہرہ سچ کہہ رہی ہے ———؟" میجر پرمود نے یقین نہ آنے والے لہجے میں پوچھا۔

"یس میجر ——— پروفیسر بابر کی کو فارمولے سمیت میں اڑا لایا ہوں۔ اور کسی کو علم نہیں کہ وہ ہمارے پاس ہے" ——— کیپٹن طارق نے کہا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"تفصیل بتاؤ" ـــــ میجر پرمود نے پوچھا۔

اور پھر کیپٹن طارق نے شروع سے لے کر آخر تک ساری کہانی پوری تفصیل سے سنا دی۔

"اوہ! ـــ واقعی تم نے حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے ـــ میجر صولت کے میک اپ کی وجہ سے سب کچھ ممکن ہوا ہے۔ لیکن اب ملٹری انٹیلی جنس کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس بھی حرکت میں آ جائے گی ـــ اور لیڈی طاہرہ کی رہائش گاہ سیکرٹ سروس کی نظروں میں آ چکی ہے ـــ تمہیں بھی وہاں سے نکلتے ہوئے چیک کیا گیا تھا ـــ اس لئے تم ایسا کرو کہ فوراً پروفیسر بارک کو وہاں سے نکال کر سیدھے افشاں کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں پہنچا دو ـــ اس کوٹھی میں دو افراد موجود ہیں ـــ انہیں ریڈ روز یروٹا کا کوڈ بتا دینا ـــ وہاں سے پروفیسر بارک کو بنگلہ دیش لے جانے کے پورے انتظامات پہلے سے تیار کر لئے گئے تھے ـــ رات کو کسی وقت بھی اسے بنگلہ دیش پہنچا دیا جائے گا ـــ اور سنو! ـــ لیڈی طاہرہ کو ساتھ لے جانا ـــ ورنہ وہ لوگ اس پر بھوکے کتوں کی طرح ٹوٹ پڑیں گے ـــ اور سنو! ـــ پہلے اپنی نگرانی کو اچھی طرح چیک کر لینا۔ ہر طرح سے ـــ میں پندرہ منٹ بعد وہاں فون کر کے پوچھ لوں گا۔ اس کے بعد میں حرکت میں آؤں گا ـــ سب کام انتہائی احتیاط سے کرنا ـــ بے حد ہوشیاری سے" ـــ میجر پرمود نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے میجر! ـــ ایسا ہی ہوگا" ـــ کیپٹن طارق نے

بااعتماد لہجے میں کہا۔

"انتہائی احتیاط سے ـــ انتہائی احتیاط سے ـــ فوراً حرکت میں آ جاؤ۔ فوراً" ـــ میجر پرمود نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ مسرت سے کھل پڑا تھا۔

"کمال ہے ـــ کیپٹن طارق نے واقعی کارنامہ انجام دیا ہے۔ میں پروفیسر بارک کو سرحد پار پہنچا دوں ـــ پھر عمران کو بتاؤں گا کہ کام کس طرح ہوتا ہے" ـــ میجر پرمود نے مسرت آمیز اور فاتحانہ انداز میں کہا اور توفیق نے سر ہلا دیا۔ اب اس کا چہرہ بھی مسرت سے کھل اٹھا تھا۔

انہوں نے واقعی بازی جیت لی تھی۔ اور توفیق جانتا تھا کہ اگر پروفیسر بارک اس کوٹھی تک پہنچ گیا تو پھر آگے اسے کوئی نہ روک سکے گا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez

کرنل اسلم کا چہرہ غصے کی شدت اور تحقیق سے سرخ ہو چکا تھا۔ میجر صولت کی تباہ شدہ جیپ کا ملبہ اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔ میجر صولت کی یونیفارم کے ستارے جلتے ہوئے اور جیپ سامنے موجود تھے۔ جیپ کا ملبہ اس طرح پھیلا ہوا تھا جیسے اسے طاقتور بم سے اڑا دیا گیا ہو۔ ملٹری سپیشل ایجنسی کے دس افراد جیپ کے گرد موجود تھے۔ ڈیفنس کونسل کا سیکرٹری بھی وہاں پہنچ چکا تھا۔ اور سپیشل ڈیفنس لیبارٹری سے میجر جمال کو بھی بلا لیا گیا تھا۔ جیپ کے ملبے سے کوئی لاش وغیرہ برآمد نہ ہوئی تھی۔

"یہ کوئی سازش ہے کرنل!—آپ نے میجر صولت کو اس طرح پروفیسر بارکی کو لیبارٹری سے لے جانے کی اجازت کیوں دی—؟" ڈیفنس کونسل کے سیکرٹری نے دانت پیستے ہوئے کرنل اسلم سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"میجر صولت ایجنسی کا سب سے با اعتماد آدمی تھا جناب!—اور مجھے اب بھی یقین ہے کہ میجر صولت کے ساتھ کوئی واردات ہوئی ہے" کرنل اسلم نے جواب دیا۔

"آپ اپنے آپ کو دفاع میں دلائل مت دیجئے—آپ نے غیر ذمہ داری کی انتہا کر دی ہے—یہ ناقابل معافی ہے—آپ کو پتہ تھا کہ پروفیسر بارکی کس قدر اہمیت رکھتا ہے اور آپ نے ذرہ برابر بھی پرواہ نہیں کی—" ڈیفنس کونسل کے سیکرٹری نے غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ آگ بنا ہوا تھا۔ سپیشل ایجنسی نہ صرف اس کی وزارت کے انتظام میں تھی بلکہ اس نے ہی اس کے قیام کی تجویز بھی صدر مملکت سے منظور کرائی تھی۔ اور میجر کرنل اسلم کا انتخاب بھی اسی نے کیا تھا۔ کرنل اسلم اس کا دور کا رشتہ دار تھا۔ سیکرٹ سروس کی ذمہ داری بھی اس مسئلے میں اس نے صدر مملکت سے کہہ کر ختم کرایا تھا۔ اس نے صدر مملکت کو یقین دلایا تھا کہ سیکرٹ سروس کی ضرورت نہیں ہے اور ایکسٹو نے بھی اس کام میں زیادہ دلچسپی نہ لی تھی اس لئے صدر مملکت نے سیکرٹ سروس کی ذمہ داری ختم کر کے دوبارہ سپیشل ایجنسی کو ذمہ داری سونپ دی تھی۔ اور اب جو صورت حال سامنے تھی سیکرٹری کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اپنا سر پیٹ لے۔ اپنے بال نوچ لے۔ اب وہ صدر مملکت کو کیا جواب دے گا۔ اسے اب خود اپنی سیٹ کی فکر پڑ گئی تھی۔

"آپ فکر نہ کریں جناب!—میں پروفیسر بارکی کو ڈھونڈ نکالوں گا۔" کرنل اسلم نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"کہاں ڈھونڈ نکالو گے" ——— سیکرٹری نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا اور وہ تیزی سے اپنی کار کی طرف لپکا۔ جس میں ایمرجنسی ٹرانسمیٹر نصب تھا۔ وہ فوری طور پر صدر مملکت سے بات کرنا چاہتا تھا تاکہ کسی اور ذریعے سے صدر مملکت تک بات نہ پہنچے ورنہ ہو سکتا تھا کہ صدر مملکت اُسے ہی معطل کر دیں۔ اس نے ہاتھ اندر کر کے ٹرانسمیٹر کا مائیک باہر نکالا اور جلدی سے مائیک کے ساتھ ہی لگے ہوئے بٹن پر ماسٹر سپیشل فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔

"ہیلو ——— ہیلو ——— راحت سیکرٹری ڈیفنس کونسل کالنگ پریذیڈنٹ ہاؤس ——— ایمرجنسی۔ اوور" ——— فریکوئنسی سیٹ کر کے سیکرٹری نے بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"کیا معاملہ ہے ——— میں پرسنل سیکرٹری بول رہا ہوں ——— صدر مملکت اہم میٹنگ میں مصروف ہیں۔ اوور" ——— دوسری طرف سے صدر کے پرسنل سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"موسٹ ایمرجنسی پلیز ——— فوراً صدر صاحب سے بات کرائیں ——— پروفیسر بارکی کو اغوا کر لیا گیا ہے۔ اوور" ——— سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ! ——— پروفیسر بارکی کو اغوا کر لیا گیا ہے ——— میں رابطہ کراتا ہوں۔ اوور" ——— دوسری طرف سے پرسنل سیکرٹری نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ——— پریذیڈنٹ اٹنڈنگ۔ اوور" ——— چند لمحوں بعد صدر مملکت کی بھاری آواز سنائی دی اور سیکرٹری نے حتی الوسع اپنے آپ کو اور

کرنل اسلم کو بتانے کی کوشش کی۔ تب اس نے پروفیسر بارکی کے اغوا اور جیپ کی تباہی کی کہانی مختصر طور پر بیان کر دی۔

"اس کا مطلب ہے کہ سپیشل ایجنسی واقعی احمقوں کا ٹولہ ہے میں ابھی ایجنسی کو معطل کر رہا ہوں ——— وہ سب ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو رپورٹ کریں ——— کرنل اسلم آج سے ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو رپورٹ کریں گے ——— اور کیس میں سیکرٹ سروس کو منتقل کر رہا ہوں۔ اوور" ——— صدر مملکت نے انتہائی غصیلے انداز میں بات ختم کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر ——— جیسے آپ کا حکم سر ——— اوور" ——— سیکرٹری نے مودبانہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سیکرٹری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کے دل میں مسرت کی ایک لہر سی چلنے لگی تھی۔ اُسے دراصل خطرہ تھا کہ کہیں صدر مملکت غصے میں آ کر اسے بھی ساتھ ہی معطل نہ کر دیں۔ لیکن انہوں نے صرف سپیشل ایجنسی کی معطلی تک ہی معاملہ محدود رکھا تھا اس طرح وہ خود بچ گیا تھا۔ اس کے بعد اس نے کرنل اسلم اور ایجنسی کے اعلیٰ افراد کو صدر مملکت کے احکامات بتا دیئے۔

"یہاں موقع پر ایک آدمی تو رہ جائے" ——— کرنل اسلم نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ——— سیکرٹ سروس والے خود ہی سنبھال لیں گے" ——— سیکرٹری نے کہا اور وہ سب منہ لٹکائے اپنی جیپوں میں بیٹھ کر ملٹری انٹیلی جنس کے دفتر کی طرف چل دیئے۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

کرنل اسلم اپنی کار چلاتا ہوا ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈکوارٹر کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ اس کا ذہن زلزلے کی زد میں آیا ہوا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ ملٹری انٹیلی جنس کا چیف اس کا بدترین مخالف ہے۔ وہ اُسے جی بھر کر ذلیل کرے گا۔ کوئی موقع نہ چھوڑے گا۔ لیکن معاملہ ہی ایسا بن گیا تھا کہ صورت حال اس کے کنٹرول سے باہر ہو گئی تھی۔ اُسے بار بار میجر صولت کا خیال آ رہا تھا جس کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا تھا۔ اُسے اب تک یقین نہ آ رہا تھا کہ میجر صولت اس قسم کی حرکت کر سکتا ہے۔

یہی سوچتے ہوئے اس نے جیسے ہی کار ایک چوراہے سے دائیں طرف موڑی اُسی کی نظریں پاس سے گزرتی ہوئی ایک سرخ رنگ کی کار پر پڑیں اور دوسرے لمحے اس کے ذہن میں ایک چھناکا سا ہوا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جو لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اس کا چہرہ اُسے مانوس سا لگا۔ اس نے کار آہستہ کر لی۔ اور پھر اسے یاد آ گیا کہ اس لڑکی کا نام رضیہ ہے اور یہ بنگالیہ کی ایجنٹ ہے۔ اس کی تصاویر اس نے دیکھی ہوئی تھیں اور اس کے ساتھ ہی اُسے یاد آ گیا کہ رضیہ کو بنگالیہ اور پاکیشیا کی سرحد پر پکڑا گیا ۔۔۔ اور ملٹری انٹیلی جنس کے ایک خفیہ اڈے میں لے جایا گیا تو وہاں ایک مشکوک آدمی بھی پکڑا گیا جو کہ پاکیشیا فوج کے کیپٹن کی یونیفارم میں تھا۔ میجر صولت ان دنوں وہیں تھا اور پھر میجر صولت اس لڑکی اور اس مشکوک آدمی کو ساتھ لے کر سپیشل ایجنسی کے ہیڈکوارٹر آ رہا تھا کہ جیپ کے ایکسیڈنٹ میں وہ مشکوک آدمی ختم ہو گیا۔ رضیہ فرار ہو گئی اور میجر صولت معمولی سا زخمی ہو کر واپس آ گیا۔ اس کے بعد اس نے بے حد کوشش کی لیکن اس لڑکی کا پتہ نہ چل سکا اور آج وہی لڑکی اسے کار میں جاتی دکھائی دے گئی تھی۔ عام حالات میں وہ شاید اتنا خیال نہ کرتا۔ لیکن میجر صولت کے موجودہ واقعہ کی وجہ سے ساری بات اس کے ذہن میں آ گئی۔ وہ سرخ رنگ کی کار مخالف سمت میں چلی گئی تھی۔ لیکن کرنل اسلم جانتا تھا کہ سڑک دو میل تک سیدھی جا کر اس کے بعد افشاں کالونی میں پہنچ جاتی ہے۔ یہ لڑکی لازماً افشاں کالونی میں جا رہی ہو گی۔

چنانچہ اس نے کار انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھایا اور پھر ایک راستے پر اس نے کار ڈال دی۔ اسے معلوم تھا کہ یہ کچا راستہ جو نہر کے ساتھ ساتھ چلا جاتا تھا افشاں کالونی تک پہنچ جاتا ہے اور فاصلہ بھی کم ہے۔ اس طرح وہ اس لڑکی سے پہلے افشاں کالونی پہنچ جائے گا۔ وہ کم رفتار سے افشاں کالونی کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ ہر صورت میں اس لڑکی کو گرفتار کر کے ساتھ لے جائے گا تاکہ پھر تو اس کی بچت ہو جاتی۔

تھوڑی دیر بعد ایک پل کراس کر کے وہ افشاں کالونی میں داخل ہو گیا پھر افشاں کالونی کے پہلے چوک پر پہنچ کر اس نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔

تھوڑی ہی دیر بعد اسے دور سے سرخ رنگ کی کار آتی دکھائی دی اور پھر کار اس کے سامنے سے گزر کر آگے بڑھ گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر وہ لڑکی تھی۔ اس بار کرنل اسلم نے اسے غور سے دیکھا تھا اب اسے یقین ہو گیا تھا۔ ابھی وہ اس کے پیچھے کار نکالنے ہی والا تھا کہ سرخ

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

رنگ کی کار ایک چھوٹی سی کوٹھی کے گیٹ پر جا کر رک گئی۔ لڑکی نے ہارن بجایا تو چھوٹی کھڑکی میں سے ایک نوجوان باہر نکلا۔ لڑکی نے اس سے کوئی بات کی اور پھر وہ نوجوان واپس غائب ہو گیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔ اور سرخ کار اندر لے گئی۔ پھاٹک بند ہو گیا۔

کرنل اسلم نے کار آگے بڑھائی اور پھر وہ اس کوٹھی کے سامنے سے گزر گیا۔ وہ سرخ تھا کیونکہ گیٹ پر بلگارنیہ کا قومی نشان موجود تھا۔ جس کا مطلب تھا کہ یہ کوٹھی بلگارنیہ کے سفارت خانے سے متعلق ہے۔ اس لئے اس کوٹھی کو سفارت خانے کا تحفظ حاصل ہو گا۔ ایسی صورت میں کرنل اسلم بغیر کسی اجازت کے اندر نہ جا سکتا تھا۔ وہ کار آگے لے گیا اور پھر اس نے اسے موڑ کر کچھ فاصلے پر لے جا کر ایک سایہ میں روک دیا۔ ایک لمحے کے لئے اس نے سوچا کہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف سے بات کرے لیکن اسے معلوم تھا کہ ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے اول تو اس کی بات نہیں ماننی اور اگر مان بھی لی تو پھر سارا کریڈٹ وہ خود لے جائے گا۔ چنانچہ اس نے سیکرٹری داخلہ کو فون کرنے کا سوچا۔ وہ کار واپس لے جا کر ایک کیفے کے پاس پہنچا۔ کار روک کر وہ نیچے اترا۔ اور کیفے میں داخل ہو کر سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ وہ فوجی یونیفارم میں تھا اس لئے کاؤنٹر پر کھڑا نوجوان اسے دیکھتے ہی نہ صرف چونک پڑا بلکہ اس نے بڑے مودبانہ انداز میں اسے سلام کیا۔

"ایک فون کرنا ہے"۔۔۔ کرنل اسلم نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔۔۔ ضرور کریں سر"۔۔۔ نوجوان نے انتہائی مودبانہ لہجے

میں کہا اور ٹیلیفون سیٹ اس کی طرف کر دیا۔

"آپ ذرا دوسری طرف چلے جائیں۔۔۔ اٹس از سیکرٹ"۔۔۔ کرنل اسلم نے رسیور اٹھاتے ہوئے کاؤنٹر مین سے کہا اور کاؤنٹر مین سر ہلاتا ہوا کاؤنٹر سے نکل کر ایک طرف چلا گیا۔ کیفے ویسے بھی تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔ اکا دکا گاہک دور کی میزوں پر بیٹھے نظر آ رہے تھے۔ کرنل اسلم نے آہستگی کے ساتھ ادھر ادھر دیکھا اور پھر تیزی سے سیکرٹری داخلہ کے آفس کے نمبر گھما دیئے۔ لیکن دفتر سے اطلاع ملی کہ وہ اپنی رہائش پر چلے گئے ہیں تو کرنل اسلم نے رہائش گاہ کے نمبر ڈائل کئے۔

"ہیلو"۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔ یہ کسی ملازم کی آواز تھی۔

"سیکرٹری صاحب سے بات کرائیں۔ میں کرنل اسلم بول رہا ہوں"۔ کرنل اسلم نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ کیجئے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد سیکرٹری کی آواز گونجی۔

"یس راحت سپیکنگ"۔۔۔ سیکرٹری کے لہجے میں حیرت تھی۔

"سر! میں کرنل اسلم بول رہا ہوں"۔۔۔ کرنل اسلم نے کہا اور پھر اس نے لڑکی کے بلگارنیہ اور پاکیشیا کی سرحد پر پکڑے جانے سے اب اس کا بلگارنیہ سفارت خانے کی کوٹھی میں داخل ہونے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

"تم ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو فون کر دو۔۔۔ وہ انتظام کر دے گا"۔۔۔ سیکرٹری نے کہا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"سر ۔۔۔ ایک تو وہ مجھ سے خار کھاتا ہے ۔۔۔ دوسری بات یہ کہ اگر یہ لڑکی پکڑی گئی تو میرا کریڈٹ بن جائے گا ۔۔۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے سر ۔۔۔ کہ میجر صولت کی وجہ سے یہ لڑکی موجودہ واقعہ سے بھی ملوث ہو" ۔۔۔ کرنل اسلم نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے ۔۔۔ بالکل ایسا ہو سکتا ہے ۔۔۔ پھر اب کیا کیا جائے" ۔۔۔ سیکرٹری راحت نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"سر ۔۔۔ ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر سے سپیشل ایجنسی کے افراد کو یہاں بھیج دیں ۔۔۔ اور سفارت خانے میں چھاپے کا اتھارٹی لیٹر بھی بنوا لیں" ۔۔۔ کرنل اسلم نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں فون کر دیتا ہوں ۔۔۔ تمہارے آدمی پہنچ جائیں گے ۔۔۔ اور اتھارٹی لیٹر لے کر میں خود آ رہا ہوں ۔۔۔ میں خود اس ریڈ میں شریک ہوں گا ۔۔۔ انتظار کرو" ۔۔۔ سیکرٹری راحت نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

کرنل اسلم نے سر ہلاتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کیبن سے باہر آ گیا۔ دور سے اسے وہ کوٹھی نظر آ رہی تھی جس میں وہ لڑکی گئی تھی۔ اس کا پھاٹک بدستور بند تھا۔ کرنل اسلم ایک ستون کی سائیڈ میں اس طرح کھڑا ہو گیا کہ اگر کوٹھی کے اندر سے کوئی دیکھے تو اس کی نظر اس پر نہ پڑ سکے۔ البتہ وہ خود کوٹھی کو چیک کر رہا تھا۔

پھر اس سے پہلے کہ اس کے آدمی پہنچتے، ایک ٹیکسی اس کوٹھی کے گیٹ کے سامنے آ کر رکی اور اس میں سے ایک نوجوان باہر نکل آیا۔ ٹیکسی اسے وہاں چھوڑ کر آگے چلی گئی۔ نوجوان نے کال بیل کا بٹن دبا دیا

وہ بڑے چونکنے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ مشکوک آدمی ہے اور اسی لمحے کرنل اسلم کو ایک خیال آیا تو وہ چونک پڑا۔ نوجوان کا قد و قامت بالکل میجر صولت جیسا تھا حتیٰ کہ بالوں کا رنگ اور سٹائل بھی وہی تھا لیکن لباس اور شکل و صورت بدلی ہوئی تھی۔ چند لمحوں بعد وہ نوجوان بھی کوٹھی کے اندر چلا گیا۔

اسی لمحے دو جیپیں کیبن کے سامنے آ کر رکیں۔ یہ سپیشل ملٹری ایجنسی کے افراد تھے۔ کرنل اسلم آگے بڑھا اور اس نے انہیں کوٹھی کو چاروں طرف سے گھیر لینے کی ہدایات دیں اور وہ سب لوگ ایک ایک کر کے کوٹھی کی طرف چل پڑے۔ صرف دو میجر اس کے پاس رک گئے۔

تھوڑی دیر بعد سیکرٹری کی کار بھی وہاں پہنچ گئی۔ کرنل اسلم نے آگے بڑھ کر اس کا استقبال کیا اور پھر اس نے وہ کوٹھی دکھا دی۔

"کیا آپ ریڈ کرو گے ۔۔۔ یا سرکاری طور پر اندر جائیں" ۔۔۔ سیکرٹری راحت نے بڑے پرجوش انداز میں پوچھا۔ وہ بھی شاید اب اپنے آپ کو سیکرٹ ایجنٹ تصور کر رہا تھا۔

"سر ۔۔۔ سفارت خانے کا مسئلہ ہے اس لئے ہمیں سرکاری طور پر اندر جانا ہو گا ۔۔۔ باقی آدمی ہم نے کوٹھی کے گرد پھیلا دیئے ہیں اندر سے کوئی باہر نہ جا سکے گا" ۔۔۔ کرنل اسلم نے کہا۔

"ٹھیک ہے چلو" ۔۔۔ سیکرٹری راحت نے کہا اور کرنل اسلم کے اشارے پر دونوں میجر جو مشین گنوں سے مسلح تھے ان کے پیچھے چلے اور وہ سیدھے پھاٹک پر پہنچ گئے۔

کرنل اسلم نے کال بیل کے بٹن پر انگلی رکھ دی اور اس وقت تک

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

نہ شاید جب تک کہ کھڑکی کھل کر ایک نوجوان نے باہر نہ جھانکا۔ کرنل اسلم نے کھڑکی سے سر نکلتے ہی اُسے زور سے دھکیلا اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے اندر داخل ہو گئے۔ وہ نوجوان دھکا کھا کر زمین پر گر گیا۔ ان سب کے اندر داخل ہوتے ہی وہ تیزی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"خبردار! —— اگر آواز نکالی" —— کرنل اسلم نے غراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اُسے مشین گنوں کی زد میں لئے تیزی سے برآمدے میں پہنچ گئے جیسے ہی وہ برآمدے میں پہنچے۔ اسی لمحے ایک آدمی راہداری سے باہر نکلا۔ مگر ایک میجر نے اُسے گھیر لیا۔

"خبردار! —— ہمارا تعلق سپیشل ایجنسی سے ہے" —— کرنل اسلم نے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ سفارت خانے کی کوٹھی ہے —— آپ اندر نہیں آ سکتے" —— راہداری سے آنے والے آدمی نے چیختے ہوئے کہا۔ مگر کرنل اسلم نے اس کے منہ پر زوردار تھپڑ مارا اور پھر وہ تیزی سے اندر راہداری کی طرف بڑھا اُسی لمحے وہ لڑکی ایک کمرے سے نکلتی دکھائی دی۔

"خبردار" —— کرنل اسلم نے چیختے ہوئے کہا اور ریوالور کا رُخ اس لڑکی کی طرف کر دیا۔ لڑکی ٹھٹھک کر رک گئی۔

"کون ہو تم —— ؟" لڑکی نے کہا۔

"ہاتھ اٹھا لو۔ ورنہ —— " کرنل اسلم نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ریڈ کاشن کا بٹن دبا دیا۔ یہ باہر موجود مسلح افراد کو اندر بلانے کا کاشن تھا۔ دونوں افراد کے ہاتھوں میں میجروں نے لپک ہتھکڑیاں ڈال دی تھیں۔ اور لڑکی کو کرنل اسلم نے کور کر رکھا تھا۔

پھر اس کی مشین گنوں کا رُخ بھی لڑکی کی طرف ہی تھا۔ لڑکی نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"اس نوجوان کو دیکھو! —— پوری کوٹھی کی تلاشی لو" —— کرنل اسلم نے چیخ کر کہا۔

"آخر یہ کیا ہو رہا ہے —— " لڑکی نے اس بار چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو! —— یہ سرکاری مسئلہ ہے" —— اس بار سیکرٹری رامت نے اپنا غصہ دکھایا وہ ابھی تک خاموش کھڑا تھا کیونکہ اس قسم کے چھاپے میں شمولیت کا اس کا پہلا موقع تھا اب باہر موجود افراد بھی اندر آ گئے اور وہ سب کوٹھی میں پھیل گئے۔

"یہی لڑکی ہے وہ —— ؟" سیکرٹری رامت نے کرنل اسلم سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں! —— یہی ہے" —— کرنل اسلم نے تیز لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر! —— پوری کوٹھی خالی ہے —— اور کوئی آدمی اندر نہیں ہے" ایک میجر نے واپس آ کر کہا

"یہ کیسے ہو سکتا ہے —— وہ نوجوان کہاں ہے جو میرے سامنے اندر آیا تھا —— ضرور اس کوٹھی میں کوئی خفیہ تہہ خانہ ہے —— تلاش کرو —— اور اگر وہ نوجوان کوئی غلط حرکت کرے تو گولی مار دینا" —— کرنل اسلم نے چیختے ہوئے کہا اور پھر اس کے اشارے پر ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اس لڑکی کے ہاتھوں میں بھی زبردستی ہتھکڑی ڈال دی۔

"تمہیں بھگتنا پڑے گا —— اس کوٹھی کو سفارتی تحفظ حاصل ہے

Great Fight Present by Hibuddiez.com

لڑکی نے بتایا اور تیزی سے کہا۔

"بھگت لوں گا" — کرنل احمد نے کہا اسی لمحے اچانک کوٹھی کے اندر سے تیز فائرنگ کی آوازیں سنائی دیں اور وہ چونک پڑا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے — فائرنگ کیسی ہے" — سیکرٹری داخلہ بھی فائرنگ کی آوازیں سن کر چونک پڑا۔

"اس نوجوان نے مزاحمت کی ہو گی" — کرنل احمد نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب ایجنسی کے افراد واپس آئے تو کرنل احمد بری طرح اچھل پڑا۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ اپنی جیپ کے دروازے میں چھت سے جا ٹکرایا ہو کیونکہ ایک آدمی کے کاندھے پر پروفیسر بابر لدا ہوا تھا جبکہ دو آدمیوں نے اس نوجوان کو پکڑا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگی ہوئی تھیں۔

"سر! — یہ تہہ خانے میں چھپا ہوا تھا۔ اس نے ہمارا ایک آدمی زخمی کر دیا ہے — وہاں تہہ خانے میں یہ بوڑھا بھی ایک بیڈ پر بے ہوش پڑا ہوا تھا" — ایک ممبر نے کہا۔

"اوہ! — اوہ سر! — یہ پروفیسر بابر ہے — پروفیسر بابر مل گیا ہے سر — زندہ باد" — کرنل احمد خوشی کے مارے ناچنے لگا۔

"واقعی کمال ہے — اوہ ویری گڈ! — اب میں صدر مملکت کو بتاؤں گا کہ میری قائم کردہ سپیشل ایجنسی کس طرح کام کرتی ہے" — سیکرٹری داخلہ نے کہا اور تیزی سے باہر کی طرف دوڑ پڑا۔ وہ شاید اپنی کار کی طرف جا رہا تھا تاکہ ٹرانسمیٹر پر صدر مملکت کو خوشخبری خود سنا سکے۔ اور ایجنسی کے افراد سیکرٹری کو اس طرح بچوں کی طرح دوڑتے دیکھ کر حیران ہو رہے تھے۔

"آپ میجر پرمود کو پہلے سے جانتے تھے" — صفدر نے کوٹھی سے باہر نکل کر پچھلے چوک پر کھڑی عمران کی کار تک پہنچتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں! — میں نے اس کی فائل دانش منزل کی لائبریری میں دیکھی تھی۔ خوش قسمتی سے وہ میک اپ میں نہ تھا — انتہائی تیز طرار اور عیار ایجنٹ ہے" — عمران نے کار کے رکتے ہی نیچے اترتے ہوئے کہا۔ وہ صفدر کی کار میں کوٹھی سے باہر نکلے تھے۔

"اب کیا پروگرام ہے" — صفدر نے پوچھا۔

"تم اس وقت تک اپنی کار سمیت یہیں رہو — جب تک ایکسٹو کسی اور ممبر کو نہ بھیج دے — میں جا کر ایکسٹو کو تفصیلات بتاتا ہوں۔ لیکن میجر پرمود تمہیں اور تمہاری کار کو اچھی طرح پہچانتا ہے اس لئے اگر اس کا تعاقب بھی کرنا پڑے تو انتہائی احتیاط سے کرنا — دوسرے

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

ممبر کو چونکہ وہ نہیں جانتا اس لئے ان کے آنے کے بعد آسانی رہے گی ۔۔۔ بہرحال اسے کسی صورت میں بھی نظروں سے اوجھل نہیں ہونا چاہیئے" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ انداز میں صفدر کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی اس طرح سنجیدگی بتا رہی ہے کہ آپ اسے بے حد اہمیت دے رہے ہیں ۔۔۔ اگر ایسی بات تھی تو انہیں اس طرح چھوڑنے کی کیا ضرورت تھی" ۔۔۔ صفدر نے کہا

"میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنی حسرتیں نکال لے ۔۔۔ تاکہ اُسے کوئی گلہ نہیں رہے گا کہ اسے کھل کھیلنے کا موقع نہیں ملا" ۔۔۔ عمران نے لاپرواہ سے لہجے میں جواب دیا اور تیزی سے اپنی کار میں بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھ گئی۔

دانش منزل پہنچ کر عمران نے کار روکی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم میں داخل ہو گیا۔

"عمران صاحب ۔۔۔ غضب ہو گیا ۔۔۔ پروفیسر بارکی کو لیبارٹری اغوا کر لیا گیا ہے" ۔۔۔ عمران کے اندر داخل ہوتے ہی بلیک زیرو نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"اغوا کر لیا گیا ہے ۔۔۔ وہ کیسے ۔۔۔؟" عمران نے چونک کر پوچھا۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنیں ابھر آئی تھیں۔

"ابھی چند لمحے پہلے سر سلطان کا فون آیا تھا ۔۔۔ وہ سخت پریشان تھے ۔۔۔ انہوں نے کہا ہے کہ فوراً عمران کو ڈھونڈ کر اس سے بات کراؤ" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

عمران نے یہ سنتے ہی جلدی سے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور سر سلطان کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"ہیلو ۔۔۔ عمران بول رہا ہوں" ۔۔۔ سر سلطان کی آواز سنتے ہی اس نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ سر سلطان چونکہ اس وقت اپنی کوٹھی میں تھے اس لئے فون انہوں نے خود ہی اٹھایا تھا۔

"اوہ عمران بیٹے! ۔۔۔ غضب ہو گیا ہے ۔۔۔ تمہارے کہنے پر میں نے صدر مملکت سے بات کی تھی کہ سیکرٹ سروس کو ملٹری کے جھگڑوں میں نہ الجھایا جائے ۔۔۔ چنانچہ صدر صاحب نے پروفیسر بارکی کی حفاظت دوبارہ سپیشل ملٹری ایجنسی کو سونپ دی ۔۔۔ لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے ڈیفنس کونسل کے سیکرٹری راحت نے صدر کو براہ راست ٹرانسمیٹر کال کر کے بتایا ہے کہ سپیشل ملٹری ایجنسی کا میجر صولت لیبارٹری کا سیکیورٹی انچارج بن کر گیا اور وہاں سے پروفیسر بارکی کو کسی اہم بات چیت کا بہانہ کر کے ہیڈ کوارٹر لانے لگا ۔۔۔ جب وہ کافی دیر تک ہیڈ کوارٹر نہ پہنچا تو انہیں تشویش ہوئی۔ چنانچہ ایجنسی کے افراد کو بھیجا گیا تو پتہ چلا کہ میجر صولت کی جیپ راستے میں سڑک سے ہٹ کر درختوں کے ایک ذخیرے میں تباہ شدہ حالت میں کھڑی ہے ۔۔۔ اس کی حالت سے پتہ چلتا ہے کہ اُسے بم مار کر تباہ کیا گیا ہے۔ جیپ کے ملبے سے کوئی لاش نہیں ملی ۔۔۔ البتہ میجر صولت کی یونیفارم کی راکھ اور سٹار اس ملبے میں موجود تھے۔ کرنل اسلم وہاں خود پہنچا اور اس نے سیکرٹری راحت کو اطلاع دی ۔۔۔ سیکرٹری راحت نے صدر صاحب کو بتایا تو صدر صاحب نے پوری سپیشل ملٹری ایجنسی کو معطل کر دیا ہے۔ اور اب

Great Fight Hibuddiez.com

انہوں نے سرکاری طور پر یہ کیس سیکرٹ سروس کو منتقل کر دیا ہے۔ کیونکہ پروفیسر بارکی اور اس کے فارمولے کی بے حد اہمیت ہے اور پھر ان کے اس طرح اغوا ہو جانے سے شوگران حکام کے ساتھ تعلقات میں پیچیدگیاں پیدا ہو سکتی ہیں ——— کیونکہ پروفیسر بارکی کے میجر صولت کے ساتھ جانے کے بعد اغوا ہو جانے پر شوگران حکام کا خیال ہے کہ پاکیشیا کی نیت خراب ہو گئی ہے اس لئے اس نے جان بوجھ کر پروفیسر بارکی کو چھپا لیا ہے تاکہ وہ یہ فارمولا خود اپنے طور پر تیار کر سکے۔ اس لئے صدر صاحب بے حد پریشان ہیں ——— وہ چاہتے ہیں کہ پروفیسر بارکی کو جلد از جلد برآمد کیا جائے" ——— سر سلطان نے تقریباً ایک ہی سانس میں ساری بات کہہ ڈالی۔ یہ ان کی انتہائی پریشانی کی دلیل تھی وہ جب بے حد پریشان ہوتے ہیں تو اسی طرح بغیر سانس لئے ہی بولتے چلے جاتے تھے۔

"ٹھیک ہے ——— میں دیکھتا ہوں" ——— عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"وہ تنویر وغیرہ جو وہاں موجود تھے ——— ؟" عمران نے رسیور رکھتے ہی بلیک زیرو سے پوچھا۔

"آپ نے چونکہ میرے سامنے سر سلطان سے اس بارے میں بات کی تھی ——— اس لئے جب تنویر کا فون آیا کہ سپیشل ملٹری ایجنسی ان سے چارج لینا چاہتی ہے تو میں نے انہیں واپس بلا لیا تھا" ——— بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہوں! ——— اس کا مطلب ہے کہ لمبی چوٹ ہو گئی" ——— عمران

نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر میز کے کنارے پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر پر تیزی سے فریکوئنسی سیٹ کرنا شروع کر دی۔ فریکوئنسی سیٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ——— ہیلو ——— ایکسٹو کالنگ ۔ اوور" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس ——— صفدر اٹنڈنگ سر ۔ اوور" ——— چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"تمہیں عمران کی رپورٹ مل گئی ہے ——— میجر پرمود یا اس کا کوئی آدمی باہر تو نہیں آیا ۔ اوور ——— ؟" عمران نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"نہیں سر ——— ابھی تک کوئی بھی باہر نہیں نکلا ۔ اوور" ——— صفدر نے جواب دیا۔

"ہوشیار رہنا ——— میں بلیک زیرو اور تنویر کو بھیج رہا ہوں ——— تم انہیں ٹیک اپ کر کے ان کے ساتھ رہو گے ——— میجر پرمود کو میرے آنے تک کسی صورت میں بھی نظروں سے اوجھل نہیں ہونے دینا۔ اوور" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر ——— اگر ضرورت پڑی تو میں اپنی کار وہیں چھوڑ کر تنویر والی کار میں بیٹھ جاؤں گا ۔ اوور" ——— صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ——— اوور اینڈ آل" ——— عمران نے کہا ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جلدی سے دوبارہ ٹیلیفون کا رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"جولیا سپیکنگ" ___ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ___ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ___ جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"تم تنویر کو اپنے ہمراہ لے کر افشاں کالونی کے پہلے چوک پر پہنچ جاؤ ___ صفدر وہاں اپنی کار میں موجود ہو گا ___ وہاں کوٹھی نمبر بارہ میں بلگارنیہ کا ایک خطرناک ترین ایجنٹ میجر پرمود اپنے ساتھیوں سمیت موجود ہے ___ تم نے اس کی مکمل نگرانی کرنی ہے۔ انتہائی احتیاط سے ___ باقی تفصیلات تمہیں صفدر بتا دے گا ___ تم اور تنویر اپنی اپنی کار میں جاؤ گے ___ فوراً پہنچ جاؤ" ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے ایک طویل سانس لیا۔

"میجر پرمود! ___ کیا وہ ایجنٹ زیرو زیرو ناٹ" ___ ؟ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا

"ہاں طاہر! ___ وہی زیرو زیرو ناٹ ___ لیکن اب میں اس کو زیرو زیرو ون کرنے کی سوچ رہا ہوں ___ اس طرح ایک تو اس کی ترقی ہو جائے گی ___ دوسرا کم از کم ایک زیرو کا اور اضافہ ہو جائے گا ___ یعنی زیرو زیرو زیرو ون بھی پڑھا جا سکے گا" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"وہ تو انتہائی خطرناک ایجنٹ ہے ___ کیا وہ پروفیسر بارکی کے سلسلے میں یہاں آیا ہے" ___ بلیک زیرو نے پوچھا اور عمران نے لیڈی طاہرہ کے فلیٹ میں آمد سے لیکر میجر پرمود تک ہمراز کی تفصیلات بلیک زیرو کو بتا دیں۔

"اوہ! ___ اس کا مطلب ہے کہ لیڈی طاہرہ اس کی ساتھی ہے" ___ بلیک زیرو نے کہا

"ارے ہاں ___ مجھے تو خیال ہی نہیں آیا ___ اس کی بھی نگرانی ہونی چاہئے تھی ___ اور اس کے لئے تنویر سب سے مناسب رہتا۔ لیکن چلو [illegible] کو کہہ دو ___ وہ شریف آدمی ہے۔ طاہرہ اس کے ہاتھوں [illegible] ہو سکے گی ___ [illegible]" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔ ظاہر ہے عمران نے اس کے نام [illegible] خوبصورت چوٹ کی تھی۔

"ہاں ٹھیک ہے ___ طاہرہ" ___ بلیک زیرو نے ٹیلیفون کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے پوچھا۔

"ارے یہ تو میں نے پوچھا ہی نہیں ___ وہ تو صفدر کو معلوم ہو گا ___ لیکن چھوڑو ___ ان حالات میں طاہرہ کی کیا ضرورت ہے۔ خوامخواہ بے وقوف کا [illegible] اٹھاتے پھریں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ الماری کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک فائل اٹھائے واپس آیا۔ اس فائل پر پرمود زیرو زیرو ناٹ اور بلگارنیہ کے الفاظ نمایاں طور پر نظر آ رہے تھے۔

"آپ پروفیسر بارکی کی برآمدگی کے لئے کچھ نہیں کر رہے" ___ ؟ بلیک زیرو نے اس کے کرسی پر بیٹھتے ہی کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے میجر پرمود تک پروفیسر بارکی کے اغوا کی اطلاع پہنچ گئی ___ اس کے بعد کوئی لائن آف ایکشن ملے گی" ___ عمران

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور فائل کھول کر پڑھنے میں مصروف ہو گیا۔

"اگر میجر پرمود اس اغوا میں ملوث ہوتا تو پھر اسے اس لیبارٹری کا پتہ پوچھنے کی کیا ضرورت تھی جس میں پروفیسر بارکی کو رکھا گیا تھا"۔۔۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے چونک کر فائل بند کر دی۔

"اوہ ہاں۔۔۔ تمہاری بات بھی درست ہے۔۔۔ مجھے تو اس کا خیال نہیں آیا۔۔۔ واقعی اگر میجر پرمود اس اغوا میں ملوث ہوتا تو پھر اسے لیبارٹری کا پتہ پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔۔۔ تو پھر یہ میجر صولت کس کے لئے کام کر رہا تھا"۔۔۔ عمران نے فائل میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

"پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میجر صولت دشمنوں کا آدمی نہ ہو۔۔۔ بلکہ اسے بھی ساتھ ہی اغوا کر لیا گیا ہو۔۔۔ اور مجرموں نے صرف دھوکہ ڈالنے کے لئے اس کی یونیفارم کی قمیض اتار کر جیپ میں ڈال دی ہو"۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں۔۔۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ لیکن یہ دوسری پارٹی کون سی ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کمرے میں چند لمحوں کے لئے خاموشی طاری ہو گئی۔ دونوں شاید اس بارے میں سوچنے میں مصروف تھے کہ اچانک میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان کی آواز سنائی دی۔ ان کے لہجے میں عجیب سا جوش تھا جس کی وجہ سے

عمران چونک پڑا۔

"کیا کوئی نئی مملکت فتح کر لی ہے۔۔۔ جو اتنا جوش ہے لہجے میں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"اوہ عمران بیٹے تم۔۔۔ انتہائی حیرت انگیز خبر ہے۔ پروفیسر بارکی کو انشان کالونی کی ایک کوٹھی سے برآمد کر لیا گیا ہے"۔۔۔ سر سلطان نے کہا اور پھر انہوں نے تفصیل سے بتایا کہ سپیشل ایجنسی کے کرنل اسلم نے اپنے طور پر کوشش کی اور اسے اطلاع ملی کہ پروفیسر بارکی کو انشان کالونی میں رکھا گیا ہے۔ چونکہ صدر مملکت نے اسے اور سپیشل ایجنسی کو معطل کر رکھا تھا۔ اس لئے اس نے سیکرٹری ڈیفنس کونسل سے رابطہ قائم کر کے اس کوٹھی پر جس کا تعلق بلگارنیہ کے سفارت خانے سے تھا باقاعدہ اختیارات حاصل کر کے چھاپہ مارا اور وہاں سے پروفیسر بارکی کو بے ہوشی کے عالم میں برآمد کر لیا گیا۔۔۔ وہاں سے ایک لڑکی اور دو آدمیوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے جن میں سے ایک زخمی ہے۔ سیکرٹری نے صدر مملکت کو اطلاع دی جس پر صدر صاحب کے احکامات پر پروفیسر بارکی کو فوری طور پر دوبارہ لیبارٹری پہنچا دیا گیا ہے۔ سپیشل ایجنسی کو اس کارنامے کی وجہ سے دوبارہ بحال کر دیا گیا ہے۔ لیکن صدر مملکت نے احکامات جاری کئے ہیں کہ اب پروفیسر بارکی کی حفاظت سیکرٹ سروس ہی کرے گی جب تک فارمولا مکمل نہیں ہو جاتا۔۔۔ چنانچہ میں نے اسی لئے تمہیں اطلاع دی ہے کہ تم لیبارٹری کی حفاظت کا انتظام سنبھال لو۔ وہاں احکامات بھجوا دیئے گئے ہیں۔

"جو آدمی کوٹھی سے گرفتار ہوئے ہیں۔۔۔ وہ کہاں ہیں"۔۔۔ عمران

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

نے پوچھا۔

"وہ ملٹری انٹیلی جنس کی تحویل میں ہیں ۔۔۔ وہ ان سے پوچھ گچھ کرتے رہیں گے" ۔۔۔ سر سلطان نے جواب دیا۔

"انہیں بھی ہمارے چارج میں ہونا چاہئے ۔۔۔ تاکہ اس سازش کا پتہ لگایا جا سکے" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں ملٹری انٹیلی جنس کے چیف کو احکامات بھجوا دیتا ہوں ۔۔۔ تم اپنے آدمی بھیج کر انہیں اپنے چارج میں لے لینا ۔۔۔ لیکن عمران بیٹے ۔۔۔ اب پروفیسر بارک کو کسی صورت میں اغوا نہیں ہونا چاہئے ۔۔۔ یہ ہمارے ملک کے مفاد کے لئے انتہائی ضروری ہے" ۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"میں اسے اغوا پروف بنا دوں گا ۔۔۔ میرے پاس ایسا فارمولا موجود ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے" ۔۔۔ دوسری طرف سے سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"چلو ٹائیں ٹائیں فش ۔۔۔ پروفیسر بارک اغوا بھی ہوا ۔۔۔ برآمد بھی کر لیا گیا ۔۔۔ اور ہم یہاں بیٹھے سوچتے ہی رہ گئے" ۔۔۔ عمران نے پھیکی سی ہنسی ہنستے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ لیکن بٹن آن کرنے سے پہلے اس نے جولیا کی فریکوئنسی اس پر سیٹ کی۔ کیونکہ اس کا خیال تھا کہ صفدر اپنی کار چھوڑ کر جولیا کی کار میں آ گیا ہو گا۔

"ہیلو ۔۔۔ ہیلو ۔۔۔ ایکسٹو کالنگ ۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔۔۔ جولیا اٹنڈنگ ۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"کیا پوزیشن ہے ۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"سر ۔۔۔ ہم یہاں پہنچ چکے ہیں ۔۔۔ صفدر بھی اب میرے ساتھ موجود ہے ۔۔۔ کوئی بھی آدمی کوٹھی سے باہر نہیں نکلا ۔ اوور" جولیا نے کہا۔

"کوٹھی کی عقبی طرف سے بھی کسی کو نگرانی کے لئے بھیجا ہے ۔ اوور" عمران نے پوچھا۔

"یس سر ۔۔۔ تنویر عقبی طرف موجود ہے ۔ اوور" ۔۔۔ جولیا نے اب ... کہا

"صفدر سے کہو کہ وہ کوٹھی کے ٹیلیفون کو ٹیپ کرنے کا بندوبست کرے ۔۔۔ اس کی کار میں سامان موجود ہو گا ۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔۔۔ میری کار میں سامان موجود ہے ۔۔۔ میں ابھی ٹیپ کر دیتا ہوں ۔ اوور" ۔۔۔ اس بار صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ٹیلیفون ٹیپ کرنے کے بعد تم واپس اپنے فلیٹ میں چلے جاؤ۔ جولیا اور تنویر وہیں رہیں گے ۔۔۔ وہاں تمہیں نئی ہدایات دوں گا ۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میرے خیال میں اب لیبارٹری کی حفاظت کے لئے کیپٹن شکیل، صفدر، نعمانی اور چوہان کو بھیج دیا جائے ۔۔۔ کرنی تو وہاں نگرانی ہی ہے

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"اور تو کچھ نہیں کرنا" ــــــ عمران ٹرانسمیٹر آف کرتے ہوئے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں! ــــ وہاں تو صرف نگرانی ہی ہوگی ــــ لیکن اس میجر برہود کا کیا کرنا ہے" ــــــ بلیک زیرو نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کرنا کیا ہے ــــ بس نگرانی کرتے رہیں گے جب یہ پروفیسر سے نکلے گا تو تینچی لگا دیں گے" ــــــ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر بیزاری کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ یہ کیس ایسا بن گیا تھا جس میں سوائے بوریت کے اور کچھ نظر نہ آرہا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ میجر برہود لازماً پروفیسر بارکی کو اغوا کرنے کے لئے آیا ہو گا ــــ تو اب وہ لازماً لیبارٹری پر حملہ بول دے گا" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"لیبارٹری کے انتظامات اس قدر سخت ہیں کہ میجر برہود وہاں کچھ نہیں کر سکتا ــــ یہ تو میجر سولت کی وجہ سے پروفیسر باکی نکل گیا تھا" ــ عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ اس بار بھی کوئی ایسا ہی چکر چلائے" ــــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں! ــــ میں اس کی فطرت جانتا ہوں ــــ وہ ڈی ایجنٹ ہے اور ایسے ایجنٹ براہ راست وار کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ بس ٹھاہ ٹھاہ اور ٹھس ــــ جاسوسی ان کے بس کا روگ نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر میجر برہود نے حملہ بول دیا تو بس وہ یہ کرے گا کہ اسلحہ لیکر لیبارٹری پر ٹوٹ پڑے گا ــــ لیکن لیبارٹری میں داخلہ ناممکن ہے۔

بس باہر لڑ بھڑ کر رہ جائے گا اور اس کے لئے صفدر اور کیپٹن شکیل کافی ہیں" ــــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے ٹرانسمیٹر کی سیٹی بج اٹھی۔ عمران نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ــ ہیلو ــ صفدر کالنگ ــ اوور" ــــــ دوسری طرف سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو ــ اوور" ــــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر! ــ کوٹھی خالی پڑی ہوئی ہے ــــ میں ٹیلیفون ٹیپ کرنے کے لئے جب کھمبے پر چڑھا تو مجھے اندرونی صورت حال دیکھ کر شک ہوا۔ جس پر میں اور تنویر اندر گئے تو کوٹھی خالی پڑی ہے ــــ وہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے ــــ نجانے وہ کب اور کہاں سے نکل گئے ہیں۔ اوور" ــــــ دوسری طرف سے صفدر نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ سہما ہوا تھا۔ جیسے اسے خطرہ ہو کہ ایکسٹو اسے اس کوتاہی پر جھاڑ پلائے گا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ تنویر کے عقب میں پہنچنے سے پہلے ہی نکل گئے تھے ــــ ٹھیک ہے۔ تم سب واپس اپنے اپنے فلیٹوں میں پہنچو ــــ اوور اینڈ آل" ــــــ عمران نے کہا۔ اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی اور چہرے پر موجود بیزاری کی گرد جیسے یکلخت چھٹ گئی تھی۔

"تو جناب بلیک زیرو صاحب! ــــ اب زیرو جنگ شروع ہونے والی ہے ــــ تیار ہو جاؤ" ــــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زیرو جنگ ــــ کیا مطلب" ــــــ؟ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"یار تم کبھی کبھی تو واقعی اصل بلیک زیرو بن جاتے ہو — بلیک زیرو بمقابلہ زیرو زیرو ناٹن — زیرو جنگ ہی تو ہوگی اور کیا ہوگا" — عمران نے کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے" — بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اب مجھے خود لیبارٹری جانا پڑے گا — تاکہ میجر پرمود کا شاندار اور شایان شان استقبال کیا جا سکے" — عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ آدمی جو کوٹھی سے پکڑے گئے ہیں — ان کا کیا کرنا ہے؟" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ارے ہاں — انہیں تو میں بھول ہی گیا تھا — انہیں یہاں لانے کی بجائے میرے خیال میں وہیں جا کر ان سے پوچھ گچھ کر لی جائے تاکہ اگر وہ کام کے ہوں تو انہیں یہاں لایا جائے — ورنہ نہیں۔ ٹھیک ہے۔ تم باقی ٹیم کو لیبارٹری بھجوا دو — میں کیپٹن شکیل کو ساتھ لے کر فوری ادھر چلا جاتا ہوں — تم چیف کو بطور ایکسٹو ہماری آمد کی اطلاع دے دینا۔ ویسے تو وہ میرا بھی ذاتی واقف ہے۔ پھر بھی تمہاری طرف سے اطلاع اچھی ہے" — عمران نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

میجر پرمود کمرے میں بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ وہ بار بار مٹھیاں بھینچتا اور پھر ایک ہاتھ کی مٹھی زور سے دوسرے ہاتھ پر مارتا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور توفیق کمرے میں داخل ہوا۔ وہ مقامی سیٹ اپ چیف تھا۔

"کیا ہوا — ؟ کچھ پتہ چلا — ؟" پرمود نے چونک کر توفیق سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس سر — میں نے ساری تفصیلات کا پتہ چلا لیا ہے۔ افشاں کارلی کی کوٹھی پر ملٹری سپیشل ایجنسی نے چھاپہ مارا ہے — تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ ان کا ایک آفیسر جو کہ کرنل کی وردی میں تھا اس نے لیڈی طاہرہ کی کار اندر جانے کے بعد ایک کیبنے سے فون کیا — اس کے بعد ملٹری کی جیپیں اور ایک کار جس پر مرکزی حکومت کا فلیگ تھا وہاں پہنچیں — اس وقت تک کیپٹن طارق بھی کوٹھی کے اندر جا چکا

Great Fight Presen by Hibuddiez.com

تھا — وہاں انہوں نے ریڈ کیا چونکہ اس کوٹھی میں مسلح افراد موجود نہ تھے۔ صرف کیپٹن طارق نے مقابلہ کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ زخمی ہو کر پکڑا گیا اور تہہ خانے سے پروفیسر بارکی کو برآمد کر لیا گیا اس کے بعد پروفیسر بارکی کو واپس لیبارٹری پہنچا دیا گیا — جبکہ باقی گرفتار شدگان کو ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر لے جایا گیا ہے کیپٹن طارق ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں ہے — جبکہ لیڈی طاہرہ اور اس کوٹھی میں موجود دو افراد ملٹری انٹیلی جنس کی قید میں ہیں — سفارت خانے نے اس کوٹھی سے سرکاری طور پر لاتعلقی کا اظہار کر دیا ہے تاکہ ان پر کوئی حرف نہ آسکے — میں نے ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر کے متعلق بھی معلومات حاصل کر لی ہیں — یہ شہر کے شمالی حصے میں واقع چھاؤنی کے اندر خاکی رنگ کی ایک بڑی عمارت ہے" توفیق نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو پروفیسر بارکی واپس لیبارٹری پہنچ گیا ہے اور اس وقت غلطی یہ ہوئی کہ کیپٹن طارق سے لیبارٹری کا محل وقوع اور تفصیلات معلوم نہ کی جا سکیں — اس کا مطلب ہے کہ اب پہلے کیپٹن طارق اور لیڈی طاہرہ کو چھڑانا ہوگا — تب ہی ہم لیبارٹری پر چھاپہ مار سکتے ہیں" — میجر پرمود نے کہا۔

"یس سر — اس کے بغیر چارہ بھی نہیں" — توفیق نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے — تم اپنے ساتھیوں کو تیار کرو — تمام فوجی وردیاں پہن لیں۔ ہم براہ راست ایکشن کریں گے" — پرمود نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"لیکن باس — وہ تو بہت بڑی چھاؤنی ہے اور ہمیں ملٹری انٹیلی جنس کی عمارت تک پہنچنے سے پہلے ہی گھیر لیا جائے گا" — توفیق نے پریشان لہجے میں کہا۔

"کچھ بھی ہو — اب مجھ سے مزید برداشت نہیں ہوتا — میں یہاں کرسی پر بیٹھ کر صرف رپورٹیں سننے کا عادی نہیں ہوں۔ اس لئے جو بھی ہوگا۔ دیکھا جائے گا" — پرمود نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"میری ایک تجویز ہے — اگر آپ اس پر غور کر لیں" — توفیق نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"بولو" — پرمود نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میں نے ملٹری ایئرپورٹ کا ایک راؤنڈ لگایا ہے — وہاں چھاؤنی کے ہیلی کاپٹر موجود ہیں — اگر ہم وہاں سے ایک ہیلی کاپٹر اڑا لیں تو اس کے پائلٹ سے معلومات کر کے ہم سیدھے ملٹری انٹیلی جنس کی عمارت میں اتر سکتے ہیں — اور پھر وہاں سے لیڈی طاہرہ اور کیپٹن طارق کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے واپس لایا جا سکتا ہے — ہمارے ساتھی کار لے کر کسی بھی جگہ ٹھہر سکتے ہیں جہاں ہم ہیلی کاپٹر اتار کر بذریعہ کار یہاں پہنچ سکتے ہیں" — توفیق نے کہا۔

"ویری گڈ — یہ اور بھی اچھی تجویز ہے — ذرا شہر اور چھاؤنی کا نقشہ نکالو — ابھی سب کچھ طے کر لیتے ہیں" — میجر پرمود نے پرجوش لہجے میں کہا، اور توفیق نے جلدی سے میز کی دراز سے ایک بڑا سا نقشہ نکالا اور اسے میز پر بچھا دیا۔

Great Fight Prese by Hibuddiez.com

"یہ ہے چھاؤنی ۔۔۔ اور یہ عمارت ملٹری انٹیلی جنس کی ہے" توفیق نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"ملٹری ائیرپورٹ کہاں ہے ۔۔۔؟" پرمود نے پوچھا۔

"یہ ہے ۔۔۔ اور اس کے لئے ہمیں اس راستے سے پہلے چھاؤنی میں داخل ہونا ہوگا ۔۔۔ تب ہی یہ ائیرپورٹ نزدیک ترین پڑے گا" ۔۔۔ توفیق نے کہا۔

"گڈ! ۔۔۔ پھر ادھر جھیل اور کھیت پھیلے ہوئے ہیں۔ یہاں کسی بھی جگہ ہیلی کاپٹر اتارا جا سکتا ہے ۔۔۔ ٹھیک ہے یہ پلان بھی ٹھیک رہے گا ۔۔۔ تم اپنے ساتھیوں کو اچھی طرح سمجھا دو کہ وہ وہاں دو کاریں لے کر پہنچ جائیں ۔۔۔ نئے لباس اور میک اپ کا سامان بھی ساتھ لے جائیں ۔۔۔ میں اور تم لیفٹیننٹ طاہرہ اور کیپٹن طارق کو نکال کر یہاں پہنچیں گے اور پھر یہاں سے ہم علیحدہ علیحدہ کاروں میں واپس اپنی اس رہائش گاہ میں پہنچ جائیں گے ۔۔۔ ویسے تم نے اچھی طرح چیک کر لیا ہے۔ ہماری یہ رہائش گاہ تو سیکرٹ سروس کی نظروں میں نہیں ہے ۔۔۔؟" میجر پرمود نے کہا۔

"یس باس! ۔۔۔ میں نے اچھی طرح چیک کر لیا تھا ۔۔۔ جب ہم وہاں سے نکلے تھے ۔۔۔ تب بھی وہاں سرف دی سنڈر سامنے کے رخ موجود تھا ۔۔۔ اسے پتہ بھی نہیں چلا کہ ہم کب وہاں سے نکل گئے ۔۔۔ اب یہاں بھی چیک کر لیا گیا ہے۔ لائن بالکل کلیئر ہے" توفیق نے کہا۔

"اوکے! ۔۔۔ پھر میں لباس بدلتا ہوں ۔۔۔ تم بھی لباس وغیرہ بدلو اور اپنے ساتھیوں کو اچھی طرح تیار کر لو ۔۔۔ وہاں کاروں میں دو افراد رہنے چاہئیں۔ باقی یہاں رہیں گے۔ ان کے پاس سپیشل ٹرانسمیٹر ہوں گے ۔۔۔ تاکہ ایمرجنسی میں کام آسکیں ۔۔۔" پرمود نے مکمل ہدایات دیتے ہوئے کہا اور توفیق سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا تو میجر پرمود ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے قدموں میں بے پناہ مستعدی تھی جیسے اسے کسی قید سے رہائی ملنے والی ہو۔

تھوڑی دیر بعد جب میجر پرمود ڈریسنگ روم سے باہر نکلا تو وہ میجر کی وردی میں تھا۔ یونیفارم کے اندر اس نے مخصوص جیکٹ پہن رکھی تھی جس میں ہر قسم کا ضرورت کا چھوٹا اسلحہ موجود تھا۔ مقامی میک اپ کے بجائے صرف رنگ لگانے کے بعد اب اسے میجر پرمود کے طور پر نہ پہچانا جا سکتا تھا۔

اسی لمحے توفیق اندر داخل ہوا۔ وہ بھی کیپٹن کی وردی میں ملبوس تھا اور مکمل طور پر تیار تھا۔

"سب تیار ہیں سر" ۔۔۔ توفیق نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔۔۔ آؤ" ۔۔۔ میجر پرمود نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ایک نیلے رنگ کی کار میں بیٹھے کوٹھی سے نکلے اور تیزی سے ائیرپورٹ سے ملحقہ علاقے کی طرف بڑھنے لگے۔ توفیق ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جب کہ میجر پرمود ساتھ والی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔

مختلف سڑکوں سے گذرنے کے بعد توفیق کار کو چھاؤنی کی سائیڈ روڈ سے گذارتا ہوا اس کے عقب میں لے گیا۔ اور پھر انہیں دور سے

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

چیک پوسٹ نظر آنے لگی۔

"میرا نام میجر ظفر ہے ــــ تم کیپٹن توفیق ہی رہو گے" ــــ پرمود نے چیک پوسٹ دیکھتے ہی سنبھل کر بیٹھتے ہوئے کہا۔ اور توفیق نے سر ہلا دیا۔

چند ہی لمحوں بعد کار چیک پوسٹ کے ہرڈل راڈ کے سامنے پہنچ کر رک گئی۔ وہاں موجود ایک کیپٹن اور دو سپاہی تیزی سے کار کی طرف بڑھے۔

"کیپٹن! ــــ ہم سپیشل ڈیوٹی پر ہیں ــــ اٹ از ٹاپ سیکرٹ سکی مشن" ــــ پرمود نے بڑے باوقار اور تحکمانہ لہجے میں قریب آتے ہوئے کیپٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یاس سر" ــــ کیپٹن نے پھرتی سے سیلوٹ مارتے ہوئے کہا

"نو یاس ــــ آگے سے ــــ اٹ از ٹاپ سیکرٹ سکی مشن" ــــ پرمود نے سخت لہجے میں کہا۔

"نام سر ــــ تاکہ رجسٹر میں اندراج کیا جا سکے" ــــ کیپٹن نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"میجر ظفر اور کیپٹن توفیق آف آرمی ــــ آگے سکی مشن ٹاپ سیکرٹ لکھ دینا" ــــ پرمود نے جواب دیا اور کیپٹن نے سر ہلاتے ہوئے سیلوٹ کیا اور ساتھ ہی اس نے ہرڈل راڈ ہٹانے کا اشارہ کیا۔ ہرڈل راڈ اٹھتے ہی توفیق نے کار آگے بڑھا دی اور کیپٹن تیزی سے سائیڈ کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ سکی مشن کیا ہوا سر ــــ ؟" توفیق نے ایئرپورٹ کی طرف

جاتے ہوئے ہنس کر کہا۔

"یہ پاکیشیا کی ملٹری کا سپیشل کوڈ ہے ــــ ٹاپ سیکرٹ مشنز کے لئے انہوں نے یہی جنرل کوڈ رکھا ہوا ہے" ــــ میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

چند لمحوں بعد ان کی کار ایئرپورٹ کی حدود میں داخل ہو گئی۔

"وہ سامنے رن وے پر ایک ہیلی کاپٹر موجود ہے ــــ کار سیدھی وہیں لے جاؤ ــــ ورنہ ہم لمبے چکر میں پھنس جائیں گے" ــــ میجر پرمود نے کہا۔

اور توفیق نے سر ہلاتے ہوئے کار کو سائیڈ گیٹ کی طرف موڑ دیا۔ سائیڈ گیٹ پر ایک مسلح سپاہی موجود تھا۔ لیکن گیٹ کھلا ہوا تھا سپاہی نے یہ سمجھا کہ کار گیٹ کے پاس آ کر رک جائے گی۔ لیکن توفیق کار آگے بڑھاتا گیا۔

"ٹاپ سیکرٹ سکی مشن" ــــ میجر پرمود نے سپاہی کے قریب سے گذرتے ہوئے اونچے مگر تحکمانہ لہجے میں کہا اور سپاہی بے اختیار سیلوٹ مار کر رہ گیا۔

میجر پرمود چونکہ ڈی ایجنٹ تھا اس لئے اسے فوجیوں کی نفسیات اور طریقہ کار کا بھی اچھی طرح علم تھا۔

گیٹ کراس کرتے ہی توفیق نے کار کی رفتار یکلخت تیز کر دی کیونکہ اب یہاں سے ہی ان کا اصل مشن شروع ہونا تھا۔

چند ہی لمحوں میں وہ ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچ گئے۔ ہیلی کاپٹر کا پنکھا چل رہا تھا۔ وہ شاید پرواز کے لئے تیار تھا۔ لیکن پائلٹ

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

اس طرح کار کو تیز رفتاری سے اپنی طرف آتے دیکھ کر رک گیا تھا۔

توفیق نے جیسے ہی کار روکی۔ میجر پرمود تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکلا اور پھر اچھل کر ہیلی کاپٹر کی پچھلی سیٹ پر چڑھ گیا۔ اس کے انداز میں بے حد تیزی تھی۔

"سر آپ"۔۔۔ پائلٹ نے حیرت بھرے انداز میں مڑ کر میجر پرمود کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

مگر دوسرے لمحے کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی پائلٹ کے منہ سے اوہ کی آواز نکلی اور وہ سیٹ سمیت آگے سٹیرنگ پر جا گرا۔ گردن کی پشت کے نچلے حصے میں پڑنے والی ایک ہی پوری قوت سے مخصوص ضرب نے اسے ہوش و حواس سے بیگانہ کر دیا تھا۔

اسی لمحے توفیق بھی ہیلی کاپٹر پر چڑھ آیا۔ میجر پرمود نے انتہائی پھرتی سے پائلٹ کا ہیلمٹ اتارا۔ بیلٹ کھولی اور دوسرے لمحے اسے اٹھا کر پچھلی سیٹوں پر پھینک دیا۔ اور اچھل کر اس کی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ توفیق نے جلدی سے سائیڈ سیٹ سنبھال لی۔

"ہیلو۔۔۔ ہیلو۔۔۔ ایچ سی تھرٹی زیرو ون! ۔۔۔ یہ کار کس کی تھی اور کون لوگ اوپر چڑھے ہیں۔ اوور"۔۔۔ اچانک ہیلی کاپٹر کے ٹرانسمیٹر سے ایک تیز آواز نکلی۔

"ایچ سی تھرٹی زیرو ون اٹنڈنگ۔۔۔ میجر ظفر اور کیپٹن توفیق آبادی سپیشل ڈیوٹی ایجنسی ٹاپ سیکرٹ سکی مشن پر ہیں۔ اوور"۔۔۔ پرمود نے تیز لہجے میں جواب دیا۔ ساتھ ہی اس نے ہیلمٹ سر پر چڑھا لیا۔

"کون میجر ظفر اور کیپٹن توفیق۔۔۔ کیسا مشن۔۔۔ تفصیل بتاؤ۔ اوور"۔ دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا۔ لیکن میجر پرمود نے بغیر کوئی جواب دیئے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کر دیا۔

"ہیلی کاپٹر نیچے اتارو۔۔۔ کون لوگ ہو تم۔۔۔ فوراً نیچے اتارو۔ ورنہ ہٹ کر دیئے جاؤ گے۔ اوور"۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والا برق وار چیخنے لگا۔ لیکن میجر پرمود کوئی جواب دیئے بغیر ہیلی کاپٹر کو انتہائی تیز رفتاری سے اڑاتا ہوا ملٹری انٹیلی جنس کی عمارت کی طرف لے گیا۔ اس کے ذہن میں نقشہ موجود تھا۔ اور چند ہی لمحوں بعد وہ اس جالی رنگ کی عمارت کے اوپر پہنچ گیا۔ اس نے انتہائی پھرتی سے ہیلی کاپٹر کو اس کے مین گیٹ کے سامنے وسیع میدان میں اتارتے ہوئے توفیق سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تم ہیلی کاپٹر میں ہی رہو گے۔۔۔ صرف میں اندر جاؤں گا"۔۔۔ میجر پرمود نے کہا اور پھر ہیلی کاپٹر کو میدان میں اتار دیا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

عمران نے کار ملٹری انٹیلی جنس کے ہیڈ کوارٹر کے وسیع پورچ میں روکی۔ وہاں پہلے سے کئی جیپیں کھڑی تھیں اور پھر ساتھ بیٹھے ہوئے کیپٹن شکیل کو نیچے اترنے کا اشارہ کرتے ہوئے وہ دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

پھر جیسے ہی وہ دونوں سیڑھیاں چڑھ کر برآمدے میں پہنچے ملٹری انٹیلی جنس کا سیکنڈ چیف کرنل بختیار تیزی سے ان کی طرف بڑھا۔

"ارے انکل بختیار! —— تم تو اب بوڑھے ہو گئے ہو" —— عمران نے کرنل بختیار کو دیکھتے ہی کہا۔

"جب سے تم جیسے بوڑھے جوان ہونے لگے ہیں —— ہمیں بوڑھا ہونا پڑا ہے" —— کرنل بختیار نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ عمران اور کرنل بختیار کے درمیان خاصی بے تکلفی تھی۔

"یہ میرے ساتھی کیپٹن جمیل ہیں —— پہلے ملٹری کے کیپٹن تھے اب

یہ گلی ڈنڈا ٹیم کے کیپٹن بنے ہوئے ہیں —— بات تو ایک ہی ہے بندوق والے کیپٹن نہ سہی —— ڈنڈے والے سہی —— اور گلی اور ریوالور میں بھی مناسبت ڈھونڈی جاسکتی ہے" —— عمران کی زبان چل پڑی تھی۔

"تمہاری زبان کبھی رکے گی بھی —— پتہ نہیں کتنی توانائی اللہ تعالیٰ نے اس میں بھر دی ہے" —— کرنل بختیار نے ہنستے ہوئے کہا۔ اور پھر انہیں لئے ہوئے اپنے دفتر میں آگیا۔

"واہ! —— بڑا ٹھاٹھ دار دفتر بنا رکھا ہے —— ایک ہمارا چیف ہے جو ہمیں فلیٹوں کی سیڑھیاں چڑھا چڑھا کر مار ڈالتا ہے" —— عمران نے دفتر کی شان و شوکت دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ تمہیں سمارٹ رکھنا چاہتا ہے —— بہرحال تم ان قیدیوں سے کیا معلوم کرنا چاہتے ہو —— ؟" کرنل بختیار نے اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔

"میں نے سنا ہے کہ انہیں مونگ کی دال اور مچھلی کی فرنی کی ترکیب آتی ہیں —— اور میں آجکل کھانے پکانے کے سینہ بسینہ پاتے جانے والے نسخوں پر کتاب لکھ رہا ہوں" —— عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا! —— واقعی میرا سوال غلط تھا —— بہرحال تم ان سے یہاں ملنا چاہو گے —— یا گارڈ روم میں جاؤ گے" —— کرنل بختیار نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن ان میں سے ایک تو ہسپتال میں ہوگا" —— عمران نے پوچھا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"نہیں! ۔۔۔ ابھی ایک گھنٹہ پہلے وہ ٹھیک ہو کر گارڈ روم میں پہنچ گیا ہے ۔۔۔ اب وہ چاروں گارڈ روم میں ہیں" ۔۔۔ کرنل بختیار نے جواب دیا۔

"ان سے کچھ پوچھ گچھ کی گئی ہے ۔۔۔ یا ابھی صرف مہمان نوازی کا ہی دور ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں! ۔۔۔ اس زخمی کا انتظار تھا۔ اس لئے ابھی کچھ نہیں پوچھا گیا" ۔۔۔ کرنل بختیار نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او کے! ۔۔۔ پھر ان چاروں کو یہیں بلا لو ۔۔۔ بس دو چار باتیں ہی کروں گا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور کرنل بختیار نے سر ہلاتے ہوئے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا بٹن دبا دیا۔ اور پھر قیدیوں کو دفتر میں لے آنے کی ہدایات دینے لگا۔

"اچھا اب بتاؤ ۔۔۔ کیا پیو گے" ۔۔۔ کرنل بختیار نے انٹرکام کا بٹن آف کرتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارے پاس تو اب مشروب بڑھاپا ہی ہو گا ۔۔۔ مشروب جوانی تو تم ختم کر چکے ہو گے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اچھا تو اب تمہیں بھی مشروب جوانی پینے کی ضرورت پڑ گئی ہے"۔ کرنل بختیار نے کہا۔

"ارے وہ تو میں کیپٹن جمیل کے لئے منگوا رہا تھا ۔۔۔ میرے لئے صرف مشروب ہی کافی ہے ۔۔۔ تم تو جانتے ہو کہ ڈیڈی کی پشاوری چپل کے نیچے مارسول لگا ہوتا ہے جو ٹوٹنے میں ہی نہیں آتا" ۔۔۔ عمران نے جلدی سے کہا اور کرنل بختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

کرنل بختیار نے انٹرکام کا بٹن دبایا اور کوک لانے کے لئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات کرتا۔ اچانک باہر برآمدے میں یکلخت تیز فائرنگ اور چیخوں کی آوازیں ابھریں۔ اس کے ساتھ ہی بے تحاشا دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

"ارے یہ کیا ہوا ۔۔۔" کرنل بختیار کے ساتھ ساتھ عمران اور کیپٹن شکیل بھی چونک پڑے۔ اور دوسرے لمحے عمران بجلی کی سی تیزی سے اٹھ کر دروازے کی طرف لپکا۔

مگر اسی لمحے فائرنگ کی تیز آوازیں ایک بار پھر ابھریں اور اس بار بند دروازے سے گولیاں ٹکرانے کی آوازیں سنائی دیں اور عمران یکلخت ٹھٹھک کر رک گیا۔ کیونکہ اس طرح گولیوں کی بارش میں اچانک باہر نکلنے کا نتیجہ غلط ہی نکل سکتا تھا۔

چند لمحوں بعد دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں دروازے کے سامنے سے دور جاتی سنائی دیں تو عمران نے جھپٹ کر دروازہ کھولا اور پھر عمران، کیپٹن شکیل اور کرنل بختیار یکے بعد دیگرے بجلی کی سی تیزی سے باہر نکلے۔ کمرے کے پیچھے راہداری میں دو آدمی اور دو فوجیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جب کہ کئی فوجی بے تحاشا انداز میں آگے کی طرف دوڑتے ہوئے جا رہے تھے۔

"کیا ہوا ۔۔۔ کیا ہوا ۔۔۔" کرنل بختیار نے باہر نکلتے ہی چیختے ہوئے کہا۔

"سر! ۔۔۔ قیدیوں کو آپ کے کمرے میں لایا جا رہا تھا کہ ایک فوجی جو راہداری میں چل رہا تھا اس نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور نکال

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

کر ان دو قیدیوں اور دو محافظوں کو گولی مار دی اور پھر چیخ کر کہا کہ زیرو زیرو ناٹن — بھاگو — باہر ہیلی کاپٹر موجود ہے — چنانچہ ایک قیدی اور لڑکی بے تحاشا دوڑتے ہوئے باہر کی طرف لپکے — وہ فوجی بھی جو میجر کی وردی میں تھا، بے تحاشا فائرنگ کرتے ہوئے الٹے پاؤں دوڑا۔ اور راہداری سے باہر نکل گیا — ' —— ایک فوجی نے تیز تیز لہجے میں کرنل بختیار سے کہا۔ اس دوران عمران اور کیپٹن شکیل باہر کی طرف لپک چکے تھے۔ قیدیوں اور محافظوں کی لاشیں دیکھ کر وہ سمجھ گئے تھے اور پھر زیرو زیرو ناٹن کے الفاظ بھی عمران کے کانوں تک پہنچ گئے تھے۔

جب عمران باہر برآمدے میں پہنچا تو اس نے سامنے وسیع میدان میں سے ایک فوجی ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند ہوتے دیکھا۔ ہیلی کاپٹر پر ادھر ادھر سے فائرنگ کی جا رہی تھی۔ لیکن یہ فائرنگ ریوالوروں سے کی جا رہی تھی اور ظاہر ہے ریوالوروں کی فائرنگ سے ہیلی کاپٹر کا کیا بگڑ سکتا تھا۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے فضا میں کافی بلند ہوا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر اڑنے لگا۔

عمران بجلی کی سی تیزی سے کار میں بیٹھا اور اس نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔ کیپٹن شکیل دوڑ کر ساتھ والی سیٹ پر مشکل سے بیٹھ پایا تھا۔

"یہ کون لوگ ہیں —؟" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بلگارنیہ کا فوجی ایجنٹ میجر پرمود زیرو زیرو ناٹن" — عمران نے کہا اور کار کو انتہائی تیز رفتاری سے اس طرف بھگانے لگا۔ جدھر

ہیلی کاپٹر کا رخ تھا۔

پوری چھاؤنی میں خطرے کے سائرن بج رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر ابھی تک عمران کی نظروں میں تھا۔ لیکن ظاہر ہے اس کی رفتار خاصی تیز تھی۔ اس لئے وہ لمحہ بہ لمحہ دور ہوتا جا رہا تھا۔

ابھی عمران چھاؤنی کی حدود سے باہر نہ نکل پایا تھا کہ اس نے چار جنگی جہازوں کی دھماکہ خیز آوازیں سنیں اور دوسرے لمحے چاروں جہازوں نے فضا میں اڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو گھیرے میں لے لیا اور عمران نے اطمینان کا ایک طویل سانس لیا۔ ایک سڑک پر مڑتے ہی ایک بڑی عمارت کے سامنے آجانے کی وجہ سے ہیلی کاپٹر اور جنگی جہاز اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔ لیکن جنگی جہازوں کی گھڑگھڑاہٹ کی آوازیں فضا میں ویسے ہی ارتعاش پیدا کر رہی تھیں۔

عمران کی کار اب چھاؤنی کے بیرونی گیٹ تک پہنچ چکی تھی اور ظاہر ہے یہاں اسے چند لمحے کلیئرنس کے لئے ضرور لگنے تھے۔ لیکن وہ مطمئن تھا کہ ایئر فورس کے جنگی جہاز اب میجر پرمود کو بچ کر نہ جانے دیں گے۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

میجر پرمود اطمینان سے پورچ کراس کر کے راہداری میں داخل ہو کر آگے بڑھتا گیا۔ چونکہ وہ فوجی وردی میں تھا اور اس کی چال ڈھال بھی فوجیوں جیسی تھی اس لئے کسی نے اس سے کچھ نہ کہا۔ وہ ذرا آگے گیا کہ اچانک ٹھٹھک کر رک گیا۔ اور لیڈی طاہرہ۔ ایک اور نوجوان اور دو وہ آدمی جو افشاں کالونی کی کوٹھی میں تھے۔ آتے ہوئے دکھائی دیئے۔ ان سب کے ہاتھوں کو پشت کی طرف کر کے کھٹ ہتھکڑیاں ڈال دی گئی تھیں اور دو مسلح محافظ دائیں بائیں ان سے ذرا ہٹ کر چل رہے تھے۔ ان کا رخ ادھر ہی تھا جدھر سے میجر پرمود اندر جا رہا تھا انہیں دیکھتے ہی میجر پرمود کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ مسئلہ خود بخود حل ہو گیا تھا۔ ورنہ اسے خطرہ تھا کہ نجانے اسے کہاں کہاں پہنچ کر اور کن کن حالات سے گذر کر انہیں اغوا کرنا پڑے گا۔ ادھر ہیلی کاپٹر کی چوری کے سلسلے میں بھی ظاہر ہے اطلاع اعلیٰ حکام تک پہنچ چکی ہو گی۔

اس لئے اس کے پاس زیادہ وقت نہ تھا۔ قدرت نے واقعی اس کی مدد کی تھی۔

میجر پرمود ان دو آدمیوں کو اچھی طرح جانتا تھا جو افشاں کالونی کی کوٹھی میں رہتے تھے۔ اس لئے وہ انہیں دیکھتے ہی سمجھ گیا تھا کہ ان دو کے علاوہ باقی دو لیڈی طاہرہ اور کیپٹن طارق ہی ہو سکتے ہیں۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے ریوالور نکالا اور دوسرے لمحے راہداری فائرنگ کی تیز آوازوں سے گونج اٹھی۔ پرمود نے کوٹھی والے دونوں افراد اور پھر دونوں محافظوں کو گولی مار دی۔ اور ساتھ ہی اس نے چیختے ہوئے کہا۔

"ویری ویری فاسٹ ۔ بھاگو ۔ باہر ہیلی کاپٹر موجود ہے" ۔۔۔ اور اس کے اس فقرے کے ادا کرتے ہی لیڈی طاہرہ اور کیپٹن طارق اس طرح باہر کی طرف بھاگ پڑے جیسے ان کے پیروں میں کسی ہوائی جہاز کا انجن لگا دیا گیا ہو۔

میجر پرمود مسلسل فائرنگ کرتا ہوا الٹے پاؤں باہر کی طرف پیچھے ہٹتا گیا۔ اور چند ہی لمحوں بعد وہ برآمدے میں پہنچا اور پھر اس نے ادھر ادھر فائرنگ کی اور بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر پورچ میں سے ہوتا ہوا ہیلی کاپٹر تک پہنچ گیا۔ لیڈی طاہرہ اور کیپٹن طارق کو توفیق اس دوران سہارا دے کر ہیلی کاپٹر میں بٹھا چکا تھا۔

جب میجر پرمود ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچا تو توفیق نے آہنی ملے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کر دیا۔ اور میجر پرمود نے لمبی چھلانگ لگائی اور پھر ایک جھٹکے میں ہیلی کاپٹر پر چڑھ گیا۔ توفیق نے انتہائی تیز رفتاری سے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کیا۔ اور پھر کافی بلندی پر پہنچ کر اس نے

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

اس کا رُخ اس طرف موڑ دیا جدھر ان کی کاریں ایک زرعی فارم میں موجود تھیں۔ ہیلی کاپٹر پر نیچے سے ریوالوروں سے فائرنگ کی گئی، لیکن ہیلی کاپٹر پر اس فائرنگ کا کیا اثر ہونا تھا۔

"تیز چلاؤ! —— ابھی ایئر فورس کے جہاز ہمیں گھیر لیں گے" —— میجر پرمود نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ریوالور سے فائر کر کے ان دونوں کی کلپ ہتھکڑیوں کے درمیانی جوڑ توڑ ڈالے اور ان دونوں کے ہاتھ آزاد ہو گئے۔ اس کے ساتھ ہی میجر پرمود اچھل کر پائلٹ سیٹ کی طرف بڑھا۔ کیونکہ اس کے کانوں میں عقب سے جنگی جہازوں کی تیز آوازیں آتی سنائی دے گئی تھیں۔ اور اُسے معلوم تھا کہ چند لمحوں میں ہیلی کاپٹر کو یہ جنگی جہاز گھیر لیں گے۔ اور پھر ان کا بچ نکلنا ناممکن ہو جائے گا۔

"سیٹ سے ہٹو" —— میجر پرمود نے بازو پکڑ کر توفیق کو ایک طرف کھینچتے ہوئے کہا۔ کیونکہ توفیق نے نہ ہی بیلٹ باندھی تھی اور نہ ہی ہیلمٹ پہن رکھا تھا۔ اس لئے وہ تیزی سے ایک طرف ہٹا اور میجر پرمود نے بجلی کی سی تیزی سے نہ صرف سیٹ سنبھال لی بلکہ کنٹرول بھی سنبھال لیا۔ اس دوران ہیلی کاپٹر کو بس ایک معمولی سا جھٹکا لگا تھا۔

اسی لمحے چار جنگی جہازوں نے ہیلی کاپٹر کو گھیر لیا۔ وہ انتہائی تیز رفتاری سے اس کے قریب سے ہوتے ہوئے آگے بڑھے۔ اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے واپس پلٹے۔

"ہیلی کاپٹر واپس چھاؤنی ایئر پورٹ لے چلو —— ورنہ اسے ہٹ کر دیا جائے گا —— جلدی کرو —— میں صرف تین تک گنوں گا۔ اوور"

اچانک ٹرانسمیٹر پر ایک کرخت آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی چاروں جنگی جہاز ایک مخصوص فارمیشن بنا کر اس کے عین سامنے آ گئے تھے۔ میجر پرمود نے بجلی کی سی تیزی سے ہیلی کاپٹر کی بلندی یکلخت گھٹا دی اور ہیلی کاپٹر اس طرح نیچے گرنے لگا جیسے اس کا انجن بند ہو گیا ہو اور اس کے ساتھ ہی جہاز زوردار آوازیں نکالتے ہوئے ان کے سروں کے اوپر سے گذر گئے۔

"واپس پلٹو واپس! —— ورنہ ہٹ کر دیئے جاؤ گے۔ اوور" ٹرانسمیٹر سے ایک بار پھر چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ لیکن پرمود نے کوئی جواب دیئے بغیر ہیلی کاپٹر کو انتہائی تیز رفتاری سے نیچے اتارنا شروع کر دیا۔ وہ چھاؤنی سے باہر آ چکے تھے۔ لیکن ابھی اس جگہ تک نہ پہنچے تھے جہاں ان کی کاریں موجود تھیں۔

"ارے —— کیا یہیں اترنے کا ارادہ ہے" —— توفیق نے ہیلی کاپٹر کو اس طرح تیزی سے زمین کی طرف جاتے دیکھ کر پوچھا لیکن پرمود نے کوئی جواب نہ دیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ ہیلی کاپٹر اب زمین کے بالکل قریب پہنچ گیا تھا۔ اور جنگی جہاز اب کافی بلندی پر رہ گئے تھے۔ ظاہر ہے جنگی جہاز اتنی کم بلندی پر نہ اُڑ سکتے تھے ورنہ سامنے موجود چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں سے بھی ٹکرا سکتے تھے۔

زمین کے قریب پہنچتے ہی ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور ہیلی کاپٹر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ پرمود نے جان بوجھ کر اس کا رُخ شہر کی طرف کر دیا تھا۔ شہر چونکہ بالکل نزدیک تھا اس لئے چند ہی لمحوں میں وہ شہر کی سڑکوں پر پرواز کر رہے تھے۔ ہیلی کاپٹر صرف

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

اتنی بلندی پر تھا کہ سڑکوں پر موجود بجلی کی تاروں سے ذرا سا اونچا البتہ کئی بڑی بڑی عمارتیں اس سے زیادہ بلند تھیں۔ جنگی جہاز بھی وہ کے اوپر پرواز کر رہے تھے۔ لیکن پرمود جانتا تھا کہ ایک تو وہ اس سے زیادہ نیچے نہیں آسکتے تھے اور دوسری اہم بات یہ تھی کہ شہر کے اوپر ہونے کی وجہ سے وہ ہیلی کاپٹر کو ہٹ نہ کر سکتے تھے ورنہ ظاہر ہے نیچے موجود عمارتیں اور بے گناہ شہری بھی ہلاک ہو جاتے۔ اور اسی وجہ سے پرمود ہیلی کاپٹر کو شہر میں لے آیا تھا۔ اُسے انتہائی مہارت اور تیز رفتاری سے اڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا جا رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اچانک شہر کی حدود سے نکلا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بلندی اور بھی کم کر دی۔ اور پھر جب تک جنگی جہاز موڑ کاٹ کر اس کو دوبارہ کور کرتے۔ اس نے انتہائی مہارت سے کھیتوں کے درمیان ایک درختوں کے ذخیرے کے پاس ہیلی کاپٹر اتارا اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترے اور پھر جھکے جھکے انداز میں کھیتوں کی فصلوں کے درمیان دوڑتے ہوئے اس زرعی فارم کی طرف بڑھتے گئے جو دور سے انہیں نظر آرہا تھا۔ جنگی جہاز اب درختوں کے اس ذخیرے کے اوپر پرواز کر رہے تھے۔ پرمود اور اس کے ساتھی اس مہارت سے دوڑ رہے تھے کہ تیز رفتار جنگی جہازوں کے پائلٹوں کو وہ نظر نہ آسکے۔

تھوڑی دیر بعد وہ زرعی فارم کے سامنے پہنچ گئے۔ وہاں ان کے ساتھی پہلے سے موجود تھے۔ وہ شاید ہیلی کاپٹر کو اترتا دیکھ چکے تھے۔

زرعی فارم ویران سا تھا۔ اور دو کاریں اس کے بڑے سے برآمدے کے نیچے کھڑی تھیں۔

"سب لوگ لباس بدل لیں ـــــ اور نیا میک اپ کر لیں ـــــ ہم نے فوراً یہاں سے نکلنا ہے ـــــ ورنہ ابھی ملٹری کی جیپیں یہ سارا علاقہ گھیر لیں گی ـــــ جلدی کرو" ـــــ میجر پرمود نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی تیزی سے اپنی یونیفارم اتارنے لگا۔

توفیق نے عقلمندی کی تھی کہ وہ لیڈی طاہرہ، کیپٹن طارق اور ان دو آدمیوں کے لئے جو کوٹھی میں موجود تھے۔ چاروں کے لئے بھی نئے لباسوں کا بندوبست کر آیا تھا۔

"ان دو آدمیوں کا کیا ہوا جو ساتھ گرفتار ہوئے تھے" ـــــ توفیق نے اپنا یونیفارم اتارتے ہوئے پوچھا۔

"وہ ہمارے کام کے نہیں تھے ـــــ اس لئے میں نے انہیں وہیں گولی مار دی تھی" ـــــ پرمود نے جواب دیا۔ اب وہ نیا لباس پہن رہا تھا۔

لیڈی طاہرہ لباس لے کر ایک کمرے میں چلی گئی تھی اور پھر چند ہی منٹوں بعد وہ سب نئے لباسوں میں آچکے تھے۔

توفیق نے بڑا سا میک اپ باکس کار سے نکالا اور پھر ان سب کے ہاتھ تیزی سے چلنے شروع ہو گئے۔ وہ سب حتی الوسع پھرتی اور تیزی سے کام لے رہے تھے۔ جنگی جہازوں کا اب شور سنائی نہ دے رہا تھا۔ شاید وہ واپس چلے گئے تھے۔

چند لمحوں بعد وہ سب دو کاروں میں بیٹھ کر زرعی فارم سے باہر

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

آ گئے۔ دونوں کاروں کی ڈرائیونگ سیٹوں پر توفیق کے وہ دونوں آدمی موجود تھے جو کاریں لے کر یہاں آتے تھے۔ چونکہ انہیں راستے کا صحیح علم تھا اس لئے پرمود نے انہیں ہی کاریں ڈرائیو کرنے کے لئے کہہ دیا تھا۔

پہلی کار میں میجر پرمود اور لیڈی طاہرہ ——— جب کہ دوسری کار میں ڈرائیور کے ساتھ کیپٹن طارق اور توفیق موجود تھے۔ لیڈی طاہرہ پچھلی سیٹ پر تھی جب کہ پرمود ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا تھا۔ اسی طرح دوسری کار میں ڈرائیور کے ساتھ توفیق بیٹھا تھا جب کہ پچھلی سیٹ پر کیپٹن طارق براجمان تھا۔ میجر پرمود والی کار آگے تھی اور توفیق والی کار پیچھے۔

دونوں کاریں خاصی تیز رفتاری سے چلتی ہوئی آگے بڑھتی گئیں۔ یہ کچا راستہ تھا جو آگے جا کر پختہ سڑک سے مل جاتا تھا۔

پھر جیسے ہی وہ پختہ سڑک کے قریب پہنچے۔ انہوں نے ملٹری کی ایک جیپ کو تیزی سے اس سڑک پر مڑتے ہوئے دیکھا۔ ان کاروں کو دیکھتے ہی ملٹری کی آنے والی جیپ کے ڈرائیور نے دونوں ہیڈ لائٹس ایک بار جلا کر انہیں رکنے کا اشارہ کیا اور پرمود کے اشارے پر ڈرائیور نے کار کی رفتار آہستہ کر کے اسے روک دیا۔ پیچھے آنے والی کار بھی رک چکی تھی۔

کار رکتے ہی میجر پرمود دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ ملٹری جیپ بھی ان کے سامنے پہنچ کر رک چکی تھی۔ اور پھر اس جیپ میں سے دو آفیسر اور چار مسلح سپاہی نیچے اتر آئے۔

"کون ہو تم ——— اور کہاں جا رہے ہو" ——— ایک آفیسر نے پھرتی سے قدم بڑھاتے ہوئے پرمود کے قریب پہنچ کر کہا۔ دوسرا آفیسر اور سپاہی تیزی سے پچھلی کار کی طرف بڑھ گئے۔

"میرا نام نواب قدرت علی خان ہے ——— اور یہ ساری زمین میری ملکیت ہے ——— میں اپنے مہمانوں کے ساتھ تیتر کا شکار کھیلنے آیا تھا۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں" ——— پرمود نے بڑے باوقار اور نوابانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سر ——— ایک لڑکی بھی پچھلی کار میں موجود ہے" ——— اسی لمحے دوسرے آفیسر کی آواز سنائی دی۔

"کیوں ——— لڑکی کا کار میں موجود ہونا جرم ہے ——— وہ میری بھتیجی لیڈی بھنوانہ ہے" ——— پرمود نے چونک کر کہا۔

"سب لوگ کاروں سے باہر آ جائیں ——— ہم تلاشی لیں گے۔ ادھر خطرناک مجرم چھپے ہوئے ہیں" ——— پہلے آفیسر نے اونچے لہجے میں کہا اور اس کی آواز سن کر کاروں میں موجود سب افراد باہر آ گئے۔

"خطرناک مجرم چھپے ہوئے ہیں ——— کیا کہہ رہے ہو آفیسر" ———؟ پرمود نے چونک کر کہا۔ اب ان کی کاروں کی تلاشی شروع ہو گئی تھی۔

"سر ——— فوجی یونیفارمز" ——— اچانک ایک سپاہی کی آواز سنائی دی۔

"اوہ فائر" ——— پرمود نے اچانک چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے انتہائی تیزی سے ریوالور نکال کر فائرنگ شروع کر دی اس کی آواز سنتے ہی توفیق اور اس کے ساتھیوں نے بھی وہی حرکت دوہرائی اور پلک جھپکنے میں دونوں آفیسر اور چار سپاہی زمین بوس ہو چکے تھے۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"جلدی کرو۔ کاروں میں بیٹھو" ۔۔۔ پرمود نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے وہ واپس اپنی کاروں میں بیٹھے۔ اس بار پہلی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پرمود نے خود سنبھال لی تھی۔ اس نے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھائی اور ملٹری کی جیپ کی سائیڈ سے کار نکالتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ پچھلی کار بھی تیزی سے آگے بڑھی اور پھر چند لمحوں بعد وہ پختہ سڑک پر پہنچ چکے تھے۔

پختہ سڑک پر پہنچتے ہی پرمود نے انتہائی تیزی سے کار کو شہر کی طرف لے جانے کی بجائے اس طرف کو موڑ دیا جہاں شہر سے باہر ایک بڑا قصبہ آتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ شہر کی طرف زیادہ نگرانی ہو رہی ہوگی جب کہ دوسری طرف نگرانی کا مسئلہ نہ ہوگا۔ اور وہی ہوا مڑتے ہوئے انہوں نے دیکھا کہ ملٹری کی کئی جیپیں شہر کی طرف سے آکر ادھر سائیڈ روڈ پر مڑ رہی تھیں۔ چونکہ یہ جیپیں خاصی دور تھیں اس لئے شاید وہ فائرنگ کی آوازیں نہ سن سکے تھے۔

سڑک پر خاصی ٹریفک تھی کیونکہ یہ ہائی وے تھا جو شہر کی سائیڈ سے ہوتی ہوئی آگے جا رہی تھی۔ وہ کچھ فاصلہ دیتے ہوئے آگے پیچھے چلتے رہے۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ اس قصبے کی حدود میں داخل ہو گئے۔ پرمود نے ایک سائیڈ روڈ پر کار موڑ دی۔ اس موڑ پر ایک بورڈ لگا ہوا تھا جس پر پرائیویٹ راستے کے الفاظ نمایاں تھے۔ اور اسی بورڈ کو دیکھتے ہی پرمود نے کار ادھر موڑی تھی۔ یہ راستہ خالی پڑا ہوا تھا اور تھوڑی دیر بعد ان کی کاریں ایک وسیع و عریض کوٹھی کے بڑے سے پھاٹک کے سامنے جا کر رک گئیں۔ پھاٹک کی سائیڈ میں ایک نیم پلیٹ موجود تھی جس پر پیتل سے بنے ہوئے حروف سے گلشن آباد لکھا ہوا تھا اور نیچے پروفیسر لیاقت علی کا نام اور ڈگریوں کی طویل قطار موجود تھی پھاٹک کے باہر ایک مسلح دربان موجود تھا۔

کار رکتے ہی میجر پرمود نیچے اتر آیا۔ اسی لمحے دربان بھی چلتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔

"پروفیسر لیاقت علی سے کہو کہ نواب قدرت علی خان آف بھاگلہ آئے ہیں" ۔۔۔ پرمود نے بڑے تحکمانہ لہجے میں دربان سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر" ۔۔۔ دربان شاید نواب اور سیٹ کا نام سن کر مرعوب ہو گیا تھا اس لئے وہ تیزی سے پھاٹک کی سائیڈ میں بنے ہوئے کیبن کی طرف بڑھا لیکن اس دوران پرمود اندازہ لگا چکا تھا کہ پھاٹک پر دربان کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ ہے۔ اس لئے جیسے ہی وہ مڑا پرمود کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹا اور دربان کے منہ سے اوغ کی آواز نکلی اور اس نے تیزی سے پلٹ کر سیدھا ہونا چاہا۔ لیکن پرمود کی گرفت بے حد سخت تھی۔ اس کے ایک بازو اس کی گردن کے گرد ڈال دیا تھا دوسرے لمحے کڑاک کی آواز ابھری اور دربان کا جسم پرمود کی گرفت میں ڈھیلا پڑ گیا۔ پرمود نے بڑی مہارت سے اس کی گردن توڑ ڈالی تھی۔ دربان کے ختم ہوتے ہی پرمود نے تیزی سے گھوم کر دربان کی لاش کو گھسیٹ کر ایک طرف جھاڑیوں میں پھینک دیا۔

"توفیق! ۔۔۔ اندر جا کر پھاٹک کھولو ۔۔۔ جلدی کرو" ۔۔۔ پرمود نے اپنی کار کی طرف واپس دوڑتے ہوئے چیخ کر توفیق سے کہا جو اس

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

دوران کار سے باہر نکل چکا تھا۔

توفیق دوڑتا ہوا اس کیبن کی طرف بڑھا۔ اندر جانے کا راستہ اس کیبن سے ہو کر جاتا تھا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور دونوں کاریں اندر داخل ہو گئیں۔

"پھاٹک بند کر کے آجاؤ" ــــ پرمود نے توفیق کے قریب سے گزرتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ کار سیدھی پورچ کی طرف لیتا گیا جہاں ایک بڑی سی سفید رنگ کی کار موجود تھی۔ اس کا اندازہ تھا کہ کوٹھی میں زیادہ افراد موجود نہ ہوں گے۔ کیونکہ پروفیسر ٹائپ کے لوگ تنہائی پسند ہوتے ہیں اور پھر اس کا اندازہ درست نکلا۔ پورچ میں پہنچنے تک انہیں کوئی ملازم نظر نہ آیا۔

جیسے ہی دونوں کاریں پورچ میں جا کر رکیں۔ برآمدے میں ایک خوبصورت سی حسینہ نمودار ہوئی۔ اس نے بڑا دلکش لباس پہن رکھا تھا اور قد و قامت کے لحاظ سے وہ لیڈی ٹارزن سے ملتی جلتی تھی۔ کار روک کر میجر پرمود باہر آگیا۔ اس کے باقی ساتھی بھی باہر آگئے۔ البتہ توفیق پھاٹک بند کر کے اب پیدل ہی ادھر آ رہا تھا۔ برآمدے میں کھڑی لڑکی حیرت سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"میرا نام نواب قدرت علی خان ہے اور میں ریاست چھانگلہ کا نواب ہوں ــــ پروفیسر صاحب سے میری اپائنمنٹ طے ہے ــــ وہ تشریف رکھتے ہیں" ــــ پرمود نے برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے بڑے باوقار لہجے میں کہا۔

"ہاں! ــــ وہ اپنی لائبریری میں ہیں ــــ مگر وہ دربان ــــ وہ کہاں ہے ــــ اس نے تو اطلاع نہیں دی ــــ میرا نام گلشن ہے اور میں پروفیسر کی بھتیجی ہوں" ــــ لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کی نظریں پھاٹک اور وہاں سے آتے ہوئے توفیق پر جمی ہوئی تھیں۔

"دربان! ــــ لیکن وہاں پھاٹک پر تو کوئی دربان نہ تھا ــــ میں نے اپنے ساتھی سے پھاٹک کھلوایا ہے" ــــ پرمود نے اس کے قریب جاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ پرمود کے ساتھی بھی اب برآمدے کی سیڑھیاں چڑھ آئے تھے۔

"حیرت ہے ــــ وہ تو انتہائی فرض شناس آدمی ہے۔ کہاں گیا وہ ــــ؟ خیر آئیے تشریف لائیے ــــ لیکن کیا آپ سب پروفیسر سے ملیں گے ــــ وہ بے حد تنہائی پسند ہیں۔ اسی لئے تو آپ کو یہاں کوئی ملازم نظر نہیں آئے گا ــــ پروفیسر کا سارا کام میں خود کرتی ہوں اور صرف ایک دربان پھاٹک پر رکھا ہوا ہے" ــــ گلشن نے کہا وہ ضرورت سے زیادہ ہی باتونی لگتی تھی۔

"صرف میں ان سے ملاقات کروں گا" ــــ پرمود نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور گلشن نے بھی اطمینان سے سر ہلا دیا۔ پھر اس نے باقی افراد کو ایک وسیع و عریض ڈرائنگ روم میں بیٹھنے کے لئے کہا اور میجر پرمود کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

"انکل نے تو مجھے نہیں بتایا کہ آپ کی ملاقات ان سے طے ہے۔" گلشن نے ایک راہداری میں چلتے ہوئے کہا۔

"اس بارے میں کیا کہا جا سکتا ہے" ــــ پرمود نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے گلشن ایک کمرے کے بند دروازے پر رک گئی۔ اس

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

نے آہستہ سے دستک دی اور پھر دروازے پر دباؤ ڈال کر اسے کو کھول دیا۔

"آیئے" ــــ گلشن نے پرمود سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور کمرے کے اندر داخل ہو گئی۔ پرمود بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہو گیا۔

یہ ایک وسیع و عریض لائبریری تھی جو تمام کی تمام انتہائی قیمتی کتابوں سے بھری ہوئی تھی۔ سامنے ایک میز کے پیچھے ایک بوڑھا سا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر کتابیں کھلی ہوئی پڑی تھیں اور ایک ٹیبل لیمپ جل رہا تھا۔

"کیا بات ہے گلشن! ــ یہ کون صاحب ہیں" ــــ بوڑھے پروفیسر نے عینک درست کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ مگر اس سے پہلے کہ گلشن کوئی جواب دیتی۔ اس کے پیچھے چلنے والے پرمود کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور گلشن چیخ مار کر اچھلی اور منہ کے بل نیچے بچھے ہوئے قالین پر جا گری۔ اور بے حس و حرکت ہو گئی۔ گردن کی پشت پر پڑنے والی ایک ہی ضرب اسے کافی ہو گئی تھی۔

"کک ــ کک ــ کیا مطلب ــــ؟" پروفیسر نے بری طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"خبردار اگر حرکت کی تو ــــ" پرمود گلشن کے گرتے ہی اچھل کر اٹھتے ہوئے پروفیسر کے سر پر پہنچ گیا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔ اور پروفیسر ابھی پوری طرح اٹھ بھی نہ سکا تھا کہ پرمود نے ریوالور کا دستہ پوری قوت سے اس کی کھوپڑی پر جما دیا اور پروفیسر چیخ مار کر میز کے اوپر گرا۔ پرمود نے دوسری ضرب لگائی اور پروفیسر کا جسم بے حس و حرکت ہو گیا۔ پرمود نے پھرتی سے ریوالور واپس جیب میں ڈالا اور پروفیسر کو

گھسیٹ کر قالین پر پھینک دیا۔ اس کے بعد اس نے ان دونوں کی باری باری نبض چیک کی اور اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے۔ دونوں طویل عرصے کے لئے بیہوش ہو چکے تھے۔ پرمود تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ڈرائنگ روم میں واپس پہنچ چکا تھا۔ جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔

"اس دربان کا کیا ہوا توفیق" ــــ؟ میجر پرمود نے ڈرائنگ روم میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"میں اسے گھسیٹ کر اندر لے آیا تھا ــــ میں نے سوچا کہیں باہر کوئی اسے دیکھ نہ لے" ــــ توفیق نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ــــ لائبریری میں پروفیسر اور اس کی بھتیجی بیہوش پڑے ہیں ــــ پروفیسر کا جسم اور قد و قامت توفیق جیسا ہے۔ اس لئے توفیق! ــــ تم فوراً اس کا لباس اتار کر پہنو اور اس کا میک اپ کر لو۔ میک اپ انتہائی احتیاط سے کرنا۔ کوئی کمی نہ رہ جائے ــــ اور لیڈی طاہرہ! ــــ تم نے گلشن کا روپ دھارنا ہے ــــ میں پروفیسر کا سیکرٹری آفتاب ہوں جبکہ کیپٹن طارق دربان کا میک اپ کرے گا۔ اس کا جسم اس سے ملتا ہے اور باقی افراد کاریں لے کر واپس اپنی رہائش گاہ پر چلے جائیں گے" ــــ میجر پرمود نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

اور پھر کار سے میک اپ باکس اور دوسرا ضروری اسلحہ نکال کر ایک کمرے میں منتقل کر دیا گیا۔ اور توفیق کے دونوں ساتھی کاریں لے کر پھاٹک سے باہر چلے گئے۔ کیپٹن طارق نے ایک سائیڈ میں پڑی ہوئی دربان

Great Fight Presented by Hibuddiez!com

کی لاش اٹھا کر کاندھے پر ڈالی اور اسے لے کر اندر عمارت میں آ گیا۔ اس نے اس کی یونیفارم اتار کر خود پہن لی۔ اور توفیق اور لیڈی طاہرہ بھی لباس بدل چکے تھے۔ اور اب میک اپ میں مصروف تھے۔ پرمود نے بھی میک اپ تبدیل کر لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب نئی شخصیتوں میں ڈھل چکے تھے۔

"اب ان کا کیا کرنا ہے میجر" ___ کیپٹن طارق نے گلشن۔ پروفیسر اور دربان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تم گشت پر پہنچو ___ باقی ہم سنبھال لیں گے" ___ پرمود نے کیپٹن طارق سے کہا اور کیپٹن طارق سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔

"توفیق ___ تم پروفیسر کو اٹھاؤ۔ میں گلشن کو اٹھاتا ہوں۔ اور طاہرہ تم باورچی خانے میں جاؤ اور ہمارے لئے کافی تیار کرو" ___ پرمود نے کہا اور پھر اس نے جھک کر قالین پر پڑی ہوئی بیہوش گلشن کو اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔ گلشن نے اس وقت طاہرہ والا لباس پہن رکھا تھا۔ توفیق نے پروفیسر کو اٹھایا اور پھر وہ انہیں لئے ہوئے وسیع و عریض کوٹھی میں گھومتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد انہیں ایک تہہ خانے کا سراغ مل گیا۔

"ہم نے یہاں زیادہ دیر نہیں ٹھہرنا ___ اس لئے انہیں ہلاک کرنے کی ضرورت نہیں۔ بس اچھی طرح باندھ کر منہ میں رومال ٹھونس دو" ___ پرمود نے گلشن کو تہہ خانے کے فرش پر لٹاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی سی جدوجہد کے بعد توفیق نے ان دونوں کو رسیوں سے اس طرح باندھ دیا کہ وہ دونوں ہوش میں آنے کے باوجود حرکت نہ کر سکیں۔ دونوں کے منہ میں کپڑے ٹھونس کر وہ تہہ خانے سے باہر آ گئے۔

"اگر انہیں ختم کر دیا جاتا تو زیادہ بہتر تھا" ___ توفیق نے تہہ خانے سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"غیر ضروری قتل و خون اچھا نہیں ہوتا توفیق" ___ پرمود نے سرد لہجے میں کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ لائبریری میں پہنچ گئے۔ لیڈی طاہرہ کافی لئے وہاں پہلے سے موجود تھی۔

"اب کیا پروگرام ہے میجر ___ ؟" توفیق نے پوچھا۔

"ارے ہاں ___ کیپٹن طارق سے میں نے لیبارٹری کا اتہ پتہ بھی نہیں پوچھا ___ اسے ٹیلیفون کرو۔ میں اس سے یہیں بیٹھے بیٹھے تفصیلات حاصل کر لوں" ___ میجر پرمود نے چونکتے ہوئے کہا اور توفیق نے میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور مختلف نمبر ڈائل کرنے لگا۔ اور پھر تین نمبر ڈائل کرنے کے بعد کیپٹن طارق سے رابطہ قائم ہو گیا اور توفیق نے رسیور میجر پرمود کی طرف بڑھا دیا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

عمران کی کار جب فوجی چھاؤنی سے باہر آئی تو اس نے جنگی جہازوں کو تیزی سے شہر کے اوپر جاتے دیکھا۔

"اوہ! اس کا مطلب ہے کہ مجرم وہ ہیلی کاپٹر کو شہر کی طرف لے گیا ہے" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور کار کا رخ شہر کی طرف موڑ دیا۔

"بڑی دیدہ دلیری دکھائی ہے اس ایجنٹ نے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کام اسی طرح ہوتے ہیں کیپٹن" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے ڈیش بورڈ کے نیچے لگے ہوئے ایک بٹن کو پش کیا تو ایک خانہ کھل گیا۔ اس خانے میں جدید قسم کا ٹرانسمیٹر نصب تھا جس کا حیطہ عمل بے حد وسیع تھا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر کے دو تین بٹن دبائے تو اس میں سے ایک آواز سنائی دی۔

"میں نے اسے درختوں کے جھنڈ میں اترتے دیکھا ہے سر ہمیں ان درختوں پر بم برسانے چاہئیں۔ اوور" ۔۔۔ ایک آواز سنائی دی۔

"نہیں ابھی۔ جب تک انتہائی ضروری نہ ہو ہیلی کاپٹر ہٹ نہیں کیا جا سکتا ۔۔۔ تم سب ارد گرد کے علاقے پر راؤنڈ کر کے چیک کرو۔ وہ لوگ ضرور ہیلی کاپٹر سے نکل کر دوڑیں گے ۔۔۔ ایسی صورت میں ان پر مشین گن فائر کھول دینا۔ اوور" ۔۔۔ ایک تحکمانہ آواز سنائی دی اور اس آواز کا لہجہ بتا رہا تھا کہ یہ گراؤنڈ کنٹرول آفیسر کی آواز ہے۔

"ہیلو۔ ہیلو گراؤنڈ کنٹرول ۔۔۔ میں سیکرٹ سروس کے چیف ایکسٹو کا نمائندہ عمران بول رہا ہوں ۔۔۔ مجرموں نے ہیلی کاپٹر کہاں اتارا ہے۔ ہم ان کے پیچھے ہیں۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے ایک اور بٹن دبا کر مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ میں گروپ کیپٹن جعفری بول رہا ہوں ۔۔۔ مجرم ہیلی کاپٹر کو لے کر شہر پر نیچی پرواز کرتے ہوئے شمالی حصے کے کھیتوں کی طرف گئے ہیں ۔۔۔ اور ابھی رپورٹ ملی ہے کہ انہوں نے ہیلی کاپٹر درختوں کے ایک جھنڈ میں اتار دیا ہے۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے گروپ کیپٹن نے جواب دیا۔

"آپ فوراً وہاں ملٹری ایکشن کریں ۔۔۔ ورنہ وہ لوگ نکل جائیں گے اور مجھے بتائیے کہ وہ کونسا علاقہ ہے جہاں ہیلی کاپٹر اتارا گیا ہے۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"یہ شہر کا شمالی پٹی ہے ۔۔۔ ایئر نقشے کے مطابق زیرو علاقہ ۔۔۔ ائیر اڈے کے شمال کی طرف ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ دسویں میل کے نزدیک

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

کا علاقہ ہے۔ اوور" ——— گروپ کیپٹن نے جواب دیا۔

" اوکے ۔۔ ٹھیک ہے ۔۔ آپ فوراً ملٹری ایکشن کرائیں۔ تاکہ سارے علاقے کو گھیرا جا سکے اور انہیں میرے متعلق اطلاع بھی دے دیں ۔۔۔ میں سفید رنگ کی ڈاٹسن میں ہوں نمبر کے جی بی سکس زیرو سکس ون۔ اوور" ——— عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔۔۔ میں ابھی احکامات دے دیتا ہوں۔ اوور " دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ اور پھر کار کی رفتار یکلخت تیز کر دی۔

مختلف سڑکوں سے گھومنے کے بعد وہ ہائی وے پر پہنچ گیا۔ ہائی وے پر ملٹری کی جیپیں بھی دوڑتی پھر رہی تھیں۔ کیونکہ شہر کی نسبت یہ علاقہ چھاؤنی کے قریب تھا اس لئے عمران کے پہنچنے سے پہلے ہی ملٹری کی جیپیں وہاں پہنچ چکی تھیں۔

عمران ہائی وے پر کار بڑھاتے چلا گیا۔ اسی لمحے ایک سائیڈ روڈ پر اسے ملٹری کا مخصوص سائرن بجنے کی آواز سنائی دی۔ یہ خطرے کا سائرن تھا۔ اور عمران نے سائرن کی آواز سنتے ہی تیزی سے کار اس طرف موڑ دی۔ اس کے پیچھے آنے والی ملٹری کی جیپیں بھی ادھر ہی مڑ گئیں۔ کچھ دور آگے جا کر عمران کو سڑک پر ملٹری کی جیپیں رکی ہوئی دکھائی دیں اور فوجی وہاں اکٹھے تھے۔ عمران نے کار ان کے قریب جا کر روکی اور اچھل کر نیچے اتر آیا۔

ایک جیپ کے سامنے سڑک پر دائیں بائیں فوجیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جنہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا گیا تھا۔

" میرا نام علی عمران ہے " ——— عمران نے ایک فوجی کے قریب جا کر کہا۔

" اوہ ٹھیک ہے ۔۔۔ ہمیں آپ کے متعلق اطلاع دی گئی تھی۔ ہم ابھی یہاں پہنچے ہیں تو یہ حشر ہوا پڑا ہے " ——— فوجی آفیسر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ ان فوجیوں کا ٹکراؤ یہاں مجرموں سے ہوا ہے " ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے غور سے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا۔ پیچھے آنے والی جیپوں سے بھی فوجی اتر اتر کر وہاں اکٹھے ہو رہے تھے۔ اور وہ ٹرانسمیٹر پر اعلیٰ حکام کو رپورٹیں دینے میں مصروف ہو گئے۔

عمران چند لمحے وہاں رکا اور پھر وہ واپس کار میں آ کر بیٹھ گیا اور اس نے کار کو بیک کر کے واپس پختہ سڑک کی طرف موڑ دیا۔

" کچھ پتہ چلا کہ یہ لوگ کہاں گئے ہیں " ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

" ہاں ۔۔۔ یہ لوگ دو کاروں میں سوار ہیں اور دونوں کاریں نئے ماڈل کی ہیں ۔۔۔ ان میں سے ایک ٹویوٹا کار ہے جبکہ دوسری شیورلٹ ہے۔ ان کے ٹائر بتا رہے ہیں کہ وہ سڑک کی طرف گئے ہیں " ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر پختہ سڑک کی سائیڈ پر پہنچ کر عمران ایک لمحے کے لئے رکا اور اس نے زمین کو غور سے دیکھا اور پھر کار کا رخ قصبے کی طرف موڑ کر پختہ سڑک پر آ گیا۔ اب وہ شہر سے باہر جانے والی سڑک کی طرف کار بھگاتے چلا جا رہا تھا۔ اس کی فراخ پیشانی پر شکنوں کا جال پھیلا ہوا تھا۔ اور اس کی تیز نظریں سڑک کی دوسری

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

طرف کی زمین کا بغور جائزہ لے رہی تھیں۔

اور ابھی وہ تھوڑی ہی دور پہنچا ہوگا کہ اچانک سائیڈ سے یکے بعد دیگرے دو کاریں برآمد ہوئیں اور مڑ کر تیزی سے شہر کی طرف جانے لگیں۔ عمران انہیں دیکھ کر چونک پڑا۔ اس کی نظریں ان کے نمبروں پر جمی ہوئی تھیں۔ ان میں سے ایک کار ٹیوٹا اور دوسری کار شیورلیٹ تھی۔ دونوں کاریں نئے ماڈل کی تھیں۔ اسی لمحے وہ دونوں کاریں اس کے قریب سے ہو کر گزر گئیں۔ ان میں صرف ڈرائیونگ سیٹوں پر ایک ایک آدمی تھا۔ جو مقامی افراد لگ رہے تھے۔

"میرے خیال میں یہی دونوں کاریں ہیں" ___ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں ___ یہی ہیں" ___ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کار آگے بڑھاتے لئے گیا۔ اور پھر اس نے کار اس سائیڈ والے روڈ پر جا کر روک دی جہاں سے دونوں کاریں نکل کر سڑک پر آئی تھیں۔

"پروفیسر لیاقت علی" ___ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار ایک طرف روک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ___ ہیلو عمران کالنگ ایکسٹو۔ اوور" ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس ___ ایکسٹو اٹنڈنگ۔ اوور" ___ چند لمحوں بعد ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"سر ___ میجر پرمود نے ملٹری چھاؤنی سے کوٹھی سے گرفتار ہونے والے اپنے دو ساتھیوں کو بڑی دیدہ دلیری سے اغوا کیا اور ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے وہ شمالی کھیتوں میں اترا۔ جہاں شاید اس کے دو ساتھی کاریں لیے موجود تھے۔ میں نے ان کاروں کو تو ٹریس کر لیا ہے۔ لیکن وہ شہر کی طرف خالی جا رہی تھیں ___ اس کا مطلب ہے کہ میجر پرمود اپنے ساتھیوں سمیت کہیں چھپ گیا ہے اور میں نے ان کے چھپنے کی جگہ کا اندازہ کر لیا ہے۔ میں انہیں ضرور ڈھونڈ نکالوں گا ___ بہرحال آپ دونوں کاروں کے نمبر نوٹ کر لیں اور پولیس سے کہہ کر ان کے مالکان کا پتہ کرائیں تاکہ بعد میں ان کو ٹریس کیا جا سکے۔ اوور" ___ عمران کا لہجہ بے حد مؤدبانہ تھا۔ کیپٹن شکیل عمران جیسے شخص کو اس طرح مؤدب دیکھ کر دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا۔

"نوٹ کراؤ۔ اوور" ___ دوسری طرف سے ایکسٹو نے سرد لہجے میں کہا اور عمران نے دونوں کاروں کا رنگ، ماڈل اور نمبر بتا کر رابطہ ختم کر دیا۔

"آؤ بھئی کیپٹن شکیل! ___ آج اس میجر پرمود سے بھی دو دو ہاتھ ہو جائیں" ___ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کرتے ہی مسکرا کر کیپٹن شکیل سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی سیٹ کے نیچے کا حصہ کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح کھولا اور ایک چھوٹا سا میک اپ باکس باہر نکال لیا۔

"تمہیں تو وہ نہیں جانتا ___ لیکن میں ایک بار بر دکھاوے کے لئے اس کے پاس جا چکا ہوں" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے میک اپ باکس کھول کر کہا۔

"بر دکھاوے کے لئے ___ لیکن وہ تو مرد ہے" ___ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"تو پردہ کھاوے کے لئے مردوں کے پاس ہی جایا جاتا ہے۔ آخر انہیں اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے لئے بر دیکھنے کا حق تو ہے" عمران نے کہا۔ اور کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے باکس کھول کر اب تیزی سے میک اپ کرنا شروع کر دیا تھا۔

"جولیا کو نہ بتانا ۔۔۔ وہ لیڈی طاہرہ بڑی خوبصورت چیز ہے۔ اگر مان جائے تو ۔۔۔" عمران نے بڑے سرگوشیانہ انداز میں کہا۔

"مان جائے تو کیا کریں گے ۔۔۔؟" کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"تو تمہاری شادی کرا دوں گا" ۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور کیپٹن شکیل ایک بار پھر بے اختیار ہنس دیا۔

"آپ نے یکدم پٹڑی بدل لی" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یار کیا کروں ۔۔۔ لیڈی طاہرہ مانتی ہے یا نہیں ۔۔۔ یہ تو بعد کا مسئلہ ہے ۔۔۔ جولیا ناراض ہو جائے گی۔ کم از کم ایک تو ہاتھ میں ہے" عمران نے مصنوعی مسہ گال سے چپکاتے ہوئے کہا۔

"جولیا بھلا کیسے ناراض ہو گی ۔۔۔ اسے کیا پتہ کہ ہم کیا باتیں کرتے ہیں" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم عورتوں کو نہیں جانتے ۔۔۔ یہ عورتیں اس معاملے میں بڑی اچھی ٹیلی پیتھ ہوتی ہیں ۔۔۔ تم ہزاروں میل دور ان کے خلاف سازش کرو انہیں فوراً پتہ چل جاتا ہے" ۔۔۔ عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میک اپ باکس بند کر کے اسے واپس سیٹ کے نیچے بنی ہوئی جگہ میں ڈال دیا۔ اس کے بعد بیک مرر

میں اپنا میک اپ چیک کرنے لگا۔ بڑی بڑی سفید مونچھوں اور سیاہ بھنوؤں اور سر پر کھچڑی بالوں کی وجہ سے وہ کوئی ریٹائرڈ فوجی لگ رہا تھا جس کی تمام عمر جنگوں میں حصہ لیتے گذری ہو۔ اس کے جسم پر کشمشی رنگ کا خوبصورت سوٹ تھا۔

"ان سفید مونچھوں پر تو لیڈی طاہرہ ریجھنے سے رہی" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یار تم ایسا کرو کہ سیکرٹ سروس سے استعفیٰ دے کر عورتوں کی نفسیات پر کچھ عرصہ ریسرچ کرو ۔۔۔ تمہیں تو ان کی نفسیات کی الف ب بھی معلوم نہیں ۔۔۔ بڑے بھائی ۔۔۔ اوہ سوری! ۔۔۔ سفید مونچھوں کے بعد تو تم چھوٹے بھائی بن گئے ہو۔ تو چھوٹے بھائی! سمجھدار عورتیں نوجوانوں کی بجائے ادھیڑ عمر مردوں کو زیادہ پسند کرتی ہیں۔ کیونکہ نوجوانوں میں لاابالی پن بھی ہوتا ہے اور ان کا دوسری عورتوں پر عاشق ہو جانے کا سکوپ بھی ۔۔۔ جب کہ ادھیڑ عمر آدمی میچور بھی ہوتا ہے اور آئندہ اس کے کسی پر عاشق ہو جانے کا سکوپ بھی نہیں ہوتا۔ اور پھر وہ دولت بھی خاصی کما چکا ہوتا ہے ۔۔۔ اب سمجھے ۔۔۔ تو تمہاری بجائے میرا سکوپ بہرحال زیادہ رہے گا۔ دیکھ لینا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے بیک کر کے سائیڈ روڈ پر موڑ دیا۔

"کیا یہ لوگ پروفیسر لیاقت علی کی کوٹھی میں چھپے ہوئے ہیں ۔۔۔؟" کیپٹن شکیل نے چونک کر بورڈ کو دیکھتے ہوئے کہا جس پر پرائیویٹ راستہ کے موٹے موٹے الفاظ کے نیچے پروفیسر لیاقت علی کا نام لکھا ہوا تھا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"میرا اندازہ ہے کہ میجر پرمود وغیرہ یہیں چھپے ہوئے ہیں کیونکہ ان کی خالی کاریں اسی راستے سے ہی واپس آئی ہیں ۔۔۔ اور ادھر پروفیسر کی ہی رہائش گاہ ہے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

چند لمحوں بعد کار ایک وسیع و عریض پھاٹک کے سامنے پہنچ گئی جس پر پیتل کی نیم پلیٹ پر گلشن آباد کے نیچے پروفیسر لیاقت علی کا نام اور اس کے ساتھ ڈگریوں کی لمبی قطار موجود تھی۔ ایک مسلح دربان ملحقہ کیبن کے باہر بڑے مستعدانہ انداز میں کھڑا تھا۔ اس کی نظریں عمران کی کار پر جمی ہوئی تھیں۔

"ارے ادھر آؤ"۔۔۔ عمران نے بڑے تحکمانہ لہجے میں دربان سے مخاطب ہو کر کہا۔ اور دربان منہ بناتا ہوا چل کر اس کے پاس پہنچا۔

"تم کتنا عرصہ فوج میں رہے ہو ۔۔۔ ؟" عمران نے دربان سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"فوج میں ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ ؟" دربان نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"تمہاری چال بتا رہی ہے کہ تم فوج میں رہے ہو ۔۔۔ بہرحال پروفیسر کو اطلاع کرو کہ رانا تہور علی صندوقچی تشریف لائے ہیں"۔۔۔ عمران نے جان بوجھ کر اپنے نام کے ساتھ تشریف لانے کے الفاظ کہے۔ تاکہ دربان پر پورا رعب قائم رہے۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔ دربان نے کہا اور واپس کیبن کی طرف مڑ گیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے اندر سے پھاٹک کھول دیا۔

"تشریف لے جائیے جناب"۔۔۔ دربان نے اس بار قدرے مؤدبانہ

لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے کار اندر کی طرف بڑھا دی۔ پورچ میں ایک سفید رنگ کی بڑی سی کار موجود تھی۔ عمران نے اس کے ساتھ جا کر کار روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔ برآمدے میں ایک خوبصورت سی لڑکی بڑا شوخ سا لباس پہنے کھڑی تھی۔

"تشریف لائیے جناب"۔۔۔ لڑکی نے آگے بڑھتے ہوئے بڑے بے تکلف سے لہجے میں کہا اور عمران نے ایک لمحے کے لئے چونک کر اسے دیکھا اور پھر اس کا چہرہ بے تاثر ہو گیا۔

"ہم پہلی بار پروفیسر سے ملنے آئے ہیں ۔۔۔ آپ کی تعریف ۔۔۔ ؟" عمران نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام گلشن ہے ۔۔۔ اور میں پروفیسر کی بھتیجی ہوں"۔۔۔ لڑکی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا نام ہے ۔۔۔ لیکن پورا نام ہونا چاہئے ۔۔۔ گلشن بہار ۔۔۔ ایسے گلشن کا کیا فائدہ جس میں بہار ہی نہ ہو"۔۔۔ عمران نے کہا اور گلشن بے اختیار ہنس دی۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان باہر آ گیا۔

"یہ پروفیسر کے سیکرٹری آفتاب احمد ہیں"۔۔۔ گلشن نے آنے والے نوجوان کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"ماشاء اللہ این ہمہ خانہ آفتاب است ۔۔۔ ہمارا نام رانا تہور علی صندوقچی ہے ۔۔۔ اور یہ ہمارے سیکرٹری عالی جاہ ہیں ۔ ہم پروفیسر سے ایک اہم مسئلے پر بات کرنا چاہتے ہیں ۔۔۔ ہم نے پہلے فون کیا تو یہاں سے کوئی جواب نہ ملا"۔۔۔ عمران نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"ٹھیک ہے ۔۔۔ آپ ڈرائینگ روم میں تشریف رکھیں ۔۔۔ میں پروفیسر کو اطلاع کرتا ہوں ۔۔۔ گلشن بے ۔۔۔ آپ مہمانوں کے لئے کچھ تیار کر لیجیے" ۔۔۔ سیکرٹری آفتاب نے بڑے مودبانہ انداز میں کہا اور گلشن سر ہلاتی ہوئی ایک راہداری کی طرف بڑھ گئی ۔ اور سیکرٹری آفتاب انہیں ڈرائینگ روم میں بٹھا کر خود دروازے سے باہر نکل گیا۔

"ٹریس ہو گئے کیپٹن ! ۔۔۔ ہوشیار رہنا ۔۔۔ یہ گلشن لیڈی طارق ہے۔ میں نے اسے آواز سے پہچان لیا ہے ۔۔۔ یہ سیکرٹری صاحب میجر رشید ہیں ۔۔۔ گو میک اپ تو بہت اچھا کیا ہے لیکن رانا تہور علی صندوقی کی نظروں سے کیسے چھپ سکتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔ اور کیپٹن شکیل کا جسم یکلخت تن گیا۔

"ارے اتنا بھی تننے کی ضرورت نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل مسکرا دیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور بوڑھا پروفیسر اندر داخل ہوا۔ اس نے سلیپنگ گاؤن پہنا ہوا تھا۔ اس کے پیچھے سیکرٹری تھا۔

"پروفیسر لیاقت علی" ۔۔۔ سیکرٹری نے اندر آتے ہوئے کہا۔

"اوہ پروفیسر ! ۔۔۔ آپ تو خاصے بوڑھے ہو گئے ہیں ۔۔۔ آپ کو ہم نے خوامخواہ تکلیف دی" ۔۔۔ عمران نے اٹھ کر مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ! ۔۔۔ کیا بوڑھا ہونا جرم ہے" ۔۔۔ پروفیسر نے تلخ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ! ۔۔۔ آپ جیسے پروفیسر کا بوڑھا ہونا تو واقعی زیادتی ہے جس

کے پاس مشروب جوانی ہو ۔ وہ خود بوڑھا ہو جائے تو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مشروب جوانی ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ میں سمجھا نہیں" ۔۔۔ پروفیسر نے سامنے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ سیکرٹری آفتاب ایک سائیڈ پر کھڑا تھا۔

"ہمیں معلوم ہوا تھا کہ آپ نے کوئی مشروب جوانی تیار کیا ہے جسے پینے کے بعد آدمی بوڑھا نہیں ہوتا ۔۔۔ ہم تو اسی لئے حاضر ہوئے تھے لیکن آپ تو ہم سے بھی بوڑھے ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ! ۔۔۔ آپ کو غلط اطلاع دی گئی ہے ۔۔۔ ہمارا مشروب جوانی سے کیا تعلق" ۔۔۔ پروفیسر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے گلشن اندر داخل ہوئی۔ وہ ایک ٹرالی دھکیلتی ہوئی لائی تھی جس پر کافی کی دو پیالیاں موجود تھیں اس نے دونوں پیالیاں اٹھا کر باری باری عمران اور کیپٹن شکیل کے سامنے رکھ دیں۔

"یہ میری بھتیجی ہے گلشن ۔۔۔ بیٹھو گلشن ! ۔۔۔ یہ رانا صاحب کہیں تمہیں ملازمہ نہ سمجھ لیں" ۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے ۔۔۔ بہرحال اطلاع غلط نہیں ہو سکتی پروفیسر ! ۔۔۔ یہ اطلاع مجھے پروفیسر بارکی نے دی ہے ۔۔۔ اور آپ تو جانتے کہ پروفیسر بارکی جھوٹ نہیں بولتے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

پروفیسر بارکی کے الفاظ سنتے ہی وہ سب چونک پڑے۔

"پروفیسر بارکی ! ۔۔۔ وہ کون ہے" ۔۔۔ پروفیسر نے کہا۔

"اگر آپ انہیں نہیں جانتے پروفیسر ! ۔۔۔ تو پھر میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ تم پروفیسر لیاقت علی نہیں ہو سکتے" ۔۔۔ عمران نے اس بار سرد لہجے

میں کہا۔

"کیا مطلب! — آپ کیا کہنا چاہتے ہیں" — ؟ پروفیسر نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"اب وقت ضائع کرنا فضول ہے — اندر آجاؤ کیپٹن" — اچانک سیکرٹری آفتاب نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے دربان مشین گن لئے اچھل کر اندر آگیا۔ اس کے ساتھ ہی سیکرٹری کے ہاتھ میں بھی ریوالور نظر آنے لگا۔ پروفیسر اور گلشن بھی اچھل کر کھڑے ہو گئے اب ان کے ہاتھوں میں بھی ریوالور تھے۔

کیپٹن شکیل کا جسم سیدھا ہوا۔ لیکن عمران نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"چلو اچھا ہوا — آپ لوگ مزید منافقت سے بچ گئے — بہرحال آپ نے جگہ اچھی تلاش کر لی ہے — وہ اصل پروفیسر اور گلشن وغیرہ کہاں ہیں" — عمران نے بڑے مطمئن انداز میں مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"وہ زندہ ہیں — فکر نہ کرو — لیکن تم یہاں سے زندہ واپس نہیں جاسکتے عمران — میں نے تمہاری کار پہچان لی ہے۔ میں نے اسے ملٹری انٹیلی جنس کے برآمدے میں کھڑے دیکھا تھا" — سیکرٹری آفتاب نے کہا۔

"اچھا — کمال ہے میجر پرمود! — بڑی تیز نظریں ہیں تمہاری — اب میں بتاؤں کہ میں نے تمہیں کیسے چیک کیا" — عمران نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔ وہ ایسے بات کر رہا تھا جیسے اسے ان مشین گنوں

اور ریوالوروں کی ذرا برابر بھی پرواہ نہ ہو۔

"کیا ضرورت ہے — میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تمہاری باتیں سنتا رہوں — اس کوٹھی سے تو تم بچ نکلے تھے۔ لیکن اب میجر پرمود" — میجر پرمود نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم دانستگی میں یہاں آپھنسے ہیں میجر صاحب! — میں نے تمہاری دونوں کاریں خالی جاتی دیکھ لی تھیں۔ اور وہ اسی راستے گئی ہیں — پھر یہ دربان صاحب تو جی جال چلتے آتے — اس کے بعد لیڈی طاہرہ صاحبہ اپنی آواز نہ چھپا سکیں — اور تم نے میک اپ تو اچھا کر لیا ہے۔ لیکن رانا تہور علی خان سے اچھا میک اپ نہیں کر سکتے — میں نے تو صرف اس لئے تھوڑا وقت لے لیا تاکہ معلوم ہو کہ یہاں تم کتنے افراد ہو" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فائر — اچانک میجر پرمود نے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی دربان نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔

لیکن جیسے ہی پرمود کے حلق سے فائر کی آواز نکلی، عمران کے جسم نے یکلخت جھٹکا کھایا اور جس صوفے پر وہ بیٹھے تھے۔ بجلی کی سی تیزی سے پیچھے الٹ گیا۔ اور مشین گن کی گولیاں اس صوفے کے پچھلے حصے میں پھنس کر رہ گئیں۔ کیونکہ صوفہ پرانے زمانے کا تھا اور اس زمانے میں صوفے کی گدیوں کے نیچے کپاس بھری جاتی تھی۔

میجر پرمود تیزی سے آگے بڑھا ہی تھا کہ اچانک فائر ہوا اور دوسرے لمحے پرمود کے ہاتھوں سے ریوالور نکل کر دور جا گرا۔ اور اسی لمحے صوفہ

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

اڑتا ہوا ان کے اوپر آ گرا۔ میجر پرمود تو تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہو گیا لیکن گلشن، پروفیسر اور دربان صوفے کی زد سے نہ بچ سکے۔

"اب بولو میجر پرمود صاحب"۔۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

اب وہ اور کیپٹن شکیل ہاتھوں میں ریوالور لئے کھڑے تھے۔ عمران کے بولنے سے پہلے ہی کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے چھلانگ لگائی اور اس نے صوفے سے ٹکرا کر اٹھتے ہوئے ان تینوں کو کور کر لیا۔

"تم نے میرا ریوالور کیسے ہٹ کر لیا۔۔۔۔؟" پرمود نے بڑے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اب بھی حیرت بھرے انداز میں اپنے خالی ہاتھ کو دیکھ رہا تھا۔ جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ واقعی اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل چکا ہے۔ کیونکہ درمیان میں تو صوفہ تھا۔ جس میں سے مشین گن کی گولیاں کراس نہیں ہو سکیں تو ریوالور کی گولی کیسے کراس ہو گئی۔

"ایسے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ذرا سا ہاتھ اٹھا کر فائر کر دیا۔ دوسرے لمحے کیپٹن طارق کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ وہ بڑی خاموشی سے فرش پر پڑی مشین گن کی طرف ہاتھ بڑھا رہا تھا۔

عمران کے ریوالور سے نکلنے والی گولی چھت سے ٹکرا کر ساٹھ ڈگری کا زاویہ بناتی ہوئی ٹھیک کیپٹن طارق کے ہاتھ سے آ ٹکرائی تھی۔

"اوہ کمال ہے۔۔۔۔ واقعی ماہر نشانہ باز ہو"۔۔۔۔ میجر پرمود نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ عمران نے واقعی کارنامہ انجام دیا ہے کہ صوفے کی دوسری طرف سے فائر کیا اور گولی چھت سے ٹکرا کر پلٹی اور سیدھی پرمود کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور سے آ ٹکرائی۔

اور یہ اس وقت تو واقعی کمال بن گیا جب کہ درمیان میں صوفہ ہونے کی وجہ سے عمران اس کی پوزیشن بھی نہ دیکھ سکا تھا۔

"چلو شکر ہے۔ تم نے تعریف تو کی۔۔۔۔ ایک تو تم ذرا سی بات کرنے کا بھی وقت نہیں دیتے۔۔۔۔ فوراً گولیاں چلانا شروع کر دیتے ہو"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تم کیا باتیں کرنا چاہتے ہو۔۔۔۔؟" میجر پرمود نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"کیپٹن شکیل!۔۔۔۔ یہ اسلحہ اکٹھا کر کے ایک طرف ڈال دو۔ اگر اس دوران کسی نے حرکت کی تو پھر وہ ہمیشہ کے لئے بے حرکت ہو جائے گا۔۔۔۔ اس کے بعد اطمینان سے بات کریں گے"۔۔۔۔ عمران نے کیپٹن شکیل کے ساتھ ساتھ وہاں موجود افراد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

"کوئی حرکت نہ کی جائے"۔۔۔۔ پرمود نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خود بھی دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کی پیروی میں پیچھے ہٹ گئے۔ اور کیپٹن شکیل نے ٹھوکروں کی مدد سے اسلحہ اکٹھا کرنا شروع کر دیا۔

اور پھر جیسے ہی وہ کیپٹن طارق کے سامنے سے مشین گن اٹھانے کے لئے جھکا، کیپٹن طارق نے بجلی کی سی تیزی سے لات گھمائی اور کیپٹن شکیل اچھل کر پیچھے کھڑے عمران سے جا ٹکرایا۔ ضرب اس قدر زوردار تھی کہ کیپٹن شکیل واقعی کسی گیند کی طرح اچھلا تھا اور اچانک ٹکرانے کی وجہ سے وہ عمران کو بھی اپنے ساتھ ہی لے گیا۔ کیپٹن شکیل کو لات

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

مارتے ہی کیپٹن طارق بجلی کی سی تیزی سے مشین گن اٹھانے کے لئے جھکا ہی تھا کہ کیپٹن شکیل ایک بار پھر اس طرح اچھل کر کیپٹن طارق سے آ ٹکرایا جیسے گیند کسی دیوار سے ٹکرا کر واپس لوٹتی ہے اور وہ دونوں ایک دوسرے سے ٹکرا کر فرش پر گر گئے۔

عمران نے کیپٹن شکیل کو واپس تو اچھال دیا تھا لیکن اچانک ٹکراؤ کی وجہ سے ریوالور اس کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا۔ چنانچہ اس موقع سے میجر پرمود نے فائدہ اٹھایا اور اس نے چیتے کی طرح چھلانگ لگائی اور فرش سے اٹھتے ہوئے عمران سے آ ٹکرایا۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے کروٹ بدلی اور پھر جیسے ہی پرمود کے ہاتھ فرش سے ٹکرائے عمران کی ٹانگیں کسی پرکار کی طرح گھومیں اور پرمود اچھل کر پروفیسر اور گلشن سے جا ٹکرایا۔

"بس اب ہاتھ اٹھا دو دوستو!" — عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریوالور نکال لیا۔ ادھر کیپٹن شکیل اور کیپٹن طارق دونوں ایک دوسرے سے الجھے ہوئے تھے۔

"ہٹ جاؤ شکیل! — ابھی ریسلنگ کا وقت نہیں ہوا" — عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ لیکن جیسے ہی وہ پیچھے ہٹا، پرمود کا داؤ چل گیا۔ اس نے پاس کھڑی گلشن کو یکلخت عمران پر اچھال دیا اور گلشن چیختی ہوئی عمران سے جا ٹکرائی۔

"ارے باپ رے — بلکہ ڈیڈی رے — بڑا خوفناک ٹکراؤ ہے" — عمران نے نیچے گرتے ہی کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے گلشن کو ایک طرف اچھالا۔ لیکن اس کے اٹھتے ہی پرمود نے چھلانگ لگائی اور اس کی فلائنگ کک پوری قوت سے عمران کے پیٹ پر پڑی اور اس کے ساتھ ہی پرمود نے قلابازی کھائی اور اس بار اس نے اپنے سر کی زوردار ٹکر کیپٹن شکیل کی پسلیوں پر ماری اور پھر وہ سیدھا کھڑا ہو گیا۔

عمران اور کیپٹن شکیل دونوں ہی تیزی سے اٹھ کھڑے ہوئے لیکن اب پرمود کے ہاتھ میں خنجر چمک رہا تھا۔

"تمہاری موت میرے ہاتھوں ہی لکھی ہوئی ہے عمران" — پرمود نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"اچھا! — کاش تم مصنف ہوتے — کم از کم شہید ناول لکھ سکتا" — عمران نے بڑے مطمئن انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"ابھی تمہاری یہ چہکتی ہوئی زبان بند ہو جائے گی" — میجر پرمود نے کہا۔ وہ خنجر بڑے ماہرانہ انداز میں دونوں ہاتھوں میں الٹ پلٹ رہا تھا۔ اس کے ہاتھوں میں اس قدر تیزی تھی کہ خنجر پر آنکھ نہ ٹکتی تھی۔

"سنو! — مجھے مرنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے — لیکن ایک شرط ہے کہ تمہارے ساتھی مداخلت نہ کریں — ورنہ اس بار ان کی روحیں ان کے جسموں میں نہ رہ سکیں گی" — عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کوئی مداخلت نہ کرے — میں اس شیطان کو جہنم میں پہنچا دوں" — پرمود نے اونچی آواز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک ایک قدم آگے بڑھنے لگا۔ خنجر اس طرح بجلی کی سی تیزی سے دونوں ہاتھوں

Great Fight by Hibuddiez.com

میں الٹ پلٹ ہو رہا تھا جب کہ اس کی تیز نظریں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔
"اتنی تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں میجر پرمود! ۔۔۔ خوامخواہ تمہارے ہاتھ تھک جائیں گے" ۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

اور اسی لمحے میجر پرمود نے تیز چیخ ماری اور اچھل کر پوری قوت سے عمران پر خنجر کا وار کر دیا۔ وہ واقعی خنجر زنی میں کمال مہارت رکھتا تھا کہ آخری لمحے تک کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کس ہاتھ سے وار کرے گا۔ لیکن جیسے ہی وہ اچھلا عمران یکلخت پشت کے بل نیچے گرا اور اس کے اس طرح اچانک نیچے گرنے کی وجہ سے اس کے سینے پر خنجر مارتا ہوا پرمود بے اختیار آگے کو جھکا اور اس کے ساتھ ہی عمران کی دونوں ٹانگیں بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے اٹھیں اور پرمود بری طرح چیختا ہوا قلابازی کھا کر پچھلی دیوار سے جا ٹکرایا۔ جب کہ عین اسی لمحے کیپٹن شکیل یکلخت اچھلا اور اس کی لات پوری قوت سے کیپٹن طارق کی پسلیوں میں لگی اور کیپٹن طارق اچھل کر سائیڈ کی دیوار سے جا ٹکرایا لیکن پھر اسی لمحے پروفیسر نے یکلخت کیپٹن شکیل پر چھلانگ لگا دی۔ وہ ایک لمحے کے لئے تو کیپٹن شکیل پر چھا سا گیا مگر دوسرے لمحے کیپٹن شکیل یکدم اچھلا اور اس کے ساتھ ہی پروفیسر کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی۔ کیپٹن شکیل نے اُسے اچھالتے ہوئے اپنی کہنی پوری قوت سے اس کی پسلیوں میں ماری تھی۔ کراٹے کا یہ خوفناک داؤ اس قدر بھرپور انداز میں پڑا تھا کہ توفیق دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا اور بُری طرح پھڑکنے لگا۔ لیکن کیپٹن شکیل لیڈی طاہرہ کے ہاتھوں مار کھا گیا جو

ایک سائیڈ پر کھڑی تھی۔
جیسے ہی کیپٹن شکیل نے توفیق کو کہنی کی ضرب لگائی گلشن نے لات گھمائی اور اس کی لات پوری قوت سے کیپٹن شکیل کی گردن کی سائیڈ پر پڑی اور کیپٹن شکیل کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی گردن میں رہابی سی بھر گئی ہوں۔

"نکلو ۔ جلدی نکلو" ۔۔۔ اچانک میجر پرمود کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی کیونکہ دیوار سے ٹکرا کر پرمود اور عمران اکٹھے ہی اٹھے تھے لیکن پرمود نے اٹھتے ہی اونچی چھلانگ لگائی اور عمران اس کی چھلانگ سے بچنے کے لئے نیچے جھک گیا اور پرمود اس کے سر کے اوپر سے اڑتا ہوا دروازے کے قریب جا کھڑا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے چیخ کر نکلنے کے لئے کہا اور پھر جیسے بھوت بھاگتے ہیں اس طرح پرمود اور اس کے ساتھیوں نے یکلخت چھلانگیں لگائیں اور پلک جھپکتے ہی وہ دروازے سے باہر جا چکے تھے۔
"یہ بھاگ گئے ہیں" ۔۔۔ عمران جو نیچے جھک کر سیدھا ہو رہا تھا منہ بناتے ہوئے کہا۔

ادھر کیپٹن شکیل بھی تیزی سے اٹھا تھا لیکن جب تک وہ دونوں بھاگتے دوڑتے ہوئے باہر برآمدے میں پہنچے۔ وہ چاروں باہر جا چکے تھے۔ کیونکہ پورچ میں کھڑی سفید رنگ کی کار اسی لمحے پھاٹک کو ایک دھماکے سے توڑتی ہوئی باہر نکل گئی۔ کیپٹن شکیل تیزی سے اپنی کار کی طرف دوڑا۔
"ٹھہرو کیپٹن! ۔۔۔ جانے دو انہیں ۔۔۔ یہ آخر جائیں گے کہاں۔"

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

خوامخواہ پٹرول ضائع کرنے کا فائدہ" ـــــ عمران نے ٹھنڈے لہجے میں کہا اور کیپٹن شکیل ٹھٹھک کر رک گیا۔

"آپ۔ انہیں جان بوجھ کر ڈھیل دے رہے ہیں" ـــ کیپٹن شکیل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا کرتا ـــ جب کپتان ہی ایک عورت کی لات کھا کر بھاگنا شروع کر دے تو باقی کھلاڑی تو ڈھیلے پڑنے ہی ہیں۔" ـ ـ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ وہ تو اچانک اس نے لات مار دی تھی" ـ کیپٹن شکیل نے شرمندہ ہوتے ہوئے کہا

"تو اور کیا وہ پہلے اخبار میں اشتہار دیتی ـ تو سول بھائی ـ تب لات مارتی" ـــــ عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل ظاہر ہے کیا جواب دیتا۔ نظریں جھکا کر خاموش ہو گیا۔

"دراصل میں چاہتا ہوں کہ میجر پرمود جیسے آدمی کو کچھ [illegible] مل جائے ـــــ غریب یہ نہ سوچے کہ عمران کے ملک میں گئے بھی تو اس نے مہمان نوازی نہ کی ـــ بہرحال آؤ ـــ پروفیسر اور اس کی بھتیجی گلشن زندہ ہیں تو انہیں ڈھونڈیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس پلٹ پڑا۔

"ہم ابھی انہیں زیادہ [illegible] ہم انہیں دوران ہی دونوں کو مار گراتے" [illegible] نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"وہ تو [illegible] پا جائیں گے ـ انہیں مار گرائیں گے کیپٹن توفیق! لیکن خوامخواہ وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ ہمارا اصل مشن ویسے ہی بڑا ہو جاتا" ـــــ میجر پرمود نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت ایک چھوٹی سی کوٹھی کے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔

پروفیسر کی کوٹھی سے نکلتے ہی انہوں نے شہر میں سفید کار چھوڑ دی تھی اور پھر ٹیکسی کے ذریعے وہ گارڈن ٹاؤن کی اس کوٹھی میں آ گئے تھے۔ توفیق کے پوچھنے پر پرمود نے اسے بتایا تھا کہ اس کی ہدایات پر دونوں کاریں شہر میں تباہ کر دی گئی ہوں گی۔ لیکن پھر بھی امکان ہے کہ ان کی رہائش گاہ سیکرٹ سروس کی نظروں میں آ چکی ہو

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

اس لئے فی الحال وہاں جانا خطرے سے خالی نہ تھا۔ اور پھر اس نے دوسری دلیل یہ دی تھی کہ عمران وغیرہ نے ان کا تعاقب نہیں کیا۔ اس سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اُسے معلوم تھا کہ ہم لوگ اپنی رہائش گاہ پر ہی جائیں گے۔

"ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم اپنے ساتھیوں سے رابطہ قائم کر کے صورتحال معلوم کر لیں"۔۔۔۔ توفیق نے کہا۔

"ابھی انہیں وہیں رہنے دو۔۔۔ عمران اور اس کے ساتھی یقیناً اب پورا زور اسی رہائش گاہ کی تلاش پر لگا دیں گے۔۔۔ اور میں اس دوران اصل مشن پر کام کر لینا چاہتا ہوں"۔۔۔ میجر پرمود نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس لیبارٹری میں تو اب داخل ہونا ناممکن ہے میجر۔۔۔ اندر تو سارا سلسلہ ہی کمپیوٹر کنٹرول ہے"۔۔۔ کیپٹن طارق نے کہا۔

"پرواہ نہ کرو۔۔۔ جب پرمود کام کرنے پر آتے تو کمپیوٹر اس کا راستہ نہیں روک سکتے۔۔۔ تم اس لیبارٹری کا نقشہ بناؤ۔۔۔ میں اس دوران اس لیبارٹری پر ریڈ کرنے کے لئے اسلحے اور کاروں کا بندوبست کر لوں"۔۔۔ پرمود نے کہا۔ اس نے ٹیلیفون اپنی طرف کھسکا لیا۔ یہ رہائش گاہ بھی بلگارنیہ کے سفارت خانے سے متعلق تھی اور یہاں آنے سے پہلے میجر پرمود نے سفارت خانے کی معرفت ایسی کئی جگہوں کا بندوبست کر لیا تھا تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ انہیں استعمال کر سکے۔

"یس۔ پی اے ٹو سکینڈ سیکرٹری"۔۔۔۔ نمبر گھماتے ہی دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"زیرو زیرو نائن۔۔۔ سیکنڈ سیکرٹری سے بات کراؤ"۔۔۔ میجر پرمود نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس سر۔۔۔ ہولڈ آن کیجئے"۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"یس سبطین سپیکنگ"۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بلگارنیہ سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری سبطین کی آواز سنائی دی۔

"زیرو زیرو نائن بول رہا ہوں سبطین صاحب"۔۔۔ پرمود نے خشک لہجے میں کہا۔

"یس فرمائیے!۔۔۔ میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔۔۔ سیکنڈ سیکرٹری نے پوچھا۔

"میں اصل مشن پر ریڈ کرنے والا ہوں۔۔۔ آپ پوائنٹ نمبر فور پر دو عدد انجن کاریں۔۔۔ الیون تھری سکیل کے پلاسٹک بم کم از کم دو درجن دستی بم۔۔۔ چار سپر گیس ماسک۔۔۔ چار سٹین گنیں مع فالتو میگزین بھجوا دیں اور اس کے ساتھ وہ سامان بھی جس کی لسٹ آپ کو کرنل ڈی کی معرفت مل چکی ہو گی"۔۔۔۔ پرمود نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ کس وقت چاہیئے"۔۔۔۔ سبطین نے پوچھا۔

"کتنی دیر میں بندوبست ہو سکتا ہے"۔۔۔۔ پرمود نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے لگیں گے"۔۔۔۔ سبطین نے جواب دیا۔

"اوکے۔۔۔ ٹھیک وقت ہے۔۔۔ کوڈ زیرو زیرو نائن ہی ہو گا۔ کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہیئے"۔۔۔۔ میجر پرمود نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"توفیق! ۔۔۔۔ تم اور کیپٹن طارق دونوں نئے میک اپ میں لیبارٹری چلے جاؤ اور وہاں جا کر حالات کا جائزہ لو تاکہ ریڈ کرتے وقت کوئی ناگہانی صورت حال سامنے نہ آ جائے ۔۔۔۔ سپیشل زیرو پر مجھے رپورٹ دینے دی۔ میں اور طاہرہ آ جائیں گے" ۔۔۔۔ پرمود نے کہا۔

"میں وہاں کے سکیورٹی انچارج میجر جمال کا میک اپ کر لیتا ہوں میں اسے چھاپ لوں گا ۔۔۔۔ اس کے بعد ہمیں بے حد آسانی ہو جائے گی" ۔۔۔۔ کیپٹن طارق نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے" ۔۔۔۔ پرمود نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور کیپٹن طارق اور توفیق دونوں اٹھ کر اندرونی کمرے کی طرف بڑھ گئے تاکہ نئے میک اپ کے ساتھ ساتھ لباس بھی بدل لیں۔

"کار تو نہیں ۔۔۔۔ یہ جائیں گے کیسے" ۔۔۔۔ ان کے جاتے ہی لیڈی طاہرہ نے پوچھا۔

"توفیق کار چوری کرنے میں ماہر ہے۔ بے فکر رہو" ۔۔۔۔ پرمود نے کہا اور لیڈی طاہرہ نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔

"میجر! ۔۔۔۔ اگر لیبارٹری پر حملہ کرنے سے پہلے ہم سیکرٹ سروس خاص طور پر عمران کا صفایا کر دیتے تو ہمیں بے حد آسانی ہو جاتی" ۔۔۔۔ لیڈی طاہرہ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"اس میں خاصا وقت ضائع ہو سکتا ہے اور پھر میری عادت ہے کہ مجھے براہ راست کام کرنے میں لطف آتا ہے ۔۔۔۔ یہ جاسوسی قسم کی حرکتیں میرے بس کا روگ نہیں ہیں" ۔۔۔۔ پرمود نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے ۔۔۔۔ ہماری تربیت ہی اس قسم کی ہوئی۔ لیکن میں نے دیکھ لیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی بے حد ہوشیار اور تیز ہیں اور مجھے یقین ہے کہ انہوں نے لیبارٹری پر خصوصی نگرانی کر رکھی ہو گی۔ انہوں نے وہاں ہو سکتا ہے ہمارے لئے کوئی جال بھی بچھا رکھا ہو" ۔۔۔۔ لیڈی طاہرہ نے کہا۔

"میں اس جال کو توڑنے کی ہمت رکھتا ہوں طاہرہ! ۔۔۔۔ میں نے ایسے سینکڑوں جال پہلے بھی توڑے ہیں ۔۔۔۔ ہاں اگر ہمیں وہاں ان لوگوں کا صفایا کئے بغیر اصل مشن پورا نہیں ہو سکتا تو پھر میں ان کی موت بن کر پہنچوں گا اور دیکھوں گا کہ یہ میرے ہاتھوں سے کس طرح بچ سکتے ہیں" ۔ پرمود نے بااعتماد لہجے میں کہا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے میجر! ۔۔۔۔ کیا آپ واقعی مشین گنیں چلاتے اور بم پھینکتے ہوئے لیبارٹری میں گھس جائیں گے اور پروفیسر بارکی کو اٹھا کر لے آئیں گے" ۔۔۔۔ لیڈی طاہرہ نے کہا۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔ اس طرح تو سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہو سکتا ۔۔۔۔ کیپٹن طارق اور توفیق وہاں جا کر پہلے پوزیشن سنبھالیں گے پھر وہ لیبارٹری کے کسی کمزور پہلو کی نشاندہی کریں گے اور اس کے بعد ہم اطمینان سے اس پر حملہ کر دیں گے لیکن یہ کام عام جاسوسوں کی طرح ہفتوں میں کرنے کی بجائے گھنٹوں میں ہو گا۔ بس فرق صرف اتنا ہی ہے" ۔۔۔۔ میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار لیڈی طاہرہ نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

میں نے جان بوجھ کر میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ڈھیل دے دی تھی ——— ورنہ وہ اتنی آسانی سے وہاں سے نہ نکل سکتے تھے لیکن میرا مقصد اور تھا ——— میں میجر پرمود کو ایسے وقت پکڑنا چاہتا ہوں جب اس پر جرم ثابت ہو سکے ——— کیونکہ تمہیں معلوم ہے کہ ڈی ایجنٹوں کے ضابطے بین الاقوامی طور پر ہمارے سول ضابطوں سے مختلف ہیں اگر ہم ابھی انہیں پکڑ لیتے یا مار ڈالتے تو ہمیں کچھ بھی حاصل نہ ہو سکتا اور بلگارنیہ والے کوئی نیا ڈی ایجنٹ بھیج دیتے ——— میں انہیں اس لئے ڈھیل دے رہا ہوں تاکہ یہ اس دھندے میں الجھے رہیں ——— مجھے بتایا گیا ہے کہ پروفیسر بارکی کے فارمولے کی تیاری میں زیادہ سے زیادہ چند ہفتے لگیں گے ——— اس کے بعد پروفیسر بارکی یا اس کا فارمولا ہمارے لئے بیکار ہو جائے گا۔ اس کے بعد اگر پروفیسر بارکی کو اغوا کر لیا جاتا ہے تو اس سے کوئی فرق نہ پڑے گا۔ کیونکہ بنیادی ہتھیار تیار ہو چکا ہو گا اور جب تک

بلگارنیہ یا کوئی اور ملک اس بنیادی فارمولے کی تیاری تک پہنچے گا ہمارے سائنسدان اسے اور زیادہ ایڈوانس کر چکے ہوں گے اس طرح یہ صورت حال ہمیشہ ہماری رہے گی اور چونکہ مجھے یقین ہے کہ میجر پرمود کسی طرح بھی لیبارٹری کے اندر داخل نہ ہو سکے گا۔ بس وہ ٹکریں مارتا رہے گا ——— سر کھپاتا رہے گا۔ اس طرح بلگارنیہ والے بھی رکے رہیں گے اور اگر وہ لیبارٹری میں گھسنے میں کامیاب ہو بھی گیا تو پھر ہم اسے جرم کرتے ہوئے پکڑ لیں گے اور پھر اس کے بدلے ہم اپنے کسی ڈی ایجنٹ بلگارنیہ کی قید سے چھڑا لیں گے ——— ان دونوں صورتوں میں ہمارا فائدہ ہے ——— میجر پرمود کی موت سے ہمارے فائدے ختم ہو جاتے ہیں۔ اس لئے یوں سمجھو کہ بس میں اسے بلا بھگا کر تھکانا چاہتا ہوں" ——— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں اپنی لائن آف ایکشن بتاتے ہوئے کہا۔

"مطلب یہ کہ آپ میجر پرمود کے ساتھ بلی چوہے والا کھیل کھیل رہے ہیں" ——— بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے تو تمہیں آج تک مذکر مونث کی تمیز ہی نہیں آئی ——— تکلے اُٹھا! ——— اب میں اپنے آپ کو چوہا سمجھوں یا پرمود کو ——— اگر ایسی بات ہے تو پھر مجھے چولا اور پرمود پر چھوڑنا پڑے گا اور آج کل اتنی لادر ہے ——— اگر بلی چوہے میں صلح ہو گئی تو ہم دونوں ملکہ رحمت دونوں بلی کے گلے میں گھنٹی باندھنے کے لئے گھنٹی اٹھائے پھرتے نظر آئیں گے" ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"کیپٹن شکیل نے تو بڑی شکایت کی تھی کہ عمران نے جان بوجھ کر میجر پرمود کو جانے دیا۔ ورنہ وہ اس کا تعاقب کر کے اُسے لازماً گھیر لیتے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ تو ایک عورت کی لات کھا کر فرش پر پڑا چیاؤں چیاؤں کر رہا تھا اور شکایت کرتے وقت تو اس کا انداز ایسا ہو گا جیسے وہ رستم زماں ہو ۔۔۔ اور عمران بے چارہ مٹی کا مادھو ہو" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے اُسے کہہ دیا تھا کہ عمران نے میری ہدایات پر عمل کیا ہے ظاہر ہے اس کے سوا اور کیا کرتا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"نعمت کی طرف سے کوئی رپورٹ ملی ہے" ۔۔۔ ؟ عمران نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ انہوں نے لیبارٹری کی سیکورٹی کا مکمل چارج سنبھال لیا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اور ان کاروں کا کیا ہوا" ۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا۔

"وہ کاریں شہر میں روک دی گئیں اور پھر دونوں کاریں دھماکے سے تباہ ہو گئیں ۔۔۔ نمبر پلیٹیں جعلی تھیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ اب پرمود اور اس کے ساتھیوں کا انتظار لیبارٹری پر ہی کیا جائے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے ۔۔۔ ان کا اصل ٹارگٹ تو وہی ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میجر پرمود کی فطرت ایسی ہے کہ وہ یقیناً فوری طور پر لیبارٹری پر حملہ کرنے کی کوشش کرے گا اور دیکھنا آپ کہ آج رات ہی وہ حملہ کرے گا اس لئے ہمیں آج رات اس کے لئے وہاں جال بچھا دینا چاہئے" ۔۔۔ عمران نے میز پر پڑے ہوئے کاغذ کا پیڈ اپنی طرف کھسکاتے ہوئے کہا، اور پھر بال پوائنٹ اٹھا کر اس نے تیزی سے اس پر لکھنا شروع کر دیا۔

بلیک زیرو خاموش بیٹھا رہا۔

کافی دیر تک لکھنے کے بعد عمران نے بال پوائنٹ بند کر کے واپس رکھی اور کاغذ بلیک زیرو کی طرف بڑھا دیا۔

"اسے پڑھو ۔۔۔ اور اس کے مطابق سارا انتظام کرا دو ۔۔۔ اس آپریشن کو تم نے خود ڈیل کرنا ہے۔ انچارج تم خود ہو گے۔ میں نے ایک اور کام کرنا ہے" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو کی آنکھیں مسرت سے چمک اٹھیں۔ کیونکہ عمران نے اُسے خود فیلڈ میں کام کرنے کا موقع دے دیا تھا۔

"کوئی مسئلہ ہو تو دانش منزل کے ٹرانسمیٹر پر مجھ سے بات کر لینا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر آپریشن روم سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار دانش منزل سے نکل کر تیزی سے رانا ہاؤس کی طرف بڑھی جا رہی تھی اس نے جان بوجھ کر بلیک زیرو کو اس مہم کا انچارج بنا دیا تھا کیونکہ اس کے ذہن میں ایک اور پلاننگ ابھر رہی تھی۔ ایسی پلاننگ جس سے وہ میجر پرمود کو الجھا کر کنفیوز کر سکتا تھا۔

"ماسٹر ۔۔۔ اب جوانا کی شادی کرا دو" ۔۔۔ رانا ہاؤس میں پہنچتے ہی جوزف نے سرگوشیانہ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیوں ۔۔۔ کیا وہ کسی کو بھگا لایا ہے" ۔۔۔ عمران نے بھی اسی انداز

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

میں پوچھا۔ جوانا اس وقت وہاں موجود نہ تھا۔

"بھگا لاؤ تو پھر تمہیں کہنے کی کیا ضرورت تھی ۔۔۔ وہ سارا دن کمرے میں بیٹھا آہیں بھرتا رہتا ہے اور ڈسکو میوزک سنتا رہتا ہے" ۔۔۔ جوزف نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ڈسکو میوزک تو چلو قابل برداشت ہے ۔۔۔ لیکن یہ آہیں بھرنے والا مسئلہ البتہ خراب ہے ۔۔۔ پہلے زمانے میں لوگ چلمیں بھرا کرتے تھے خوش رہتے تھے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے جوانا بھی وہاں پہنچ گیا۔

"ارے باس! ۔۔۔ آپ کب آئے" ۔۔۔ جوانا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں آہیں بھرنے سے فرصت ملے تو پتہ چلے کہ اس دنیا میں باس نام کی کوئی چیز بھی رہتی ہے" ۔۔۔ عمران نے روٹھ جانے والی بیوی کے سے انداز میں کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔

"آہیں بھرنے ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ میں کیوں آہیں بھروں ۔۔۔؟" جوانا نے چونکتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو معلوم نہیں ۔۔۔ جوزف کہہ رہا ہے کہ جوانا کی اب شادی کرا دو ۔۔۔ بے چارہ بالغ ہو گیا ہے۔ آہیں بھرتا ہے اور ڈسکو میوزک سنتا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس! ۔۔۔ یہ تو اس کالے نے میرا جینا حرام کر رکھا ہے۔ سارا دن شراب پیتا رہتا ہے اور سینے پر کراس بناتا رہتا ہے ۔۔۔ میں ذرا لمبے لمبے سانس لے کر یوگا کی مشقیں کروں تو کہتا ہے کہ تمہیں عشق ہو گیا ہے۔ بس تم کسی کام کے نہیں رہے ۔۔۔ اور نجانے کس کس دیوتا کے حوالے دے دے کر مجھے ڈرانے کی کوشش کرتا رہتا ہے" ۔۔۔ جوانا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ تم دونوں کو مفت کی روٹیاں مل رہی ہیں اس لئے تم دونوں ہی بے کار ہو گئے ہو ۔۔۔ چلو تیاری کرو تاکہ تمہاری اصل ورزش ہو سکے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ باس وینڈر گڈ! ۔۔۔ واقعی میں تو بے کار رہتے رہتے اب مرنے کی حد تک تنگ آ چکا ہوں" ۔۔۔ جوانا نے مسرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"بس تو تمہارا اسی طرح ویسے ہی علاج ہے ۔۔۔ تنگ تو کہیں سے نہیں ہوا ۔۔۔ بہرحال آؤ ۔۔۔ میں تمہارا میک اپ کر دوں، ورنہ تم دونوں تو سب کی نظروں میں آ جاؤ گے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور وہ دونوں کو لئے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تقریباً ایک گھنٹہ مصروف رہنے کے بعد جب عمران ان دونوں سمیت ڈریسنگ روم سے باہر نکلا تو عمران سمیت تینوں کا حلیہ یکسر بدل چکا تھا۔ جوزف اور جوانا دونوں گورے چٹے سرخ بالوں والے غیر ملکی لگ رہے تھے۔ ان دونوں کے جسموں پر سلیٹی اور گہرے براؤن رنگ کے سوٹ بڑے خوبصورت لگ رہے تھے جب کہ عمران خود بھی کوئی غیر ملکی لگ رہا تھا۔

"کمال کر دیا ہے باس" ۔۔۔ جوانا نے جوشیلے لہجے میں کہا۔

"شادی ۔۔۔ اور کیا کر سکتے ہو" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شادی کس کی باس ۔۔۔ تمہاری ۔۔۔ ارے فار گاڈ سیک ۔۔۔ یہ ظلم نہ کرنا ۔۔۔ خداوند یہوشوا کا غضب شادی کی صورت میں ہی ٹوٹتا ہے"۔

جوزف نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارا ـــ جوشوا خود کنوارہ رہ گیا ہوگا" ـــ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیتے۔

"یس" ـــ دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی

"عمران بول رہا ہوں ـــ اپنی کار لے کر رانا ہاؤس پہنچ جاؤ میں انتظار کر رہا ہوں" ـــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب پروگرام سن لو" ـــ عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے جوانا اور جوزف سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ تفصیل سے اپنی پلاننگ بتانے لگا

"ویری گڈ ماسٹر ـــ اب مزہ آئے گا" ـــ جوزف اور جوانا دونوں ہی پلاننگ سن کر اچھل پڑے۔

چند لمحوں بعد کال بیل بجی اور ٹائیگر اندر آ گیا۔ ٹائیگر پہلے تو ان تینوں کو دیکھ کر چونک پڑا۔

"کمال ہے عمران صاحب ـــ یہ تو میک اپ نہیں بلکہ جادوگری ہے بھلا کون تصور کر سکتا ہے کہ جوزف اور جوانا بھی اتنے گورے ہو سکتے ہیں" ـــ ٹائیگر نے میک اپ کا پتہ چلنے پر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کہو تو تمہیں نیگرو بنا دوں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر انہیں ساتھ لئے وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

لیبارٹری کے اوپر بنی ہوئی جینٹ فیکٹری بند ہو چکی تھی اور فالتو قسم کا عملہ چھٹی کر کے جا چکا تھا جبکہ سیکورٹی کا عملہ ویسے ہی موجود تھا۔ صفدر فیکٹری کی سائیڈ میں بنے ہوئے ایک مینار کی چوٹی پر چڑھا ہوا دوربین آنکھوں سے لگائے بیٹھا تھا۔ اس کے پاس ایک ٹرانسمیٹر رکھا ہوا تھا۔ دوربین کے لینز خاص قسم کے تھے جن کی وجہ سے گہرے اندھیرے میں بھی آسانی سے کسی کی نقل و حرکت چیک کی جا سکتی تھی۔ ایک بٹن کی مدد سے لینز کی پوزیشن بدلی جا سکتی تھی۔

صفدر جس رخ پر بیٹھا ہوا تھا وہاں سے فیکٹری کے ارد گرد کا تقریباً تین چوتھائی حصہ آسانی سے چیک کیا جا سکتا تھا۔ سارا علاقہ سیکورٹی کے نقطہ نظر سے صاف تھا اس لئے صفدر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوربین کو ایک طرف رکھا اور جیب سے سگریٹ کا پیکٹ نکال کر اس نے سگریٹ نکالا اور پھر لائٹر سے اسے جلا کر لمبے لمبے کش لینے لگا۔ عام طور

t.Fight Presented by Hibuddiez.com

پر وہ سگریٹ نہ پیتا تھا۔ لیکن جب کبھی نگرانی جیسے بور کام سے اس کا واسطہ پڑتا تو پھر اُسے سگریٹ کی طلب ہوتی تھی۔ البتہ سگریٹ جلانے سے پہلے اس نے اپنا رخ اس طرح کر لیا تھا کہ دُور سے سگریٹ کا جلتا ہوا سرا نظر نہ آ سکے۔

ابھی اس نے دو تین کش ہی لیے تھے کہ پاس پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹی ٹی سیٹی کی آواز سنائی دی اور صفدر نے چونک کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو — ایکسٹو۔ اوور" — ٹرانسمیٹر سے ایکسٹو کی آواز سنائی دی۔

"یس سر! — صفدر بول رہا ہوں سر۔ اوور" — صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"تم نے سگریٹ کیوں سلگایا ہے — کیا تمہیں معلوم نہیں کہ نگرانی کے وقت سگریٹ پینا ناقابلِ معافی جرم ہے۔ اوور" — دوسری طرف سے ایکسٹو کی انتہائی کرخت آواز سنائی دی اور صفدر نے بُری طرح چونک کر سگریٹ کو فرش پر مسل دیا۔

"آئی ایم سوری سر! — میں نے تو حتی الوسع کوشش کی تھی کہ سگریٹ نظر نہ آ سکے۔ اوور" — صفدر نے سہمے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"آئندہ احتیاط رکھنا — ورنہ ٹرانسمیٹر کال کی بجائے گولی بھی تمہاری پیشانی میں راستہ بنا سکتی ہے۔ اوور اینڈ آل" — دوسری طرف سے کہا گیا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے آثار نمایاں تھے۔ ایکسٹو کی یہ کال بتا رہی تھی کہ ایکسٹو کہیں قریب ہی موجود ہے۔ ورنہ بھلا اُسے صفدر کے سگریٹ پینے کی خبر کیسے ہو سکتی تھی۔ جب کہ اس سے پہلے ایکسٹو کے متعلق اس کا یہی خیال تھا کہ وہ دانش منزل میں بیٹھا ہو گا۔ لیکن اب اس کال کے بعد وہ پوری طرح محتاط ہو گیا۔ اس نے دوبارہ دوربین آنکھوں سے لگائی اور ساتھ ہی اندھیرے میں دیکھنے والا بٹن بھی پریس کر دیا کیونکہ پہلے کی نسبت اب ماحول پر اندھیرے کی گرفت زیادہ تیز ہو گئی تھی۔

دوربین آنکھوں سے لگاتے ہی وہ بُری طرح چونک پڑا۔ اُسے اندر شہر کی طرف سے آنے والی سڑک پر ایک کار کا ہیولہ سا فیکٹری کی طرف آتا دکھائی دے رہا تھا۔ کار کی ہیڈ لائٹس بند تھیں۔ اس بات پر صفدر چونکا تھا۔ اگر مخصوص قسم کے لینز دوربین میں فٹ نہ ہوتے تو شاید وہ کار اُسے کسی صورت بھی نظر نہ آ سکتی۔ وہ چند لمحے کار کو دیکھتا رہا۔ پھر اچانک ایک اور رابطہ سڑک سے ایک جیپ بھی اسی پوزیشن میں دکھائی دی۔

صفدر نے جلدی سے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو — ہیلو صفدر کالنگ۔ اوور" — صفدر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس — جولیا اٹنڈنگ۔ اوور" — دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"مس جولیا! — پوائنٹ ایک سے ایک کار اور پوائنٹ دو سے ایک جیپ آ رہی ہے — دونوں کی ہیڈ لائٹس بند ہیں۔ اور ان کا رخ فیکٹری کی طرف ہی ہے۔ اوور" — صفدر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا — ٹھیک ہے۔ میں انہیں چیک کرتی ہوں۔ تم بھی ان پر

نظر رکھنا۔ اوور اینڈ آل" ـــــ دوسری طرف سے جولیا نے تیز لہجے میں کہا اور صفدر نے ٹرانسمیٹر آف کر کے نیچے رکھ دیا۔ اور دوربین دوبارہ آنکھوں سے لگا لی۔ اور ایک بار پھر چونک پڑا۔ کار کا رخ بدل گیا تھا اور اب وہ ایک بائی روڈ پر سے گذر رہی تھی اور اس بائی روڈ کا اختتام اسی سڑک پر ہوتا تھا جس پر جیپ موجود تھی۔ اور جیپ بھی اب سڑک کی ایک سائیڈ پر رک چکی تھی۔ لیکن جیپ میں سے کوئی باہر نہ آیا تھا البتہ اندر کچھ ہیولے سے بیٹھے نظر آ رہے تھے۔ کار کی رفتار خاصی تیز تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد کار بائی روڈ سے گذر کر اس سڑک پر پہنچی اور جیپ کے قریب پہنچ کر رک گئی۔ کار کے دروازے کھلے اور اس میں سے دو افراد نکل کر جیپ میں چڑھ گئے۔ کار کے دروازے بند ہوئے اور کار مڑ کر واپس اسی بائی روڈ پر دوڑنے لگی۔ جب کہ جیپ اب تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔

صفدر بڑی حیرت سے یہ بھاگ دوڑ دیکھ رہا تھا۔ کار بائی روڈ سے گذر کر بجائے آگے آنے کے واپس شہر کی طرف مڑ گئی جب کہ جیپ کافی آگے آ کر ایک مکان کے پھاٹک کے اندر جا کر غائب ہو گئی۔

صفدر نے ٹرانسمیٹر اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اس سے سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"یس صفدر سپیکنگ۔ اوور" ـــــ صفدر نے بٹن دبا کر کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں ـــــ کار واپس چلی گئی ہے اور جیپ ایک مکان میں غائب ہو گئی ہے ـــــ میرے خیال میں یہ کوئی اور چکر ہے۔ اوور" ـــــ جولیا کی آواز سنائی دی۔

"میرے خیال میں اس مکان کو چیک کر لینا چاہئے۔ اوور" ـــــ صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں تنویر، نعمانی اور چوہان کو بھیجتی ہوں۔ تم ان کی نگرانی کرتے رہنا۔ اوور اینڈ آل" ـــــ جولیا نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

صفدر نے ٹرانسمیٹر رکھ کر دوربین دوبارہ آنکھوں سے لگا لی۔ اُسے جولیا کی پوزیشن کا علم تھا۔ جولیا فیکٹری سے کچھ فاصلے پر ایک مکان کی چھت پر بیٹھی ہوئی تھی۔ جب کہ تنویر، نعمانی اور چوہان فیکٹری کے اندر تھے۔ اس کے ذہن میں ایک خلش سی پیدا ہوئی کہ ان تینوں کو لیبارٹری سے باہر بھیجنا کیا ٹھیک ہے حالانکہ سب ضروری تھے۔ لیکن پھر وہ خاموش ہو گیا۔ کیونکہ ان تینوں کے علاوہ وہاں لیبارٹری کا اپنا سکیورٹی سٹاف بھی موجود تھا جس کا انچارج میجر کمال تھا۔ جو خاصا مستعد اور فرض شناس افسر تھا۔

تھوڑی دیر بعد صفدر نے ایک جیپ کو فیکٹری سے نکل کر تیزی سے اس علاقے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا جس میں وہ مکان تھا جس میں وہ جیپ گئی تھی۔ صفدر خاموش بیٹھا جیپ کو جاتا دیکھتا رہا جس میں یقیناً تنویر، نعمانی اور چوہان موجود تھے۔

تھوڑی دیر بعد جیپ اس مکان کے بند گیٹ پر پہنچ گئی اور پھر اس میں سے تینوں نیچے اتر کر باہر آ گئے۔ وہ تینوں پھاٹک پر پہنچے اور پھر ان میں سے ایک نے جیسے ہی پھاٹک کو دبایا، پھاٹک کھلتا چلا گیا۔ وہ اندر سے بند نہ تھا اور پھر وہ تینوں ہی اندر غائب ہو گئے۔ صفدر کے

Great Fight Presented by Hibuddrez.com

ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے۔ اُسے تنویر کی عادت کا علم تھا کہ تنویر کسی قسم کی پیش بندی کا قائل نہیں ہے وہ لازماً ان سے براہ راست ٹکرا جائے گا۔

تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔

"ہیلو صفدر اٹنڈنگ۔ اوور"۔۔۔ صفدر نے جلدی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کہا۔

"جولیا بول رہی ہوں ۔۔۔ تنویر اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے کوئی کال نہیں آرہی ۔۔۔ حالانکہ انہیں مکان تک گئے ہوئے کافی دیر ہو گئی ہے۔ اوور"۔۔۔ جولیا نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

"تو پھر۔ اوور"۔۔۔؟ صفدر نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کہ تم خود وہاں جا کر دیکھو ۔۔۔ میں تب تک یہاں انتظار کروں گی۔ اوور"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ دو چار منٹ اور دیکھ لیتے ہیں ۔۔۔ اس کے بعد میں جاؤں گا۔ اوور"۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی صفدر نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔ ایکسٹو کی دوبارہ کال نہ آئی تھی۔ حالانکہ اُسے یقین تھا کہ ایکسٹو نہ صرف انہیں کہیں سے دیکھ رہا تھا بلکہ ان کی بات چیت بھی سُن رہا تھا۔ پھر ایسی مشکل صورت حال میں اس نے ہدایات کیوں نہیں دیں۔ بہرحال اس نے مزید دو چار منٹ انتظار کیا اور پھر دوربین وہیں رکھ کر ٹرانسمیٹر اس نے جیب میں ڈالا اور تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آگیا جہاں اس

کی کار موجود تھی۔

چند لمحوں بعد اس کی کار فیکٹری کے گیٹ سے نکلی۔ وہاں چوکیدار نے اس سے پوچھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ لیکن صفدر اُسے ہوشیار رہنے کا کہہ کر کار آگے بڑھا لے گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اس مکان تک پہنچ گیا جہاں پھاٹک کے پاس ہی تنویر اور اس کے ساتھیوں کی جیپ موجود تھی۔ پھاٹک اسی طرح کھلا ہوا تھا۔ صفدر نے جیب سے ریوالور نکالا اور تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ عمارت کے پورچ میں بھی جیپ کھڑی تھی جو سب سے پہلے اندر داخل ہوئی تھی۔ لیکن عمارت خالی محسوس ہو رہی تھی۔

صفدر احتیاط سے برآمدے میں داخل ہوا اور پھر وہ جیسے ہی ایک کمرے میں داخل ہوا تو وہ چونک پڑا۔ فرش پر تنویر، نعمانی اور چوہان ٹیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ صفدر تیزی سے ان کی طرف بڑھا اُسے کسی گیس کی ہلکی سی بو محسوس ہوئی اس نے سانس روکا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے سامنے پڑے ہوئے تنویر کی نبض چیک کی۔ تنویر بے ہوش تھا۔ باقی دونوں کی بھی یہی حالت تھی۔ اس نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو صفدر کالنگ۔ اوور" ۔۔۔ صفدر نے تیز لہجے میں کہا لیکن دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ وہ بار بار فقرے دوہراتا رہا لیکن دوسری طرف سے خاموشی طاری رہی۔ صفدر کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس نے ٹرانسمیٹر بند کر کے جیب میں ڈالا اور پھر اس نے سب سے پہلے تنویر کو اٹھا کر باہر برآمدے میں لا کر لٹایا تاکہ اُسے تازہ ہوا مل سکے۔ اس کے بعد اس نے

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

نعمانی اور چوہان کو بھی باہر لا کر لٹا دیا۔ اور پھر جلدی سے تنویر کو ہوش میں لانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ اور چند لمحوں بعد ہی تنویر نے آنکھیں کھول دیں۔

تنویر کیا ہوا تمہیں — جلدی بتاؤ — صفدر نے اس کے ہوش میں آتے ہی کہا۔

اوہ صفدر! — جیسے ہی ہم کمرے میں داخل ہوتے اچانک ایک ہلکا سا دھماکہ ہوا اور پھر مجھے نہیں معلوم کہ کیا ہوا — تنویر نے جواب دیا۔

اچھا جلدی سے باقی ساتھیوں کو ہوش میں لا کر واپس پہنچو۔ میں جولیا کا پتہ کرتا ہوں۔ اس کی طرف سے کال کا جواب نہیں آیا — صفدر نے کہا اور پھر تقریباً دوڑتا ہوا وہ پھاٹک سے باہر نکلا اور اپنی جیپ میں بیٹھ کر اس نے جیپ کو اس مقام کی طرف دوڑا دیا جہاں جولیا موجود تھی۔ یہ دراصل ایک اونچی عمارت تھی جسے چیک پوسٹ کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔

چند لمحوں بعد صفدر وہاں پہنچ گیا۔ اور پھر وہ ایک ایک قدم میں دو دو سیڑھیاں چڑھتا ہوا اور چھت پر پہنچا تو ٹھٹھک کر رک گیا۔ سامنے ہی چھت پر لیٹی ہوئی جولیا کے سر کی پچھلی جانب ایک گومڑ سا ابھرا ہوا تھا اور وہ بے حس و حرکت پڑی ہوئی تھی۔ ساتھ ہی ایک گول پتھر پڑا ہوا تھا۔ صفدر نے جلدی سے جولیا کو سیدھا کیا۔ اس کی نبض چیک کی اور پھر اطمینان کا گہرا سانس لیا۔ اس نے وہی پرانی ترکیب جولیا کو ہوش میں لانے کے لئے آزمائی اور چند لمحوں بعد جولیا ہوش میں آ گئی اور آنکھیں کھول دیں۔

کیا ہوا تھا جولیا — تمہاری طرف سے کال کا جواب نہ ملنے کی وجہ سے مجھے یہاں آنا پڑا — صفدر نے کہا۔

اوہ صفدر! — کیا بتاؤں عجیب سی بات ہے۔ سائیں کی آواز سے کوئی چیز اچانک میری کھوپڑی سے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی میرے دماغ پر اندھیرا چھا گیا — جولیا نے بے اختیار سر کی پشت پر اپنا ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

اوہ — تو یہ پتھر مارا گیا ہے۔ یہ یقیناً کسی بڑی غلیل سے چلایا گیا ہوگا لیکن کہاں سے — صفدر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔ اور پھر جولیا کے سر اور چھت کی پوزیشن کو دیکھتے ہوئے اس کی نظریں سامنے ہی ایک درخت پر جم گئیں۔ خاصا اونچا اور گھنا درخت تھا۔ اس کے علاوہ اور کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں سے ایسی حرکت کی جا سکتی۔

لیکن یہ چکر کیا ہے — تمہیں پتھر مارنے کی بجائے گولی بھی ماری جا سکتی تھی جبکہ تنویر، نعمانی اور چوہان کو بھی صرف بے ہوش کیا گیا ہے — صفدر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

میرا خیال ہے کہ یہ سارا چکر ہماری توجہ ہٹانے کے لئے چلایا گیا ہے — مجھے فیکٹری میں چیکنگ کے لئے جانا ہوگا۔ کوئی خاص ہی چکر ہے — جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر دونوں ہی سیڑھیاں اتر کر نیچے جانے لگے۔

سامنے میز پہ رکھی ہوئی کنٹرولنگ مشین حکومت نگران کی طرف سے خاص طور پہ اس لیبارٹری کی سکیورٹی کے لئے بھیجی گئی تھی۔ اس مشین کے ذریعے لیبارٹری کے ہر اندرونی حصے سے لے کر باہر کے ایک مربع علاقے کو چاروں طرف سے چیک کیا جا سکتا تھا۔

بلیک زیرو کو معلوم تھا کہ سیکرٹ سروس کے ممبران کہاں کہاں موجود ہیں اس لئے وہ بار بار نگران کی لوکیشن اور کارکردگی کو چیک کر رہا تھا۔ ویسے اسے معلوم تھا کہ پروفیسر بابر کی تک میجر پرمود کسی صورت میں نہیں پہنچ سکتا کیونکہ یہاں آکر اس نے سکیورٹی کا جو کمپیوٹر نظام دیکھا تھا وہ بے نظیر تھا۔ اسے کسی صورت بھی شکست نہ دی جا سکتی تھی اور اس نظام کی موجودگی میں اس کے خود موجود ہونے کے بعد تو اندر جانے کی گنجائش کوئی باقی نہ تھی۔ اس لئے وہ دلی طور پر مطمئن تھا۔ ایک بار جب اس نے صفدر کو چیک کیا تو صفدر سگریٹ سلگا رہا تھا جس پر اس نے ٹرانسمیٹر پر صفدر کو ڈانٹ پلا دی تھی کیونکہ ایک تو نگرانی کے وقت سگریٹ پینا بلیک زیرو کے نقطہ نظر سے انتہائی غلط تھا اور دوسرا وہ ان لوگوں کو یہ بتا دینا چاہتا تھا کہ کمپیوٹر ان کی ہر حرکت کی نگرانی کر رہا ہے اس لئے وہ لوگ اور زیادہ چوکنے اور محتاط ہو جائیں گے۔

صفدر سے بات کر کے اس نے رابطہ آف کیا ہی تھا کہ دروازہ کھلا اور کرنل شہاب الدین اندر داخل ہوئے۔ وہ ادھیڑ عمر کے انتہائی باوقار شخص تھے سفید سوٹ میں ان کی شخصیت اور وجاہت دوبالا ہو گئی تھی بلیک زیرو چونکہ اس وقت بطور ایکسٹو وہاں ہونے کی بجائے صرف ایکسٹو کا ایک نمائندہ تھا اس لئے اسے کرنل شہاب کے استقبال کے لئے اٹھنا پڑا۔

بلیک زیرو لیبارٹری کے اندرونی حصے کے ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے میز پر ایک کافی بڑی مشین موجود تھی جس پر دس اینچ مربع کی سکرین نصب تھی۔ یہ لیبارٹری کا کمپیوٹر سیکورٹی کا آپریشن روم تھا اور بلیک زیرو نے ایکسٹو کے خاص اختیارات استعمال کرتے ہوئے اپنے مخصوص ایجنٹ کے لئے یہ کمرہ حاصل کیا تھا لیبارٹری کے انچارج کرنل ڈاکٹر شہاب الدین بڑی مشکل سے اس کمرے میں کسی کی موجودگی کے لئے مانے تھے اور وہ بھی صرف ایکسٹو کی وجہ سے۔ کیونکہ لیبارٹری کی کمپیوٹر سیکورٹی کا تمام نظام اسی کمرے سے منسلک تھا۔ گو یہ نظام آٹومیٹک تھا لیکن پھر بھی کوئی ذہین شخص یہاں موجود رہ کر سارے نظام کو آسانی سے تلپٹ کر سکتا تھا۔ لیکن وہ ایکسٹو کی وجہ سے مجبور ہو گئے اور بلیک زیرو ایک خفیہ راستے سے اس کمرے تک پہنچ گیا۔ کرنل شہاب کے علاوہ اور کسی کو اس کی یہاں موجودگی کا علم نہ تھا۔

Fight Presented by Hibuddiez.com

"ارے آپ کنٹرولنگ مشین آن کئے ہوئے ہیں ۔۔۔ ڈونٹ وری۔ یہاں کسی کے داخلے کی کوئی گنجائش نہیں ہے" ۔۔۔ کرنل شہاب الدین نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بس ویسے ہی ذرا فارغ بیٹھا تھا اس لئے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ہاتھ بڑھا کر مشین آف کر دی کیونکہ بظاہر واقعی اس کی ضرورت نہ تھی اور دوسری بات یہ کہ وہ کرنل شہاب الدین کے سامنے سیکرٹ سروس کے ممبران کی نشاندہی بھی نہ کرنا چاہتا تھا۔

"آپ کا نام ایکسٹو نے نہیں بتایا ۔۔۔ اور نہ ہی آپ نے اپنا تعارف کرایا ہے ۔۔۔ آخر آپ کے صرف کوڈ نمبر ہی تو نہ ہوں گے نام بھی تو ہوگا آپ کا" ۔۔۔ کرنل شہاب الدین نے ایک طرف رکھی ہوئی کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

بلیک زیرو نے کرنل شہاب کو صرف ایک نمبر تعارف کے طور پر بتایا تھا۔ فرضی نمبر۔ الیون تھرٹی۔ اور کرنل شہاب اسی بات کا تذکرہ کر رہا تھا۔

"میرا نام رضا آفتاب ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے دانستہ ایک فرضی نام بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ اچھا نام ہے ۔۔۔ تو رضا آفتاب صاحب! آپ ایکسٹو کے انتہائی خصوصی نمائندہ ہیں ۔۔۔ آپ کو تو یقیناً معلوم ہوگا کہ ایکسٹو دراصل کون ہے" ۔۔۔ کرنل شہاب الدین نے بڑے تجسس آمیز لہجے میں پوچھا۔ اس وقت اس کا انداز بالکل اس بچے کی طرح تھا جو کسی پری سے ملاقات کا خواہشمند ہو۔ اور بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا کہ کرنل شہاب اسی تجسس کی بنا پر ہی اس وقت اس کے پاس آئے ہیں۔

"نہیں جناب ۔۔۔ صرف فون پر ہی بات ہوتی ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ تو آپ بھی نہیں جانتے ۔۔۔ میرے خیال میں اسے دنیا کا کوئی شخص بھی نہیں جانتا ۔۔۔ کمال کی شخصیت ہے ۔۔۔ نجانے اس قدر خفیہ وہ کیسے رہ لیتا ہے" ۔۔۔ کرنل شہاب الدین نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کرنل! ۔۔۔ معافی چاہتا ہوں ۔۔۔ لیکن میں یہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکتا کہ آپ ایکسٹو کے بارے میں اتنا متجسس کیوں ہیں ۔۔۔ حالانکہ آپ کا ڈیپارٹمنٹ قطعی علیحدہ ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"اوہ ہاں! ۔۔۔ آپ کا سوال بالکل درست ہے ۔۔۔ دراصل میں نے شروع میں ملٹری انٹیلی جنس میں نوکری کی تھی۔ لیکن میرا رجحان چونکہ سائنس کی طرف زیادہ تھا اس لئے میں اس نوکری کے ساتھ نباہ نہ کر سکا اور پھر سائنس کی اعلیٰ تعلیم کے لئے بیرون ملک چلا گیا۔ اور واپس آ کر لیبارٹری میں سیٹ ہو گیا۔ اور آج اس اہم ترین لیبارٹری کا انچارج ہوں ۔۔۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ جو چیز رگ میں بیٹھ جاتی ہے وہ آسانی سے نہیں جاتی۔ بس یہی بات میرے ساتھ ہے ۔۔۔ ایک بار ڈیفنس لیبارٹری سے ایک اہم فارمولا غائب ہو گیا ۔۔۔ ملٹری انٹیلی جنس جب اس کی برآمدگی میں ناکام ہو گئی تو معاملہ سیکرٹ سروس کو ریفر کیا گیا اور اس طرح پہلی بار ایکسٹو کا نام میرے سامنے آیا ۔۔۔ میں اس لیبارٹری کا انچارج تھا۔ پھر ایک انتہائی احمق سا نوجوان ایکسٹو کا نمائندہ بن کر سامنے آیا۔ اس کا نام علی عمران تھا اور وہ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر رحمان کا اکلوتا صاحبزادہ ہے۔ سائنس میں ڈاکٹریٹ کر رکھا ہے لیکن ہے قطعی احمق اور لونگا ۔۔۔ میں نے پہلے پہل تو اسے

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

گھاس نہ ڈالی ۔۔۔ لیکن اس احمق نے انتہائی حیرت انگیز انداز میں سارا
کام مولا برآمد کر لیا۔ اس وجہ سے مجھے تجسس ہوا کہ آخر یہ ایکسٹو کون
ہے جس نے اس جیسے احمق نوجوان پر اس قدر بھروسہ کیا اور احمق نوجوان
واقعی کام کا نکلا ۔۔۔ چنانچہ میں نے بڑی کوشش کی کہ کسی طرح ایکسٹو
کی شخصیت سے واقف ہو جاؤں ۔۔۔ لیکن بے انتہا کوشش کے
باوجود ناکام رہا ۔۔۔ پھر میں نے اس علی عمران کو ٹٹولنا چاہا۔ وہ شہر کے
ایک فلیٹ میں اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہے۔ اس کے ساتھ میری تو
دوستی بھی ہو گئی اور میں نے اپنی طبیعت پر جبر کر کے اس کی باتیں تک
بھی برداشت کیں لیکن نتیجہ کچھ نہ نکلا ۔۔۔ آخر کار میں نے سوچا وہ
اب جب ایکسٹو سے بات ہوئی اور آپ جیسے فارن ایجنٹ بھی
سامنے آئے تو میرا تجسس ایک بار پھر جاگ پڑا۔ میں نے سوچا
شاید آپ انہیں جانتے ہوں ۔۔۔ کرنل شہاب الدین نے بڑے سنجیدہ
لہجے میں کہا اور بلیک زیرو دل ہی دل میں ہنس پڑا۔ اب وہ کرنل شہاب کو
کیا بتاتا کہ جسے ڈھونڈنے کے لیے وہ اتنے عرصے سے بے تاب ہے وہ
دانوں سے ہی مل بیٹھا ہے۔ اصل ایکسٹو عمران سے بھی اور اب بلیک زیرو
سے بھی۔

"کرنل! ۔۔۔ آپ خواہ مخواہ پریشان نہ ہوں ۔۔۔ آپ تو جانتے ہی ہیں
ہیں ۔۔۔ ایکسٹو اور روسیاہ جیسی شیر باوش آج تک نہ کر سکا
ہے لیکن وہ ایکسٹو کو بے نقاب نہ کر سکیں اور میں ایکسٹو کی
۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

"پھر تو میرا تجسس فضول ہے ۔۔۔ بہرحال میں ایکسٹو

کی دل سے قدر کرتا ہوں ۔۔۔ اچھا آپ کام کریں اور مجھے اجازت دیں۔
کرنل شہاب الدین نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ بلیک زیرو سے مصافحہ کر
کے باہر چلے گئے۔

بلیک زیرو ان کے جانے کے بعد کافی دیر تک ہنستا رہا پھر وہ دوبارہ
ٹرانسمیٹنگ مشین کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے سب سے پہلے صفدر والا
سوئچ آن کیا مگر دوسرے لمحے وہ بری طرح چونک پڑا۔ صفدر اپنی جگہ سے
غائب تھا۔ اس کی ڈوریں وہاں موجود تھی لیکن وہ خود وہاں موجود نہ تھا۔
اس نے جلدی سے تنویر، نعمانی اور چوہان کو چیک کیا کیونکہ وہی اس
کی رینج میں تھے۔ جولیا تو کافی فاصلے پر ایک مکان کی چھت پر تھی اور
وہاں تک اس مشین کی رینج نہ تھی۔

اور پھر بلیک زیرو یہ دیکھ کر ایک بار پھر چونک پڑا کہ سیکورٹی روم
میں تنویر، نعمانی اور چوہان کے ساتھ ساتھ صفدر اور جولیا بھی موجود تھے۔
جولیا کے سر پر سفید رنگ کی پٹی ایسے بندھی ہوئی تھی جیسے اس کا سر
پھٹ گیا ہو۔ بلیک زیرو کے دل میں کھٹکے سے لگ گئے۔ اسے خیال
آیا کہ کرنل شہاب الدین کے ساتھ گفتگو کے دوران ضرور کوئی ایسی بات
ہو گئی ہے جس سے وہ بے خبر رہا ہے۔

"مس جولیا! ۔۔۔ آخر ایکسٹو کیوں خاموش رہا ہے ۔۔۔ یہ بات میری
سمجھ میں نہیں آئی" ۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"اب مجھے کیا معلوم ہو سکتا ہے ۔۔۔ ویسے میرا خیال ہے کہ ہمیں ایکسٹو
کو اس ساری واردات کی اطلاع دینی چاہیئے" ۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"کیسے اطلاع دیں ۔۔۔؟" صفدر کے کہنے کے مطابق وہ تو یہاں

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

قریب ہی موجود ہے پھر وہ فون پیسے اٹنڈ کرے گا اور اس واردات کی بھی سمجھ نہیں آ رہی۔ ہم تینوں کو لیبارٹری سے نکال کر مکان تک لے جانا ۔۔۔ اور وہاں صرف بیہوش کر دیا ۔۔۔ مس جولیا کے سر پر غلیل سے پتھر مار کر اسے بیہوش کر دینا اور اس کے بعد خاموشی ۔۔۔ آخر اس سارے ڈرامے کا مقصد کیا ہے" ۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ سب کچھ ہمیں اس لیبارٹری سے آؤٹ کرنے کی غرض سے کیا گیا ہے" ۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

"کیا مطلب" ۔۔۔ صفدر، تنویر اور جولیا تینوں نے چونک کر کہا۔

"دیکھو ۔۔۔ سوائے مس جولیا کے ہم چاروں یہاں لیبارٹری میں موجود تھے ۔۔۔ صفدر اور میں نگرانی کر رہا تھا اور مس جولیا ۔۔۔ سب سے پہلے یہ ڈرامہ کیا ہے یعنی بات تو یہ کہ وہ ہم سب کی پوزیشن اچھی طرح جانتا تھا حتیٰ کہ صفدر اور جولیا کی پوزیشن بھی ۔۔۔ اس کے بعد ایک ڈرامہ ظاہر ہے صفدر اور جولیا نے ان دونوں کو ہیڈ لائنیں بند ہونے کی وجہ سے چیک کرنا تھا اور یہی ان کا مقصد تھا ۔۔۔ چنانچہ انہیں چیک کیا گیا اور مس جولیا کے کہنے پر ہم تینوں یعنی تنویر، چوہان اور میں لیبارٹری سے نکل کر اس مکان تک گئے وہاں ہمیں کسی زود اثر گیس کی وجہ سے بیہوش کر دیا گیا ۔۔۔ اس کے بعد ہمارا پتہ کرنے صفدر گیا ۔۔۔ اس لیبارٹری سے ہم چاروں نکل گئے ۔۔۔ پھر جولیا کو بھی بیہوش کر دیا گیا۔ اس طرح وقتی طور پر ہم سب لیبارٹری کی طرف سے غافل ہو گئے ۔۔۔ اب اس دوران مجرم کیا مقصد حاصل کرنا چاہتے تھے ۔۔۔ وہ کیوں ہمیں کچھ وقت کے لئے آؤٹ کرنا چاہتے تھے ۔۔۔ یہ بات البتہ سوچنے کی ہے" ۔۔۔ نعمانی نے تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے لئے یہ تجزیہ کافی بہتر ثابت ہوا کیونکہ صورت حال اس کی سمجھ میں آگئی تھی۔ لیکن نعمانی کی بات بھی درست تھی۔ مقصد اس کے ذہن میں بھی نہ آ رہا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ یقیناً کچھ لوگ ہیری کی عدم موجودگی میں لیبارٹری میں داخل ہوئے ہوں گے ۔۔۔ ہیری کو اسی لئے وقتی طور پر ہٹایا گیا ہوگا" ۔۔۔ اس بار چوہان نے کہا جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"اوہ ۔ ایسا نہیں ہو سکتا ۔۔۔ میجر مال گیٹ پر موجود تھا اور باقی سیکورٹی والے بھی ۔۔۔ اگر کوئی ایسی بات ہوتی تو ہمیں ضرور پتہ چل جاتا" ۔۔۔ صفدر نے کہا اور باقیوں نے بھی سر ہلا دیا۔ لیکن بلیک زیرو کے ذہن میں ایک بات آگئی تھی کہ اب وہ اپنی خاموشی کو کسی لائن آف ایکشن میں بدل سکتا تھا۔ اس نے مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ جلد ہی اس کمرے سے رابطہ قائم ہو گیا جس میں یہ سب لوگ موجود تھے۔ اس نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا اور دوسرے لمحے صفدر بری طرح چونک پڑا۔ بلیک زیرو نے صفدر کے ٹرانسمیٹر کو ہی آن کیا تھا۔ صفدر نے جلدی سے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے آن کر دیا۔

"ایکسٹو ۔ اوور" ۔۔۔ بلیک زیرو نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔۔۔ صفدر بول رہا ہوں سر ۔ اوور" ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔

"تم سب اس کمرے میں اکٹھے بیٹھ کر صرف باتیں ہی کرتے رہو گے

Great Presented by Hibuddiez.

صفدر! تم واپس اپنی جگہ پر جاؤ — چوہان کی رائے درست ہے — جولیا بھی واپس اپنے مقام پر چلی جائے اُسے خالی نہیں چھوڑا جا سکتا۔ البتہ نعمانی اب میجر جمال کی نگرانی کرے گا انتہائی محتاط انداز میں۔ ایسے علم نہ ہو سکے — اوور اینڈ آل — بلیک زیرو نے کہا اور ساتھ ہی رابطہ ختم کر دیا۔ ظاہر ہے اس کے سوا وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور خاموش ہو رہا۔ اُسے بہرحال اطمینان تھا کہ لیبارٹری محفوظ ہے۔

ابھی اُسے وہاں بیٹھے کچھ ہی دیر ہوئی تھی کہ اچانک دروازہ کھلا اور بلیک زیرو چونک پڑا۔ دروازے پر کرنل شہاب الدین موجود تھے۔ اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کچھ سمجھتا اچانک کرنل شہاب کا ہاتھ جو اس کی پشت پر تھا سامنے آیا۔ ہاتھ میں ایک عجیب ساخت کا ریوالور تھا۔ دوسرے لمحے اس عجیب ساخت کے ریوالور سے نارنجی رنگ کا شعلہ نکلا اور بلیک زیرو کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ یکلخت اندھا ہو گیا ہو۔ اس نے جلدی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن پھر اس کا ذہن بھی آنکھوں کی طرح تاریک ہوتا چلا گیا۔

عمران اور ٹائیگر دونوں لیبارٹری کے مشرقی حصے کی طرف پھیلے ہوئے کھیتوں کے درمیان ایک زرعی فارم کی چھت پر موجود تھے۔ رات خاصی پھیل چکی تھی۔ عمران اور ٹائیگر دونوں کی آنکھوں سے نائٹ ٹیلی سکوپ لگی ہوئی تھیں اور وہ دونوں مختلف سمتوں میں دیکھ رہے تھے۔ ان کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا لیکن الیون ٹرانسمیٹر پڑا ہوا تھا اور ساتھ ہی ایک دور مار رائفل بھی موجود تھی جس پر دوربین نصب تھی۔

عمران کی نظریں ایک جیپ پر جمی ہوئی تھیں۔ جیپ کی ہیڈ لائٹس بند تھیں اور وہ تیزی سے سڑک کے کنارے سے دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ ایک بائی روڈ پر ایک کار دوڑ رہی تھی اور اس کی ہیڈ لائٹس بھی بند تھیں۔

عمران صاحب! — صفدر اور جولیا دونوں اس کار اور جیپ کو چیک کر رہے ہیں" — ٹائیگر نے کہا۔

مجھے معلوم ہے — بس تم دیکھتے جاؤ" — عمران نے سرگوشیانہ

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

لہجے میں کہا۔

تھوڑی دیر بعد کار بائی روڈ سے ہوتی ہوئی جیپ والے روڈ پر پہنچ گئی۔ جیپ وہاں پہلے سے رکی ہوئی تھی۔ پھر کار کے دروازے کھلے اور اس میں سے دو افراد نکل کر تیزی سے جیپ میں بیٹھ گئے اور کار واپس چلی گئی۔ جب کہ جیپ آگے بڑھ کر ایک مکان کے پھاٹک میں داخل ہو گئی۔

"عمران صاحب۔ لیبارٹری کے گیٹ سے ایک جیپ نکل کر اس مکان کی طرف جا رہی ہے۔ جس میں وہ پہلی جیپ گئی ہے" ٹائیگر نے کہا۔

"اچھا۔ جیپ میں کون ہیں" عمران نے پوچھا۔

"میں انہیں پہچان نہیں سکتا" ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تھوڑی دیر بعد اسے بھی لیبارٹری سے نکلنے والی جیپ نظر آ گئی۔ جیپ اس مکان کے پاس رک گئی اور پھر اس میں سے تین افراد نکل کر اس مکان کے اندر چلے گئے۔ ان کے چلنے کے انداز سے عمران سمجھ گیا کہ وہ سیکرٹ سروس کے رکن ہیں۔ تنویر، نعمانی اور چوہان۔ عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"عمران صاحب۔ صفدر کی کار لیبارٹری کے گیٹ سے نکل کر جا رہی ہے۔ میں اس کی کار پہچانتا ہوں" ٹائیگر نے اس طرح کہا جیسے کرکٹ میچ کی کمنٹری کر رہا ہو۔

"ہوں" عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے صفدر کو بھی کار سے نکل کر مکان کے پھاٹک میں داخل ہوتے دیکھا

"ارے" اچانک ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"عمران صاحب۔ جولیا کو شوٹ کیا گیا ہے۔ کمال ہے۔ اوہ۔ انہیں پتھر مارا گیا ہے۔ ایک شخص کو میں بڑی سی غلیل اٹھائے سامنے والے درخت سے نیچے اترتے دیکھ رہا ہوں" ٹائیگر نے کہا اور عمران نے جلدی سے اپنا رخ موڑ لیا۔ واقعی جس طرف جولیا موجود تھی اس کے سامنے ایک گھنے درخت سے ایک سایہ نیچے اتر رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں بڑی سی غلیل تھی۔ جب کہ جولیا مکان کی چھت پر بے حس و حرکت پڑی تھی۔

اسی لمحے ڈیش بورڈ پر ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلی اور عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ جوانا کالنگ۔ اوور" دوسری طرف سے جوانا کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ عمران اٹنڈنگ۔ اوور" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ میں آپ کی ہدایت کے مطابق لیبارٹری کے شرقی حصے کی طرف ہوں۔ ابھی ابھی ایک سیاہ رنگ کا لباس پہنے ایک شخص درختوں سے نکل کر لیبارٹری کی طرف گیا ہے۔ وہ عمارت کے ساتھ جا کر رکا تو عمارت کا ایک حصہ کسی دروازے کی طرح کھل گیا ہے اور وہ شخص اندر چلا گیا ہے۔ اب دروازہ غائب ہو گیا ہے۔ اوور" جوانا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم وہیں رکے رہو۔ اوور اینڈ آل" عمران

Great Fig 'resented by Hibuddiez

نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"عمران صاحب! — ایک جیپ لیبارٹری کے گیٹ کی طرف بڑھ رہی ہے — اوہ ہاں! — وہ لیبارٹری کے گیٹ کے اندر داخل ہو گئی ہے" — ٹائیگر نے کہا۔

"یہ جیپ کہاں سے آئی ہے —؟" عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"معلوم نہیں جناب! — اچانک ہی نمودار ہوئی ہے" — ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہوں — اس کا مطلب ہے کہ صورت حال خراب ہے۔ سیکرٹ سروس مار کھا گئی ہے" — عمران نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا اور تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ ٹائیگر! — جلدی کرو — اب وقت بے حد کم رہ گیا ہے" عمران نے ٹائیگر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر تیزی سے سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

ٹائیگر بھی تیزی سے اٹھا اور اس کے پیچھے ہو لیا۔ ٹرانسمیٹر اور رائفل عمران نے پہلے ہی اٹھا لی تھی۔

چند لمحوں بعد عمران کی کار زرعی فارم سے نکل کر تیزی سے کھیتوں کے درمیان کچی سڑک پر ہچکولے کھاتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ ٹائیگر اس کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔

"اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کا کوئی خاص آدمی لیبارٹری میں پہلے سے موجود ہے — اسی کی اطلاع پر سیکرٹ سروس کے سارے آدمیوں کو ہٹایا گیا ہے" — ٹائیگر نے کہا۔

"ظاہر ہے — اور یہ فصیل والی بات سے پتہ چلتا ہے کہ وہ ممبر سیکرٹ سروس کی توجہ وقتی طور پر ہٹانا چاہتے ہیں — ورنہ فصیل کی بجائے رائفل بھی استعمال کی جا سکتی تھی" — عمران نے کہا اور ٹائیگر سر ہلانے لگا۔

عمران کھیتوں کے درمیان کچی سڑک پر کار دوڑاتا ہوا لیبارٹری کے پیچھے گھومتا ہوا اس کی مشرقی سمت پہنچ گیا۔ اس نے ایک درخت کی [illegible] کار روک دی۔

اس نے [illegible] دونوں سے [illegible] کے اندر سے جوزف اور جوانا بھی باہر آ گئے۔ وہ دونوں کھیتوں کے [illegible] آپس میں تھے۔ وہ دونوں عمران کے قریب آ گئے۔

"کونسا حصہ دوسرے سے طور پر کھلا تھا" — عمران نے جوانا سے پوچھا اور جوانا نے عمارت کے ایک کونے کی طرف اشارہ کر دیا۔

"کوئی آدمی اندر بھی نظر آیا تھا —؟" عمران نے پوچھا۔

"ہاں! — جھلک سی محسوس ہوئی تھی" — اس بار جوزف نے جواب دیا۔

"تمہاری کار کہاں ہے —؟" عمران نے پوچھا۔

"وہ درختوں کے پیچھے ہے" — جوانا نے بتایا۔

"ٹھیک ہے — تم وہیں رکو — ہم دونوں پچھلی طرف جاتے ہیں اگر وہی کار دوبارہ یہاں سے نکلے تو تم نے انتہائی احتیاط سے اس کا تعاقب بھی کرنا ہے — اور مجھے ٹرانسمیٹر پر کال بھی کرنا ہے۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"ہم پچھلی طرف سے نگرانی کریں گے" ۔۔۔ عمران نے اطراف کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔ اور پھر دوبارہ کار میں بیٹھ گیا۔ کار کو بیک کر کے وہ تیزی سے اسی راستے پر واپس مڑ گیا۔

"کیا آپ اندر نہیں جائیں گے" ۔۔۔ ٹائیگر نے پوچھا۔

"کیا ضرورت ہے ۔۔۔ سیکرٹ سروس خود ہی سنبھال لے گی" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے قدرے سخت لہجے میں کہا تو ٹائیگر خاموش ہو گیا۔

عمران نے لیبارٹری کے عقب میں کچھ فاصلے پر ایک درخت کے پیچھے کار روک دی اور ٹرانسمیٹر اور دوربین اٹھائے وہ گھنے درخت کے اوپر چڑھتا گیا جبکہ ٹائیگر نے درخت کی اوٹ میں ہی مورچہ سنبھال لیا۔

ٹرانسمیٹر کی سیٹی بجتے ہی میجر پرمود نے جلدی سے پاس پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر کا سوئچ آن کر دیا۔ پاس کرسی پر بیٹھی ہوئی لیڈی طاہرہ بھی چونک پڑی۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ سی ٹی کالنگ زیرو زیرو نائن ۔ اوور" ۔۔۔ ٹرانسمیٹر کا سوئچ آن ہوتے ہی کیپٹن طارق کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔۔ زیرو زیرو نائن اٹنڈنگ ۔ اوور" ۔۔۔ پرمود نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"زیرو زیرو نائن ۔۔۔ میں اور توفیق لیبارٹری کے سکیورٹی سٹاف میں ایڈجسٹ ہو گئے ہیں ۔۔۔ سکیورٹی انچارج میجر جمال اتفاق سے اپنی رہائش گاہ میں اکیلا مل گیا۔ چنانچہ میں نے اس پر تشدد کر کے اس سے ساری معلومات اگلوا لی ہیں اور اس کی جگہ بھی لے لی ۔۔۔ اور سپرنٹنڈنٹ کو میں نے وہیں بلوا لیا۔ اس کے بعد توفیق نے اس کی جگہ سنبھال لی ہے ۔۔۔ لیکن وہاں کی صورت حال بے حد سنگین ہے۔

by I

اوور" ___ کیپٹن طارق نے کہا۔

"کیا صورت حال ہے۔ اوور" ___ میجر پرمود نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میجر جمال سے حاصل کردہ معلومات کے مطابق سیکورٹی کا چارج مکمل طور پر سیکرٹ سروس نے سنبھال لیا ہے ___ سیکرٹ سروس کے تین آدمی سیکورٹی روم میں موجود ہیں۔ جب کہ ایک آدمی ایک مینار پر چڑھ کر ٹیلی سکوپ سے نگرانی کر رہا ہے اور ان کی انچارج ایک نوجوان عورت ہے جو لیبارٹری سے کچھ فاصلے پر ایک مکان کی چھت پر نگرانی کے لئے موجود ہے ___ اور سب سے اہم بات یہ کہ کمپیوٹر کنٹرول روم میں بھی سیکرٹ سروس کا ایک خاص نمائندہ موجود ہے۔ اوور" ___ کیپٹن طارق نے جواب دیا۔

"اچھا ___ لیبارٹری کے اندرونی سیکورٹی نظام کے متعلق کیا معلومات ہیں۔ اوور" ___ پرمود نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا اور جواب میں کیپٹن طارق نے کمپیوٹر کنٹرول کے اندرونی نظام کے بارے میں بتا دیا۔

"اوہ! ___ اس کا مطلب ہے کہ اگر ہم لیبارٹری کے بیرونی حصے میں داخل ہو جائیں ___ تب بھی لیبارٹری کے اندر جانا ناممکن ہے۔ اوور" ___ پرمود نے کہا۔

"میرا ___ میرے ذہن میں ایک تجویز ہے ___ اگر آپ مناسب سمجھیں تو۔ اوور" ___ کیپٹن طارق نے کہا۔

"ہاں بتاؤ ___ کیا تجویز ہے۔ اوور" ___ پرمود نے چونک کر پوچھا۔

"میرا ___ لیبارٹری کا انچارج کرنل ڈاکٹر شہاب الدین ہے ___ جو بالکل آپ کے قد و قامت کا ہے ___ آپ آسانی سے اس کا میک اپ کر سکتے ہیں ___ لیبارٹری کے مشرقی حصے کی طرف سے ایک اور خفیہ راستہ ہے جس کا علم صرف میجر جمال اور کرنل شہاب الدین کو ہی ہے ___ اور اتفاق سے میجر جمال اور کرنل شہاب الدین دونوں سگے بھائی ہیں ___ کرنل شہاب بڑا ہے جب کہ میجر جمال چھوٹا ہے ___ اور سیکورٹی پر سیکرٹ سروس کے آجانے کی وجہ سے میجر جمال بے حد خفا تھا اور اسی طرح کرنل شہاب بھی ___ میں نے اس خفیہ راستے کے متعلق معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اگر آپ کسی طرح اس راستے کے ذریعے اندر آجائیں تو میں بحیثیت میجر جمال کرنل شہاب کو وہاں بلوا سکتا ہوں ___ اس کے بعد آپ آسانی سے کرنل شہاب کا روپ دھار سکتے ہیں اس کے بعد پروفیسر بارکی کو وہاں سے اغوا کرنا آسان ہو جائے گا ___ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ لیبارٹری کے اندر ایک مخصوص ہیلی پیڈ بھی بنا ہوا ہے جہاں ایک ہیلی کاپٹر موجود ہے۔ اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے شوگران سے سائنس کا ایسا سامان لایا جاتا ہے جسے سڑک کے ذریعے نہیں لایا جا سکتا ___ ہیلی کاپٹر بے حد طاقتور ہے اور لمبی پرواز کے لئے مخصوص ہے ___ اگر ہم اس ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر لیں تو پروفیسر بارکی کو اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے آسانی سے براہ راست لیبارٹری سے بلگارنیہ لے جایا جا سکتا ہے۔ بس اگر مسئلہ ہے تو یہ سیکرٹ سروس کا ہے ___ پہلے تو میں نے سوچا تھا کہ ان کا خاتمہ کر دیا جائے ___ لیکن پھر یہ خیال آیا کہ اگر

Great Figh[redacted]esented by Hibudo[redacted].com

ذرا بھی فائر کھلا تو لیبارٹری میں ہنگامی حالات ہو جائیں گے۔ اور ہو سکتا ہے کہ ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے ملٹری ایئر فورس یا ملٹری انٹیلی جنس کا کوئی خاص سلسلہ بنایا گیا ہو ۔۔۔ اور پھر ہمارے نکلنے سے پہلے ہی وہ لوگ جھپٹ پڑیں۔ لیکن سیکرٹ سروس کی [illegible] انداز کی نگرانی کے دوران کسی بھی طرح کوئی آدمی لیبارٹری میں داخل نہیں ہو سکا۔ اوور" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تمہاری تجویز قابل عمل ہے ۔۔۔ رہ گئی سیکرٹ سروس ۔۔۔ تو اس کی توجہ وقتی طور پر ہٹائی جا سکتی ہے۔ اوور" ۔۔۔ پرمود نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"وہ کس طرح سر ۔۔۔؟ وہ لوگ تو بے حد چوکنا ہیں۔ اوور" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے کہا اور میجر پرمود نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اسے پلان بتانا شروع کر دیا۔ اس کے ذہن میں ایک نقشہ سا آ چکا تھا اور اس نے اس نقشے پر عمل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

"بہت خوب سر ۔۔۔ بے حد خوبصورت پلان ہے ۔۔۔ اس طرح وہ لوگ زیادہ سے زیادہ لیبارٹری کے باہر سر پٹختے رہ جائیں گے ۔۔۔ لیکن سر ۔۔۔ وہ کمپیوٹر روم میں جو آدمی موجود ہے اس کا خاتمہ بے حد ضروری ہے ۔۔۔ کیونکہ اسے ختم کئے بغیر کمپیوٹر نظام کو بند نہیں کیا جا سکتا۔ اوور" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے کہا۔

"خاتمے کی ضرورت نہیں ۔۔۔ میرے پاس ریز ریوالور ہے جس سے وہ کم از کم دو گھنٹے کے لئے بیہوش ہو جائے گا اور ہم دو گھنٹے کے

دوران آسانی سے پروفیسر بابر کو وہاں سے نکال کر لے جائیں گے۔ اس آدمی کو ختم کرنے کی صورت میں ہو سکتا ہے کہ کوئی اور پیچ بھی پیدا ہو جاتے اور ہمارے لئے مشکل بن جاتے۔ اوور" ۔۔۔ میجر پرمود نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر ۔۔۔ جیسے آپ کہیں گے ویسے ہی ہو گا ۔۔۔ پھر اس پلان پر کب عمل کیا جائے گا۔ اوور" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے پلان سے اتفاق کرتے ہوئے پوچھا۔

"رات کا اندھیرا پھیلتے ہی اس پلان پر کام شروع ہو جائے گا۔ میں ٹھیک [illegible] ہوں گا ۔۔۔ جب کہ میرے باقی تین ساتھی ان لوگوں کو بے ہوش کر کے لیبارٹری کے پاس پہنچ کر چھپ جائیں گے ۔۔۔ لیڈی طاہرہ اس غیر ملکی عورت کو بے ہوش کر کے سیدھی ان کے ساتھ آ ملے گی ۔۔۔ اور اس کے بعد یہ لوگ لیبارٹری میں داخل ہو جائیں گے ۔۔۔ تم توفیق کو وہاں کھڑا کر دینا اور خود خفیہ دروازے کی طرف آ جانا ۔۔۔ توفیق انہیں فوراً اندر پہنچا دے گا۔ اس طرح ہم سب وہاں اکٹھے ہو جائیں گے ۔۔۔ اس کے بعد کرنل شہاب الدین کی جگہ میں لے لوں گا ۔۔۔ اور کمپیوٹر روم میں موجود اس آدمی کو بے ہوش کر کے ہم اندر چلے جائیں گے ۔۔۔ وہاں سے پروفیسر بابر کو اغوا کر کے ہم سیدھے ہیلی پیڈ پر پہنچیں گے اور وہاں پر موجود طاقتور ہیلی کاپٹر کے ذریعے یہاں سے نکل جائیں گے۔ اوور" ۔۔۔ میجر پرمود نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"او کے سر ۔۔۔ یہ ٹھیک رہے گا۔ اوور" ۔۔۔ کیپٹن طارق

نے پُرمسرت لہجے میں کہا۔

"اور اگر اس پلان میں کسی جگہ کوئی گڑبڑ ہوئی تو پھر ہم طاقت کا مظاہرہ کریں گے ــــ اور اگر کوئی گڑبڑ نہ ہوئی تو پھر طاقت کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ہر طرح سے محتاط اور ہوشیار رہنا ہے۔ اوور" ــــ میجر پرمود نے کہا۔

"ایسا ہے سر! ــــ کہ میں لیبارٹری کی ایک جیپ پہلے ہی لیبارٹری کے گیٹ سے ذرا فاصلے پر درختوں کے ایک جھنڈ میں چھپا دوں گا ــــ آپ کے آدمی اس جیپ کے ذریعے لیبارٹری کے اندر داخل ہوں گے ــــ اس طرح لیبارٹری کی جیپ ہونے کی وجہ سے سکیورٹی کا دوسرا سٹاف چوکنا نہ ہوگا ــــ اگر یہ لوگ پیدل گئے تو باقی سٹاف کو شک گزرے گا اور وہ چوکنا ہو جائے گا۔ اوور" ــــ کیپٹن طارق نے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ تم لیبارٹری جیپ وہاں کھڑی کر دینا۔ میں سب کو ہدایات دے دوں گا کہ وہ وہیں پہنچ جائیں اور جیپ کے ذریعے لیبارٹری میں داخل ہوں ــــ یہ ساری کارروائی شروع ہونے سے پہلے ہم ایک دوسرے کو کاشن دے دیں گے ــــ تم سپیشل زیرو ٹرانسمیٹر ہر وقت اپنے ساتھ رکھنا۔ کیونکہ کسی وقت بھی اس کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اوور اینڈ آل" ــــ میجر پرمود نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر کے رابطہ ختم کر دیا۔ اور پھر اپنے پلان کے متعلق سوچنے لگا۔ کیونکہ یہ پلان بالکل اس کی فطرت کے خلاف تھا۔

"بڑا عجیب پروگرام بنا ہے میجر! ــــ آپ کی طبیعت اور فطرت کے بالکل خلاف ــــ خالص جاسوسی انداز کا پلان" ــــ لیڈی طاہرہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جو ساتھ ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور سارا پلان تفصیل سے سن چکی تھی۔

"ہاں! ــــ بعض اوقات حالات کے تحت بھی چلنا پڑتا ہے۔ اس لیبارٹری کی صورت حال ہی ایسی ہے کہ ہم براہ راست اس پر حملہ نہیں کر سکتے" ــــ میجر پرمود نے کہا۔ اور لیڈی طاہرہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

میجر پرمود نے اس کے بعد ٹرانسمیٹر پر ایک اور فریکوئنسی سیٹ کی اور پھر اپنے دیگر آدمیوں سے رابطہ قائم کر کے انہیں تفصیل سے ہدایات دینے میں مصروف ہو گیا۔

عمران کا خیال تھا کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھی پروفیسر بارکی کو اغوا کر کے سامنے کی بجائے سائیڈ یا عقبی طرف سے ہی نکلیں گے کیونکہ سامنے کے رخ تو نہ صرف لیبارٹری کا سیکورٹی سٹاف موجود تھا بلکہ سیکرٹ سروس کے ارکان بھی موجود تھے۔

بلیک زیرو بھی لیبارٹری کے اندر موجود تھا۔ اس نے عمران کو بتایا تھا کہ اس نے لیبارٹری کے انچارج کرنل شہاب الدین سے بات کر کے کمپیوٹر کنٹرول روم میں جگہ سنبھال لی ہے۔ اس لئے بھی عمران نے اس سارے ڈرامے پر زیادہ توجہ نہ دی تھی۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھی اول تو کسی طرح لیبارٹری کے اندرونی حصے میں داخل نہ ہو سکیں گے۔ اور اگر ہو بھی جائیں۔ تب بھی بلیک زیرو کی وہاں موجودگی کی وجہ سے وہ کسی صورت بھی پروفیسر بارکی کو باہر نہ نکال سکیں گے۔ ایک آدمی کے خفیہ دروازے سے داخل ہونے کی

بنا پر اسے یقین ہو گیا تھا کہ لیبارٹری کے سیکورٹی سٹاف میں سے کسی کو میجر پرمود نے یقیناً اپنے ساتھ ملا لیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود لیبارٹری کے اندرونی حصے میں داخلہ ناممکن تھا۔ چنانچہ وہ اپنی جگہ مطمئن تھا۔ اس کے باوجود اس نے دوسری صورت میں بھی پلاننگ کر لی تھی۔

اگر میجر پرمود کسی طرح پروفیسر بارکی کو وہاں سے نکال لاتا ہے تو عمران، ٹائیگر، جوزف اور جوانا ایک غیر ملکی تنظیم کی صورت میں ان پر جھپٹیں گے اور پروفیسر بارکی کو ان سے چھین کر لے جائیں گے۔ میجر پرمود [illegible] کی نشاندہی کی جائے گی۔ چنانچہ میجر پرمود لازماً پروفیسر بارکی کے پیچھے اس طرف کو روانہ ہو جائے گا اور اسے وہاں ڈھونڈتا پھرے گا جب کہ عمران پروفیسر بارکی کو دوبارہ خفیہ طور پر لیبارٹری پہنچا دے گا۔ اس طرح وہ میجر پرمود کو مکمل ڈاج دینا چاہتا تھا تاکہ فارمولا مکمل ہونے تک میجر پرمود کی توجہ پاکیشیا کی طرف سے ہٹا دی جائے۔

یہی وجہ تھی کہ عمران نے سیکرٹ سروس کو بلیک زیرو کی نگرانی میں دے کر خود علیحدہ گروپ بنا لیا تھا۔ اور اگر میجر پرمود ناکام ہو جاتا ہے تو پھر عمران غیر ملکی گروپ کی صورت میں اس سے ٹکرائے گا اور اسے یہ باور کرائے گا کہ وہ بھی پروفیسر بارکی کو اغوا کرنے آیا ہے اور اس کے بعد پروفیسر بارکی کے اغوا کا ڈرامہ رچایا جائے گا اور کیپٹن شکیل کو پروفیسر بارکی کے میک اپ میں میجر پرمود کے سامنے لایا جائے گا اور پھر وہ میجر پرمود کو اپنے پیچھے لگا کر ملک سے باہر نکل جائے گا۔ اور

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

وہاں پہنچ کر وہ سب اپنا مشن ختم کر کے واپس پاکیشیا آجائیں گے اس طرح میجر پرمود وہیں سر پٹختا رہ جائے گا اور یہاں پروفیسر بارکی اطمینان سے کام کرتا رہے گا۔

عمران نے جان بوجھ کر یہ سارا پلان بنایا تھا۔ کیونکہ اُسے میجر پرمود کی صلاحیتوں کا پوری طرح علم تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اول تو میجر پرمود کو ختم کرنا مشکل ہوگا۔ وہ بے حد تیز طرار ایجنٹ ہے اور اگر اُسے ختم بھی کر دیا جائے تو پھر بلگارنیہ کا کوئی اور ٹاپ ایجنٹ میدان میں آجائے گا ——— اور اگر پرمود کو ختم نہ کیا جا سکا تو پھر لازماً وہ بھوت کی طرح پروفیسر بارکی کے پیچھے پڑا رہے گا۔ اس لئے اس نے اس قسم کا پلان بنایا تھا کہ دونوں صورتوں میں ہی میجر پرمود کو ڈاج دے کر اس کی توجہ پاکیشیا سے ہٹا دی جائے۔ بعد میں جب میجر پرمود کو اصل صورت حال کا علم ہوگا تو ظاہر ہے سوائے سر پیٹنے کے اس کے پاس اور کوئی چارہ نہ رہے گا۔

درخت پر چڑھے ہوئے جب عمران کو کچھ دیر ہو گئی تو اس نے ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوئنسی سیٹ کی اور بٹن دبا دیا۔ یہ بلیک زیرو کی مخصوص فریکوئنسی تھی۔ وہ بلیک زیرو سے لیبارٹری کی اندرونی صورت حال کے متعلق تازہ ترین رپورٹ حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جب بار بار کال کرنے کے باوجود بلیک زیرو کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو عمران کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بج اٹھی۔

بلیک زیرو کی طرف سے جواب نہ ملنے کا مطلب تھا کہ اندرونی طور پر کوئی شدید گڑبڑ ہو چکی ہے۔ لیکن کیسی گڑبڑ ——— ؟ یہ بات

اس کے شعور میں نہ آ رہی تھی۔

اس نے کافی دیر تک کال کرنے کے بعد ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ یہ صورت حال بالکل نئی تھی اور وہ ابھی اس بارے میں سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک فیلڈنگ کی عمارت کے عقبی طرف گڑگڑاہٹ کی تیز آواز سنائی دی۔ وہ چونک کر اس طرف متوجہ ہوا تھا کہ اس نے زمین کے ایک حصے کو کسی ڈھکن کی طرح کھلتے ہوئے دیکھا اور دوسرے لمحے ایک چھوٹا سا ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے کھلے حصے سے نکل کر اوپر اٹھتا گیا۔

ہیلی کاپٹر کے اوپر اٹھتے ہی کھلے حصے کے اندر سے اسے فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ ایسا لگتا تھا جیسے ہیلی کاپٹر کو روکنے کے لئے فائرنگ کی جا رہی ہو۔ یا پھر اندر کوئی سخت لڑائی ہو رہی ہو۔

عمران نے تیزی سے ساتھ ہی آٹومیٹک میں لٹکی ہوئی دوربین والی رائفل نکالی۔ پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر کچھ اونچا ہوا۔ اس نے رائفل کا رخ اس طرف کر کے ٹریگر دبا دیا۔ ایک زوردار دھماکہ ہوا اور رائفل سے نکلنے والی گولی سیدھی ہیلی کاپٹر کے پٹرول ٹینک میں گھستی چلی گئی۔ عمران نے دوسرا فائر کیا اور ہیلی کاپٹر فضا میں بری طرح ڈولا اور دوسرے لمحے تیزی سے زمین کی طرف گرنے لگا۔ یوں لگتا تھا جیسے ہیلی کاپٹر زمین سے ٹکرا کر تباہ ہو جائے گا۔ لیکن زمین کے قریب پہنچتے ہی ہیلی کاپٹر یکبارگی سنبھلا اور ایک بار پھر تیزی سے نہ صرف اوپر کو اٹھا بلکہ آگے کی طرف بڑھنے لگا۔

عمران نے تیسرا فائر کیا اور اس بار گولی ہیلی کاپٹر کی پچھلی دُم پر لگی

ight Presented by Hibuddiez.com

ہوئے چھوٹے پنکھے پر لگی۔ اور ہیلی کاپٹر نے ایک زوردار جھٹکا کھایا۔ اور دوسرے لمحے اس کا اگلا حصہ تیزی سے نیچے کی طرف جھکا اور ہیلی کاپٹر سنبھل نہ سکا اور وہ سیدھا کھیتوں میں موجود فصل کے اندر گرتا چلا گیا۔

عمران نے بجلی کی سی تیزی سے درخت سے نیچے چھلانگ لگائی اور اپنی کار کی طرف دوڑا۔ ٹائیگر بھی اچھل کر کار میں بیٹھا اور عمران نے پوری رفتار سے کار کو اس جگہ کی طرف دوڑا دیا جدھر ہیلی کاپٹر گرا تھا۔ اسی لمحے ایک خوفناک دھماکہ کھیتوں کی طرف سے سنائی دیا۔ اور پھر اس طرح آگ کے شعلے فضا میں بلند ہونے لگے جیسے یہاں کوئی سویا ہوا آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ اور آگ کے شعلے آسمان تک بلند ہوتے جا رہے تھے۔

بلیک زیرو کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں۔ پہلے چند سیکنڈ تو اس کے ذہن پر گہرا اندھیرا سا چھایا رہا۔ مگر پھر جلد ہی اس کا شعور بیدار ہوا۔ وہ چونک کر اٹھ بیٹھا۔ اس نے دیکھا کہ وہ فرش پر پڑا ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی اسے ایک اور احساس ہوا اور وہ بری طرح چونک پڑا۔ کمپیوٹرائزڈ ٹرانسمیٹر سسٹم بند تھا۔ اس کی مشین سے نکلنے والی مخصوص آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔ اور اس کی آواز کی عدم موجودگی نے اسے چونکا دیا تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے کنٹرولنگ مشین کی طرف لپکا تاکہ اسے چالو کرے۔ مگر دوسرے لمحے وہ ٹھٹھک گیا کیونکہ مشین گولیوں سے چھلنی ہو چکی تھی۔ اس کو بری طرح توڑ پھوڑ دیا گیا تھا۔ کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔

بلیک زیرو اچھل کر دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے پنڈلی سے بندھا ہوا مخصوص ساخت کا ریوالور کھینچ لیا۔ اور پھر دوڑتا ہوا وہ

Fight Presented by Hibuddiez.com

راہداری میں پہنچ گیا۔

اس راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہوتا تھا۔ جس کے بعد لیبارٹری کا اندرونی حصہ آجاتا تھا۔ جہاں سائنسدان کام کرتے تھے۔ بلیک زیرو جب وہاں پہنچا تو دروازہ چوپٹ کھلا ہوا تھا۔ دروازہ کراس کرتا ہوا جب وہ اندرونی حصے میں پہنچا تو اس نے وہاں سوگران کے دو سائنسدانوں کو اوندھے منہ فرش پر پڑے ہوئے دیکھا۔ ان کے گرد خون پھیلا ہوا تھا۔

اسی لمحے اسے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ دوڑتا ہوا اس طرف کو بڑھا۔ مختلف کمروں کو کراس کرتا ہوا وہ ایک چھوٹی سی راہداری میں پہنچا تو اس نے وہاں سات افراد کو ایک کمرے سے نکل کر راہداری کے آخری حصے کی طرف دوڑتے ہوئے دیکھا۔ ان میں سے سب سے آگے جانے والے کے کاندھے پر ایک بوڑھا آدمی لدا ہوا تھا۔ وہ بیہوش تھا۔

بلیک زیرو نے جلدی سے ریوالور سیدھا کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فائر کھول دیا۔ زوردار دھماکوں کے ساتھ ہی دو چیخیں بلند ہوئیں اور سب سے آخر میں دوڑنے والے دو افراد چیختے ہوئے زمین پر گرے۔ اسی لمحے ایک آدمی نے پلٹ کر بلیک زیرو پر فائر کیا اور بلیک زیرو نے بڑی مشکل سے ایک ستون کی آڑ لے کر اپنے آپ کو بچایا۔ لیکن فائر کرنے والا اور اس کے دو اور ساتھی بجلی کی سی تیزی سے راہداری کے دوسری طرف غائب ہو گئے۔

بلیک زیرو نے ایک لمحے توقف کیا اور پھر وہ اچھل کر ستون کی آڑ سے نکلا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا راہداری کے آخری سرے پر موجود دروازے کی طرف بھاگا۔ وہ تینوں اسی دروازے سے ہی غائب ہوتے تھے۔ جبکہ ہٹ ہو جانے والے دونوں افراد دروازے کے قریب ہی فرش پر مردہ پڑے ہوئے تھے۔

بلیک زیرو ایک لمحے کے لئے دروازے کے قریب رکا اور پھر اچھل کر دروازے کے پار پہنچا ہی تھا کہ اس پر مشین گن کی گولیوں کی بوچھاڑ سی ہوئی۔ بلیک زیرو بجلی کی سی تیزی سے منہ کے بل زمین پر گرا۔ یہ ہال نما جگہ تھی اور وہاں کچھ فاصلے پر ایک چھوٹا سا ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا۔ اور اس ہیلی پیڈ پر چار سیٹوں والا ایک بڑا سا ہیلی کاپٹر کھڑا تھا۔ بلیک زیرو پر فائرنگ ایک ہیلی کاپٹر کی سائیڈ سے ہوئی تھی۔

بلیک زیرو کروٹ بدلتے ہی تیزی سے پلٹا ہوا ایک ڈرم کی اوٹ میں ہو گیا۔ اسی لمحے ایک زوردار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی چھت درمیان سے کھلتی چلی گئی۔ اسی لمحے بلیک زیرو نے ایک آدمی کو ایک سائیڈ سے نکل کر دوڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے دیکھا۔ بلیک زیرو پر ہیلی کاپٹر کی طرف سے مسلسل گولیوں کی بارش ہو رہی تھی۔ اس لئے وہ ابھی تک ڈرم کی اوٹ سے باہر نہ نکل سکتا تھا۔ اس لئے دوڑنے والا نہ صرف بخیریت ہیلی کاپٹر تک پہنچ گیا بلکہ وہ اچھل کر ہیلی کاپٹر پر چڑھ بھی گیا۔ اس کے ساتھ ہی فائرنگ بند ہو گئی اور پھر ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا۔ بلیک زیرو نے ہیلی کاپٹر پر فائر کھولا لیکن ہیلی کاپٹر بجلی کی سی تیزی سے اوپر کو اٹھتا گیا اور بلیک زیرو کے مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں اس کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکیں۔

Fight Pr[redacted]nted by Hibuddiez.com

پلک جھپکنے میں ہیلی کاپٹر چھت کے خالی حصے سے باہر نکل گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی چھت ایک بار پھر گڑگڑاہٹ کے ساتھ بند ہو گئی۔ بلیک زیرو اچھل کر ڈرم کی اوٹ سے نکلا اور اس نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا اور اس کا بٹن دبا کر اس نے چیخنا شروع کر دیا۔

ہیلو ہیلو۔ ایکسٹو کالنگ۔ اوور۔ بلیک زیرو کا لہجہ تو مخصوص تھا لیکن اس میں بے پناہ سختی تھی۔

یس سر۔ صفدر اٹنڈنگ۔ اوور۔ دوسرے لمحے صفدر کی آواز سنائی دی۔

صفدر۔ مجرم پروفیسر بارکی کو اغوا کر کے ایک ہیلی کاپٹر کے ذریعے لیبارٹری کے عقب سے نکلے ہیں۔ اس ہیلی کاپٹر کا پیچھا کرو۔ اور اسے ہر صورت میں ہٹ کر دو۔ فوراً حرکت میں آ جاؤ۔ فوراً۔ اوور اینڈ آل۔ بلیک زیرو نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈالا اور پھر تیزی سے واپس لیبارٹری کی طرف لپکا۔ لیبارٹری کا حلیہ ہی بگڑا ہوا تھا۔ وہاں موجود سائنسدان اور معاون خود گولیوں سے چھلنی ہوا پڑا تھا۔ چند گارڈز [illegible] نیز بیں لگا کر بے ہوش کر دیا گیا تھا۔ بلیک زیرو کے ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اس کی اور سیکرٹ سروس کی انتہائی چیکنگ کی وہاں موجودگی کے باوجود نہ صرف مجرم پروفیسر بارکی کو اغوا کر کے لے جانے میں کامیاب ہو گیا تھا بلکہ لیبارٹری بھی تباہ ہو چکی تھی۔ اور سائنسدان کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اب وہ عمران کو کیا منہ دکھائے گا۔ اس بار عمران نے اسے انچارج بنایا تھا اور اس کے انچارج ہونے کا نتیجہ یہ نکلا تھا۔

وہ ہونٹ کاٹتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ظاہر ہے اب اس کے سوا وہ اور کر بھی کیا سکتا تھا۔ اس نے صفدر کو ہیلی کاپٹر کا پیچھا کرنے کا کہہ تو دیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے صفدر اور اس کے ساتھی جب تک اس کے پیچھے جانے کے لئے جیپیں اور کاریں سنبھالتے ہیلی کاپٹر جانے کہاں تک پہنچ چکا ہوگا۔

بلیک زیرو کے پاس ایسا کوئی طاقتور ٹرانسمیٹر بھی موجود نہ تھا جس کے ذریعے وہ یہاں سے [illegible] فوری رابطہ کر سکتا تاکہ ہیلی کاپٹر کو گھیرا جا سکتا [illegible] ٹرانسمیٹر تھا [illegible] محدود حلقہ عمل کا [illegible] شرمندگی اور ناکامی بھی اس [illegible] چکی تھی۔

ight P ented by Hibuddiez.com

"میجر! ——— اگر آپ اس آدمی کو ختم کر دیتے تو زیادہ بہتر ہوتا۔ یہ کسی بھی وقت ہوش میں آ کر مسئلہ پیدا کر سکتا ہے" ——— کیپٹن توفیق نے دروازے سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

میجر پرمود اس وقت کرنل شہاب کے روپ میں تھا اور اس کی پلاننگ بے حد کامیاب رہی تھی۔ اور وہ باہر نگرانی کرنے والی سیکرٹ سروس کو وقتی طور پر بیہوش کر کے لیبارٹری کے اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ توفیق باہر گیٹ پر رہا تھا اور اس کے ساتھی ایجنٹ طارق کے ساتھ لیبارٹری کی جیپ پر بڑے گیٹ سے اندر داخل ہوئے اور توفیق انہیں سیدھا کرشل ہال تک لے آیا۔ کرشل ہال لیبارٹری کا وہ حصہ تھا جہاں سے اندر کمپیوٹر کنٹرول شروع ہوتا تھا۔ لیکن باہر موجود پینٹ فیکٹری سے یکسر علیحدہ تھا۔ اور اس کا راستہ بھی خفیہ تھا جو کیپٹن طارق نے میجر جمال اور سیکنڈ چیف سے اگلوایا تھا۔ اسی طرح

ٹھیک اسی وقت میجر پرمود بھی خفیہ راستے سے کرشل ہال تک پہنچ چکا تھا اُسے مشرقی حصے کی طرف سے خفیہ دروازے سے کیپٹن طارق اندر لے آیا تھا۔ اس کے بعد میجر جمال نے کرنل شہاب کو ایک ضروری بات کے لئے کرشل ہال میں بلوایا۔

کرنل شہاب جیسے ہی کمپیوٹر کنٹرول روم سے نکل کر لیبارٹری میں گئے انہیں میجر جمال کا پیغام مل گیا۔ میجر جمال چونکہ ان کا چھوٹا بھائی تھا اس لئے وہ بے دھڑک کرشل ہال میں آ گئے اور یہاں آتے ہی میجر پرمود نے ان پر حملہ کر کے انہیں بے ہوش کر دیا اور اس کے بعد ان کا لباس اور میک اپ تبدیل کرنے میں اُسے زیادہ دیر نہ لگی۔ پھر وہاں سے میجر پرمود اور کیپٹن طارق کمپیوٹر کنٹرول روم میں پہنچے جہاں بلیک زیرو موجود تھا۔

میجر پرمود نے خصوصی ریز پسٹل سے بلیک زیرو کو بیہوش کیا اور اس کے بعد دوسرے ریوالور سے فائرنگ کر کے اس نے کمپیوٹر کنٹرول مشین کو مکمل طور پر توڑ پھوڑ دیا تاکہ لیبارٹری کے اندر جانے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو سکے۔

"تم نہیں سمجھتے کیپٹن! ——— بعض اوقات قتل نقصان دہ ہوتا ہے۔ ایک مشن میں جب میں نے ایک جاسوس کو قتل کیا تو اس کے مرتے ہی میں بری طرح پھنس گیا ——— بڑی مشکل سے میں نے جان بچائی۔ بعد میں پتہ چلا کہ اس جاسوس کے جسم میں ایک ایسا آلہ فٹ تھا جو کہ اس جاسوس کے مرتے ہی خود بخود حرکت میں آ جاتا تھا۔ اور ہیڈ کوارٹر کو مکمل نشاندہی کر دیتا تھا۔ تب سے میں جاسوس کو قتل کرنے کی بجائے انہیں

ight [redacted] ented by Hibuddiez.com

بیہوش کر دینا زیادہ بہتر سمجھتا ہوں —— ہاں! مجبوری کی بات الگ ہے اور اس ریز کے اثر سے یہ آدمی دو گھنٹوں سے پہلے کسی صورت بھی ہوش میں نہ آ سکے گا —— اور دو گھنٹے ہمارے لئے بہت زیادہ ہیں۔ اب اندر چلو —— اندرونی نقشہ تو تمہارے پاس ہوگا —— میجر پرمود نے راہداری میں چلتے ہوئے کیپٹن طارق کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ توفیق، لیڈی طاہرہ اور تین مسلح افراد ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ ان سب کے پاس مخصوص قسم کے ریوالور تھے۔

ہاں میجر! —— یہ دیکھو —— یہ نقشہ میجر جمال کے کاغذات سے ملا تھا —— کیپٹن طارق نے جیب سے ایک نقشہ نکالتے ہوئے کہا، اور پرمود اسے غور سے دیکھنے لگا۔

یہ وہ کمرہ ہے —— جہاں پروفیسر بارکی ہوگا —— اور یہ کمرہ ہے جہاں سیل کا پُرزہ موجود ہوگا —— کیپٹن طارق نے نقشے پر انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے —— ہم دونوں ان دو کمروں سے ہو کر سیدھے پروفیسر بارکی کے پاس پہنچیں گے —— اور توفیق اور لیڈی طاہرہ ان کمروں اور راہداریوں سے گزر کر یہاں ہمارے سامنے آئیں گے۔ سائنسدانوں کے سلسلے میں کسی رعایت کی ضرورت نہیں —— جتنے سائنسدان ہم ختم کر سکیں گے اتنا ہی ملگارنیہ کو فائدہ ہوگا۔ اس لئے راستے میں جو بھی سائنسدان آئے اس کا خاتمہ کر دینا —— پوری لیبارٹری میں کوئی بھی سائنسدان یا اس کا عملہ زندہ نہ رہے۔ اسے مار دینا یا بیہوش کر دینا۔ تاکہ فوری طور پر وہ کوئی ہنگامی رکاوٹ پیدا نہ کر سکے اور نہ کسی اور جگہ اطلاع کر سکے —— میجر پرمود نے کرخت لہجے میں سب کو سمجھاتے ہوئے کہا اور اس کے بعد وہ سب تیزی سے راہداری کے اختتام پر موجود دروازے کو کھول کر اندر داخل ہو گئے۔ اس کے بعد تو لیبارٹری میں جیسے بھونچال آ گیا۔

میجر پرمود اور کیپٹن طارق بجلی کی سی تیزی سے ایک کمرے میں داخل ہوئے جہاں چار سائنسدان مشینوں کے سامنے بیٹھے کام میں مصروف تھے۔ اس سے پہلے کہ وہ صورت حال کو سمجھتے، گولیوں نے انہیں چھلنی کر دیا اور وہ دونوں بھاگتے ہوئے دوسرے کمرے میں پہنچے تو یہاں ایک سائنسدان نے اچانک کیپٹن طارق پر حملہ کر دیا لیکن کیپٹن طارق نے بجلی کی سی تیزی سے اسے ایک طرف اچھالا اور پرمود نے ریوالور سے فائر کر کے اس کا خاتمہ کر دیا۔ دو افراد کو پہلے ہی میجر پرمود ختم کر چکا تھا۔ چونکہ یہاں کا ہر کمرہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے دوسرے کمروں تک دھماکوں اور چیخوں کی آوازیں نہ پہنچ سکیں۔ اس کے بعد وہ بڑا اور خاص کمرہ آتا تھا جس میں اس فارمولے کو رکھا گیا تھا جس کی وجہ سے میجر پرمود نے اس لیبارٹری پر حملہ کیا تھا۔

کمرے کا دروازہ بند تھا لیکن چونکہ کمپیوٹر کنٹرول روم ختم ہو چکا تھا اس لئے میجر پرمود نے دروازے کو دبایا۔ دروازہ کھلتا چلا گیا۔ میجر پرمود، کیپٹن طارق کو وہیں رکنے کا اشارہ کر کے اندر داخل ہو گیا۔ اس کمرے میں شوگران کے چار اور پاکیشیا کے تین سائنسدان کام میں پوری طرح منہمک تھے۔ ایک بڑی سی مشین کے سامنے پروفیسر بارکی

Fight Presented by Hibuddiez.com

بیٹھا ہوا انہیں ہدایات دے رہا تھا۔

جیسے ہی میجر پرمود اندر داخل ہوا۔ سب سائنسدانوں نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"کرنل! — دروازے کے کھلنے پر مخصوص بلب نہیں جلا — کیا بات ہے؟" شاگران کے ایک بوڑھے سائنسدان نے چونک کر میجر پرمود سے پوچھا۔

"ارے اں واقعی کرنل —" پروفیسر بارکی نے بھی چونک کر [illegible]

"سیکرٹ سروس کے حکم پر ایسا کیا گیا ہے — آپ لوگ بے فکر ہو کر بس کام کرتے رہیں" — میجر پرمود نے کرنل شہاب کے سے لہجے میں [illegible] قدم بڑھاتا سیدھا پروفیسر بارکی کے پاس پہنچ گیا۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا۔ میجر پرمود کا ہاتھ فضا میں اٹھا اور پروفیسر بارکی کے سر پر ریوالور کا دستہ پوری قوت سے پڑا۔ پروفیسر بارکی چیخ مار کر پہلو کے بل کرسی سے نیچے گرا۔

"یہ — یہ کیا" — سارے سائنسدان ایک جھٹکے سے کھڑے ہوئے ہی تھے کہ میجر پرمود کے ہاتھ میں موجود ریوالور نے گولیاں اگلنا شروع کر دیں اور دیکھتے ہی دیکھتے چھ افراد ڈھیر ہو گئے۔

"آجاؤ کیپٹن" — میجر پرمود نے چیخ کر کہا اور اسی لمحے دروازہ کھول کر نہ صرف کیپٹن طارق اندر آیا۔ بلکہ لیڈی طاہرہ، توفیق اور باقی ساتھی بھی اندر آ گئے۔

"ساری لیبارٹری صاف ہو چکی ہے میجر! — میں نے سیلی پیڈ کی سائیڈیں بھی صاف کر دی ہیں — وہاں چار مسلح افراد اور ایک پائلٹ تھا — میں نے ان کا خاتمہ کر دیا ہے اور میں نے چھت کے کھلنے کا سسٹم بھی چیک کر لیا ہے" — توفیق نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے — شاباش کیپٹن! — پروفیسر بارکی کو اٹھا لو — میں اس دوران یہاں کی تلاشی لے لوں۔ شاید کوئی کام کی چیز مل جائے" — میجر پرمود نے کہا اور پھر اس نے جلدی جلدی میزوں کی درازیں کھول کھول کر چیک کرنا شروع کر دیں۔ اسی دوران کیپٹن طارق نے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے پروفیسر بارکی کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر وہ توفیق کی رہنمائی میں سیلی پیڈ کی طرف بڑھے

[illegible] نے میجر پرمود کو دور ایک کھٹکے کی آواز سنائی دی اور میجر پرمود چونک پڑا

"[illegible] جلدی یہاں سے نکلو — کسی بھی لمحے کوئی بھی گڑبڑ ہو سکتی ہے" — میجر پرمود نے کہا اور وہ سب تیزی سے ایک راہداری سے ہو کر سیلی پیڈ کی طرف بڑھنے لگے۔ توفیق چھت کھولنے کے لئے پہلے ہی آگے جا چکا تھا۔

پھر جیسے ہی وہ سیلی پیڈ کے حصے میں پہنچنے کے لئے راہداری کے آخری دروازے پر پہنچے اچانک ان کے عقب میں دھماکے ہوئے اور عقب سے آنے والے دو افراد چیختے ہوئے زمین پر گر پڑے۔ میجر پرمود نے پلٹ کر فائر کھول دیا۔ اور پھر باقی ماندہ افراد اچھل کر دروازہ کراس کر گئے۔ پرمود مسلسل فائر کر رہا تھا۔

"بھاگو — ہیلی کاپٹر میں پہنچو — جلدی" — میجر پرمود نے چیخ

G[redacted]at Fight Presented by Hibuddiez.com

کر کہا اور وہ سب بے تحاشا دوڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچے۔ میجر پرمود بھی دروازے میں فائرنگ کر کے دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچا اور اچھل کر پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

کیپٹن طارق سائیڈ کی سیٹ پر بیٹھا باہر کو جھکا ہوا تھا اسی لئے جب راہداری کے دروازے پر ایک سایہ سا نظر آیا تو اس نے فائر کھول دیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ وہ مسلسل اس دروازے پر اور اس کے ارد گرد فائر کئے جا رہا تھا۔

اسی لمحے گڑگڑاہٹ کی تیز آواز سے چھت درمیان سے کھل گئی۔ توفیق دوسری سائیڈ سے دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف آیا۔ کیپٹن طارق جانتا تھا کہ اگر اس نے ایک لمحے کے لئے بھی فائر بند کیا تو توفیق ہٹ ہو جائے گا۔ چنانچہ اس نے فائر مسلسل جاری رکھا۔

توفیق صحیح سلامت ہیلی کاپٹر تک پہنچ گیا۔ اسی لمحے میجر پرمود نے ہیلی کاپٹر کو ایک جھٹکے سے بلند کیا اور توفیق بمشکل اندر چڑھ سکا۔

ہیلی کاپٹر نہایت تیز رفتاری سے اوپر کو اٹھتا ہوا کھلی چھت سے باہر نکل آیا۔ اور اس کے ساتھ ہی نیچے چھت بند ہو گئی۔ ہیلی کاپٹر پر نیچے سے فائر کی آواز سنائی دی۔ لیکن یہ ریوالور کی آواز تھی اور میجر پرمود جانتا تھا کہ تیز رفتار ہیلی کاپٹر پر ریوالور کی گولیاں کوئی اثر نہ کر سکتی تھیں چنانچہ جیسے ہی ہیلی کاپٹر کے نیچے چھت بند ہوئی پرمود نے اطمینان کا سانس لیا۔ وہ کامیاب ہو چکا تھا۔

"یہ کون ہو سکتا ہے ۔۔۔ شاید تم کسی کو نظر انداز کر گئے ہو ۔۔۔؟" میجر پرمود نے توفیق کی طرف مڑتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"نہیں باس! ۔۔۔ ہم نے تو پوری تسلی کر لی تھی" ۔۔۔ توفیق نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ وہی سیکرٹ سروس کا آدمی ہو جسے آپ نے بیہوش کیا تھا" کیپٹن طارق نے سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ! ۔ وہ ریز فائر کی وجہ سے دو گھنٹے سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتا" ۔ پرمود نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

لیکن اسی لمحے زور سے ایک زوردار دھماکے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اور ڈیش بورڈ پر ایک سرخ بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"فیول ٹینک ہٹ ہو گیا ہے" ۔۔۔ میجر پرمود نے کہا اور تیزی سے ہیلی کاپٹر کو سنبھالنے لگا۔

لیکن دوسرے لمحے ایک اور دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر کو پہلے سے بھی زیادہ زوردار جھٹکا لگا اور اس کا توازن بری طرح بگڑ گیا وہ سب ایک دوسرے سے بری طرح ٹکرا کر ہیلی کاپٹر کے فرش پر گر گئے۔ ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے نیچے گرنے لگا۔ پرمود کو ایک لمحے کے لئے ایسے لگا کہ جیسے ہیلی کاپٹر زمین سے ٹکرا کر تباہ ہو جائے گا۔

میجر پرمود نے ایک لیور کو زور سے کھینچا تو ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے اوپر کو اٹھا۔ اس کی رفتار یکلخت بے حد تیز ہو گئی تھی۔ میجر پرمود کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ پھیل گئی۔ وہ ہیلی کاپٹر کو اس حالت میں بھی کنٹرول کرنے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ پٹرول ٹینک میں سوراخ ہو چکا تھا اور تیل لیک کر رہا ہو گا لیکن یہی غنیمت تھا کہ

ہیلی کاپٹر کو آگ نہ لگی تھی۔ لیکن اُسے پرواہ نہ تھی کیونکہ جب تک پرواتیں ٹھیک نہ ہو اس وقت تک وہ ہیلی کاپٹر کو ملنگا نیہ کی سرحد تک لے جا سکتا تھا۔ ایسے ہیلی کاپٹرز کا اُسے علم تھا کہ ان کی ٹینکیاں ہر وقت فُل رکھی جاتی تھیں

کافی اونچا اٹھا کر اس نے ہیلی کاپٹر کو تیزی سے آگے بڑھایا۔ ان کے دوسرے ساتھی اب سنبھل گئے تھے کہ اسی لمحے دور سے ایک اور دھماکہ ہوا اور اس بار ہیلی کاپٹر کا توازن یکلخت بگڑ گیا۔

"نیچے چھلانگیں لگاؤ ___ پروفیسر کو بھی دھکیل دو ___ جلدی کرو" میجر پرمود نے چیخ کر کہا۔ کیونکہ ہیلی کاپٹر بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے الٹا ہو کر نیچے کی طرف جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی میجر پرمود نے چھلانگ لگا دی۔

اسی لمحے باقی ساتھی بھی نیچے چھلانگیں لگا گئے۔ اور جیسے ہی پرمود کے قدم زمین سے لگے اس نے قلابازی کھائی اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ پیرا ٹروپنگ کے مخصوص انداز کی وجہ سے اُسے چوٹ نہ لگی تھی۔ ویسے بھی جس وقت انہوں نے چھلانگیں لگائی تھیں۔ ہیلی کاپٹر کی بلندی زیادہ نہ تھی۔ اور پھر جس جگہ وہ گرے تھے وہاں اونچی فصل اور نرم زمین تھی۔ ہیلی کاپٹر کچھ دور آگے جا کر کھیتوں کے درمیان جا گرا اور پھر ایک خوفناک اور دل ہلا دینے والا دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی آگ کے شعلے آسمان تک بلند ہونے لگے۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کوئی سویا ہوا آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔

"میجر ___ میجر ___" اچانک اُسے قریب سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ یہ کیپٹن طارق کی آواز تھی۔

"میں ادھر ہوں ___ جلدی کرو ___ جو زندہ ہو یہاں آ جائے ___ جلدی کرو ___" میجر پرمود نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور کیپٹن طارق سب سے پہلے اس کے قریب پہنچا۔ اس نے کاندھے پر پروفیسر بابر کی کو اٹھایا ہوا تھا پھر [illegible] طاہر اور توفیق بھی پہنچ گئے۔ البتہ ایک آدمی غائب تھا۔

"وہ مر گیا ہے ___ وہ میرے ساتھ ہی گرا تھا سر کے بل ___ اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے ___ میں نے اُسے چیک کیا تھا ___" [illegible] طاہر نے کہا۔

"اچھا ___"

"بابر ___ پروفیسر بابر کی زندہ ہے یا مر گیا ___؟" میجر پرمود نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"زندہ ہے میجر ___ میں نے اس کی وجہ سے خود چوٹیں کھائی ہیں ___ لیکن اسے بچا لیا ہے۔ مگر اس قدر جھٹکے کے باوجود اسے ہوش نہیں آیا ___" کیپٹن طارق نے کہا۔

"ابھی ہوش آنے کا بھی نہیں ___ میں نے جس جگہ دستہ مارا تھا اس سے دو تین دن سے پہلے ہوش میں نہیں آ سکتا ___ چلو ___ ورنہ سارا علاقہ گھیر لیا جائے گا ___ ادھر شمال کی طرف ___ ادھر ایک بڑی ندی ہے ___ جلدی چلو ___" میجر پرمود نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ سب کھیتوں کے درمیان دوڑتے ہوئے ندی کی طرف بڑھنے لگے۔

میجر پرمود نے ہیلی کاپٹر بلند ہوتے ہی ایک نظر میں اردگرد کا علاقہ

[redacted]eat Fight Presented by Hibuddiez.com

دیکھ لیا تھا اور اندھیرے میں چمکتے ہوئے پانی کی پٹی اس کے ذہن میں محفوظ تھی۔ ادھر چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں تھیں اور جگہ ویران تھی اس لئے پرمود نے ادھر کا ہی رخ کیا تھا۔

"یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں میجر! ——— جنہوں نے ریل کا پٹڑہ اڑا دیا ——— سیکرٹ سروس والے تو سامنے کے رخ پر تھے ———" کیپٹن خاور نے دوڑتے ہوئے پوچھا۔ پروفیسر بارکی کو اب کیپٹن توقیر نے اٹھا لیا تھا۔

"ہو سکتا ہے ان کا کوئی گروپ لیبارٹری کی پچھلی طرف چھپا ہوا ہو۔ دھماکے دور بار نقل کئے تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں پہلے سے خدشہ تھا کہ ریل کا پٹڑہ باہر آ سکتا ہے ——— فی الحال دوڑتے رہو۔ ابھی ہم خطرے سے باہر نہیں آئے" ——— میجر پرمود نے دوڑتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب ندی پر پہنچ گئے۔ ندی خاصی بڑی تھی۔ پھر دور انہیں کنارے پر روشنی سی نظر آئی۔ روشنی کا انداز ایسا تھا جیسے ریلوے کراسنگ پر لیمپ جل رہا ہو۔

"ادھر چلو روشنی کی طرف ——— جلدی" ——— میجر پرمود نے کہا اور وہ سب انتہائی تیز رفتاری سے اس طرف دوڑتے چلے گئے۔

"کون ہے ——— کون دوڑ رہا ہے" ——— اچانک روشنی کے قریب ہی ایک اور روشنی نظر آئی اور ساتھ ہی ایک سایہ سا بھی نظر میں پڑا۔

"دوست ہیں" ——— میجر پرمود نے چیخ کر کہا۔ اب ریلوے کراسنگ

[نش]ان نظر آنے لگا تھا۔

[اس] سائے کے ہاتھ میں لالٹین تھی۔ پرمود سمجھ گیا کہ یہ کراسنگ پھاٹک بند کرنے والا چوکیدار ہے۔

چند ہی لمحوں میں وہ چوکیدار کے قریب پہنچ گئے جو کیدار ایک بوڑھا آدمی تھا جس نے پورے جسم پر کمبل لپیٹ رکھا تھا کراسنگ کے دروازے بند تھے اور دروازے بند دیکھ کر میجر پرمود سمجھ گیا کہ ٹرین کسی طرف سے آنے والی ہے۔

"کون ہو تم اور یہ کون ہے جسے تم نے اٹھایا ہوا ہے۔" بوڑھے چوکیدار نے حیران ہو کر پوچھا لیکن دوسرے لمحے وہ چیخ مارتا ہوا زمین پر گر گیا۔ پرمود کے ہاتھ میں تھامے ہوئے چھوٹے ریوالور سے نکلنے والی گولی سیدھی چوکیدار کے دل میں گھس گئی۔ لالٹین اس کے ہاتھ سے گر کر لڑھکتی ہوئی ایک طرف جا رکی۔

"اسے بجھا دو" ——— میجر پرمود نے کہا اور لیفٹیننٹ طاہرہ نے آگے بڑھ کر لالٹین بجھا دی۔

اسی لمحے دور سے ٹرین کی گڑگڑاہٹ کی آوازیں سنائی دیں۔

"گاڑی آ رہی ہے ——— میں اسے روکتا ہوں۔ تم جلدی سے کسی ڈبے پر چڑھ جانا ——— یہ گاڑی دارالحکومت سے باہر جا رہی ہے۔ ٹرین کی آواز سے ظاہر ہو رہا ہے کہ اس کا رخ دارالحکومت [سے] باہر کی طرف ہے" ——— میجر پرمود نے کہا اور پھر تیزی سے کراسنگ کے دروازوں کی طرف دوڑا۔ لیکن دروازے کے پاس سے گذر کر وہ تیزی سے ایک جگہ رک گیا۔ یہاں بیرونی سگنل

by Hibuddiez.com

کا لیور موجود تھا۔ اس سے کانٹا بھی بدلا جاتا تھا۔

گڑگڑاہٹ اب قدرے نزدیک آ چکی تھی۔ میجر پرمود نے لیور پکڑ کر ایک زوردار جھٹکے سے کھینچا اور اس کے ساتھ ہی اوپر نظر آنے والی سبز بتی سرخ ہو گئی۔

"سائیڈ میں ہو جاؤ — گاڑی اب اس کراسنگ سے گزر جائے گی — ہم نے احتیاط سے چڑھنا ہے۔ کسی کو نظر نہ آئیں" — میجر پرمود نے کہا اور وہ سب سائیڈ میں درختوں کے ذخیرے میں رک گئے۔

گڑگڑاہٹ اب نزدیک آ گئی تھی اور پھر انہیں دور سے آتی گاڑی نظر آ گئی۔ پہیوں کی چرچراہٹ کی آوازیں فضا میں گونجیں اور گاڑی کی رفتار آہستہ ہونے لگ گئی۔

اسی لمحے میجر پرمود کو اس چوکیدار کی لاش کا خیال آیا جو ٹریک لائن کے پاس ہی پڑی ہوئی تھی۔ وہ تیزی سے دوڑا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے جھک کر ادھیڑ عمر چوکیدار کی بازو پکڑا اور اسے گھسیٹتا ہوا درختوں کی طرف لے آیا۔ اس کے بعد اس نے اسے زور سے اچھال کر درختوں کے اندر پھینک دیا۔

اسی لمحے گاڑی اس کراسنگ کے قریب آ کر رک گئی۔ ڈرائیور نے رکتے ہی اس نے زور سے ہارن دیا۔ ایک بار — دو بار — شاید ہارن چوکیدار کے لئے تھا۔ اور پھر چند سائے انہیں گاڑی سے نیچے اترتے نظر آئے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں بڑی سی لالٹین تھی۔ یہ یقیناً گارڈ تھا۔ وہ سب تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے کراسنگ

کے قریب آ گئے۔

"کراسنگ دور بھی نہیں ہے — اس کے باوجود سگنل آف ہے" — ایک بڑبڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کوئی نیا چوکیدار ہوگا — ریلوے کو بھی ایسے ہی لوگ ملتے ہیں — سگنل آن کرنا بھول گیا ہوگا" — دوسری آواز سنائی دی۔

اور پھر وہ سب اس ہٹ کی طرف بڑھ گئے۔ وہ تعداد میں چار تھے۔ وہ شاید اس چوکیدار کو ڈھونڈنے جا رہے تھے۔

جیسے ہی وہ چاروں ہٹ میں داخل ہوئے، میجر پرمود نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب دوڑتے ہوئے گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔ سامنے ہی ایک ٹرالر تھا جس میں بھاری مشینری لادی ہوئی تھی۔

"اس ٹرالر پر چڑھ جاؤ — جلدی" — میجر پرمود نے اچھل کر اوپر چڑھتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے کیپٹن توفیق نے کاندھے پر لدے ہوئے پروفیسر بارک والدر کو اس کی طرف اچھالا۔ میجر پرمود نے اسے جھپٹا اور پھر گھسیٹ کر مشینری کی اوٹ میں لٹا دیا۔ پلک جھپکنے میں توفیق، لیڈی طاہرہ اور آخر میں کیپٹن طارق بھی اوپر چڑھ آیا۔ اور وہ سب مشینری کی اوٹ اور سائیڈوں میں رینگ گئے۔

اسی لمحے انہیں انسانی آوازیں دوبارہ ٹرالر کے قریب سے آتی سنائی دیں اور پھر دو آدمی باتیں کرتے ہوئے پاس سے گزر گئے۔

"یہ بہت بڑی کوتاہی ہے — سگنل آن کئے بغیر وہ چوکیدار نہ جانے کہاں چلا گیا ہے — میں اس کی رپورٹ کروں گا" — ایک آدمی

جس کے ہاتھ میں بڑی سی لالٹین تھی دوسرے آدمی سے کہہ رہا تھا۔ لالٹین والا یقیناً گارڈ تھا اور دوسرا اس کا معاون ہوگا۔ باقی دو آدمی ان کے ساتھ نہ تھے۔ وہ انجن کے آدمی ہوں گے۔

میجر پرمود اور اس کے ساتھی دم سادھے پڑے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد گاڑی ایک جھٹکے سے حرکت میں آئی اور پھر اس کی رفتار تیز ہوگئی۔

اسی لمحے قریب پڑے ہوئے پروفیسر بارکی کی کراہ سنائی دی۔ وہ شاید ہوش میں آ رہا تھا۔ پرمود اس پر کسی عقاب کی طرح جھپٹا اور اس نے اس کی کنپٹی پر پوری قوت سے مکا مارا۔ پروفیسر بارکی کے جسم میں پیدا ہونے والی حرکت غائب ہوگئی اور وہ ساکت ہوگیا۔ گاڑی کی رفتار اب کافی تیز ہوگئی تھی۔

"میں اس کا میک اپ کر دوں۔ ورنہ یہ کسی بھی وقت پہچان لیا جا سکتا ہے۔" میجر پرمود نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کے پاس میک اپ باکس ہے؟" کیپٹن طارق نے حیران ہو کر پوچھا۔

"میری مخصوص جیکٹ میں ہر چیز ہر وقت موجود رہتی ہے۔" میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا چپٹا باکس نظر آنے لگا۔

"[illegible] اس اندھیرے میں میک اپ کیسے ہوگا؟" لیڈی طاہرہ نے کہا۔

"میں نے اس پر مکمل میک اپ تو نہیں کرنا۔ صرف ریڈی میڈ میک اپ کرنا ہے تاکہ کچھ بدل جائے۔" میجر پرمود نے کہا اور پھر اس کے ہاتھ ٹریلر کے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے پروفیسر بارکی کے چہرے اور سر پر حرکت کرنے لگے۔

جب میجر پرمود نے ہاتھ روکا تو اسی لمحے گاڑی نے ہارن دیا اور اس کے ساتھ ہی گاڑی کی رفتار آہستہ ہونے لگ گئی۔ میجر پرمود نے سائیڈ سے آگے دیکھا۔ دور آگے اندھیرے میں چند بتیاں نظر آ رہی تھیں۔ سگنل کی لائٹ سرخ تھی۔ اور پھر گاڑی آہستہ ہوتے ہوتے اس سگنل کے قریب رک گئی۔

"ادھر سے اتر جاؤ۔ جلدی کرو۔ گاڑی کسی بھی لمحے روانہ ہو سکتی ہے۔" میجر پرمود نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جھک کر پروفیسر بارکی کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور نیچے چھلانگ لگا دی۔

سامنے ہی درختوں کا ذخیرہ تھا۔ میجر پرمود تیزی سے دوڑتا ہوا اندھیرے میں گھستا چلا گیا۔

چند لمحوں بعد ہی ایک ایک کر کے اس کے باقی ساتھی بھی اندھیرے میں پہنچ گئے۔

اسی لمحے گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔ اور پھر گاڑی حرکت میں آ گئی۔ وہ سب درختوں کی اوٹ میں کھڑے گاڑی کو جاتے ہوئے دیکھتے رہے۔

"میرا خیال ہے کہ ہم دارالحکومت کے نواحی قصبے میں ہیں۔" کیپٹن طارق نے کہا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

"ہاں! — اب ہمیں کوئی سواری ڈھونڈنی ہو گی" — میجر پرمود نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ادھر اسٹیشن کی طرف چلیں" — توفیق نے کہا۔

"نہیں! — ادھر گڑبڑ ہو سکتی ہے — انہی درختوں کے درمیان سے ہوتے ہوئے آگے بڑھ چلو — یہ زرعی علاقہ ہے — یہاں کوئی نہ کوئی زرعی فارم نظر آ جائے گا — اور وہاں کوئی ٹرک یا ویگن کھٹری بھی مل جائے گی" — میجر پرمود نے پروفیسر بارکی کو توفیق کے کاندھے پر منتقل کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے درختوں کے درمیان سے گذرتے ہوئے ریلوے لائن سے دور ہٹتے چلے گئے۔

عمران نے آندھی اور طوفان کی طرح کار دوڑاتا ہوا اس جگہ پر پہنچا جہاں ہیلی کاپٹر کے دھماکے سے پھٹنے کے بعد آگ کے شعلے ابھی تک بلند ہو رہے تھے۔ آگ کے ان شعلوں نے بھی اس کی رہنمائی کی تھی اس لئے وہ اپنی توقع سے پہلے ہی وہاں تک پہنچ گیا تھا۔ ورنہ شاید اسے کافی دیر تک کھیتوں میں چکرانا پڑتا۔

لیکن وہاں پہنچ کر اسے ہیلی کاپٹر کے ملبے کے علاوہ صرف ایک لاش پڑی ہوئی نظر آئی۔ اس آدمی کی گردن کی ہڈی ٹوٹی ہوئی تھی اور اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ بلندی سے اچانک اور افراتفری کے عالم میں گرنے کی وجہ سے گردن تڑوا بیٹھا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں اور کوئی شخص نہ تھا۔ البتہ اردگرد ٹوٹی ہوئی فصل سے ظاہر ہو رہا تھا کہ تین چار افراد ادھر اُدھر گرے ہیں اور پھر اکٹھے ہوئے ہیں۔

عمران شعلوں کی روشنی میں اردگرد کا علاقہ دیکھ رہا تھا تاکہ ان

Great Fight Prese[redacted]d by Hibuddiez.co

لوگوں کے فرار ہونے کے راستے کا تعین کر سکے کہ اچانک دور سے ایک جیپ کے آنے کی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔

"لیبارٹری کی جیپ ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا جو ایک اونچی منڈیر سے جھانک رہا تھا۔

"یہ سیکرٹ سروس کے ارکان ہوں گے" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ بھی تیزی سے منڈیر پر پہنچ گیا۔ اسی لمحے اسے جیپ سے اچانک مشین گن کی نال جھانکتی ہوئی نظر آئی۔ چونکہ ہیلی کاپٹر سے آگ کے شعلے ابھی تک خاصے بلند تھے اس لئے رات ہونے کے باوجود ارد گرد کا علاقہ روشن تھا۔

"ہاتھ اٹھا دو ٹائیگر! ۔۔۔ ورنہ یہ ہمیں غیر ملکی مجرم سمجھ کر گولی چلا دیں گے" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور اس نے دونوں ہاتھ سر سے بلند کر دیئے۔ ٹائیگر نے بھی اس کی پیروی کی۔

جیپ سے جھانکنے والی مشین گن سے فائرنگ ہوئی لیکن گولیاں منڈیر کے نیچے پیوست ہو گئیں۔ یہ شاید دھمکی کے لئے کیا گیا تھا۔

"بس کیا وقت آ گیا ہے کہ اصل مجرم تو فرار ہو گئے ہیں ۔۔۔ اور ہم ہینڈز اپ ہوئے کھڑے ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے جیپ تیزی سے ان کے قریب آ کر رکی اور پھر اس میں سے صفدر، تنویر، نعمانی اور چوہان بجلی کی سی تیزی سے نکلے اور انہوں نے بڑی مہارت سے منڈیر کو گھیر لیا۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں موجود تھیں۔

"خوش آمدید ۔۔۔ خوش آمدید! ۔۔۔ پہلے تو پولیس والوں کے متعلق مشہور تھا کہ وہ اس وقت تک موقع واردات پر نہیں آتے جب تک واردات کرنے والے اپنے محفوظ ٹھکانوں تک نہ پہنچ جائیں لیکن اب سیکرٹ سروس بھی اسی راہ پر چل نکلی ہے ۔۔۔ اب یقیناً پولیس والوں کی طرح ان کی توندیں بھی باہر نکل آئیں گی" ۔۔۔ عمران نے اونچی آواز سے کہا۔

"عمران صاحب آپ! ۔۔۔ اوہ اس میک اپ میں" ۔۔۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جب سیکرٹ سروس پولیس بن جائے ۔۔۔ تو پھر مجبوراً مجھے کسی نہ کسی کی پناہ لینی ہو گی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ نیچے گرا کر منڈیر سے اتر آیا۔ ظاہر ہے ٹائیگر نے بھی اس کی پیروی کی۔

"یہ کیا عمران صاحب! ۔۔۔ ایکسٹو نے ہمیں اچانک کال کیا کہ مجرم پروفیسر ہارڈی کو اغوا کر کے ہیلی کاپٹر کے ذریعے نکل گئے ہیں ۔۔۔ ہم جیپ لے کر لیبارٹری سے نکلے تھے کہ ہیلی کاپٹر کے تباہ ہونے کا دھماکہ سنا اور پھر آسمان تک اٹھتے شعلے نظر آنے لگے ۔۔۔ لیکن یہاں پہنچنے پر آپ نظر آ رہے ہیں" ۔۔۔ صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے باس کو مراقبے میں اچانک کشف ہو جاتا ہے ۔۔۔ بس ایسا ہی کشف ہوا ہو گا ۔۔۔ بہرحال ڈھونڈو مجرموں کو ۔۔۔ اگر اور کوئی نہ مل سکے تو یہ ایک لاش تو پڑی ہی ہے" ۔۔۔ عمران نے ادھر ادھر غور سے دیکھتے ہوئے کہا، اور پھر وہ تیزی سے اپنی کار کی طرف بڑھا

Great Fight by Hibuddiez.

اس نے ٹائیگر کو بھی اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

"سوری عمران! — تم لوگ نہیں جا سکتے — جب تک باس کو اطلاع نہ کر دی جائے" — اچانک تنویر نے مشین گن سیدھی کرتے ہوئے کہا۔

"تو کرتے رہو اطلاع — میں نے کب منع کیا ہے" — عمران نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا۔

"خبردار! — میں کہتا ہوں رک جاؤ" — تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر عمران کے سینے سے مشین گن کی نال لگاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"تنویر! — یہ کیا کر رہے ہو" — صفدر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"صفدر! — یہ ڈاج بھی ہو سکتا ہے — ہیلی کاپٹر کی تباہی کے بعد یہ لوگ موقع پر موجود ہیں اور نئے میک اپ میں — یقیناً کوئی گڑبڑ ہے — میں اسے ایسے نہ جانے دوں گا" — تنویر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"ارے میں نے پولیس کا نام تو مذاق میں لیا تھا — لیکن تم تو سچ مچ پولیس والے بن رہے ہو — تمہارا کیا خیال ہے کہ مجرم تمہارے باس کو اطلاع دینے تک ہاتھ باندھے کھڑے رہیں گے" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا مگر آخری الفاظ پر اس کا لہجہ تلخ ہو گیا۔

"کچھ بھی ہو — میں جب تک باس کو اطلاع نہ کر دوں — تم نہیں جا سکتے — صفدر! — تم اس سے بات کرو" — تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔ مگر دوسرے لمحے اس کے حلق سے کراہ نکلی اور وہ لڑکھڑا

ہوا دو قدم پیچھے ہٹ کر پشت کے بل نیچے گرا۔ عمران نے اچانک کار کا آدھا کھلا ہوا دروازہ ایک جھٹکے سے کھولا تھا اور تنویر جو دروازے کے ساتھ کھڑا تھا دروازے کی زوردار ضرب پیٹ پر کھا کر پیچھے جا گرا۔ مشین گن بھی اس کے ہاتھوں سے چھوٹ گئی۔

"اسے سنبھالو صفدر! — ورنہ —" عمران نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر سیٹ پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر جو دوسری طرف خاموش کھڑا تھا تیزی سے دوسری طرف بیٹھ گیا اور عمران نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔

تنویر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جھپٹ کر اپنی مشین گن اٹھانی چاہی۔ مگر صفدر نے آگے بڑھ کر مشین گن پر پیر رکھ دیا۔

"ہوش میں آؤ تنویر! — اگر ہم آپس میں لڑتے رہے تو مجرم پرنسس ایکی کو لے جائیں گے" — صفدر نے بے حد سخت لہجے میں کہا۔

عمران انتہائی تیز رفتاری سے کار فصیل کے اندر دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ٹائیگر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ کیونکہ اندھیرے کے باوجود اسے عمران کی سنجیدگی محسوس ہو رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد کار ندی کے کنارے پہنچ گئی۔ عمران نے دیکھا کہ دور کراسنگ کے قریب سے ایک مال گاڑی گزر رہی تھی۔ عمران نے ندی کے کنارے کار روکی اور ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

ندی خاصی چوڑی تھی اور اسے بغیر پل یا کشتی کے پار نہیں کیا جا سکتا تھا۔

Great Fight Prese[redacted]d by H[redacted]uddiez

عمران نے کار کراسنگ کی طرف موڑ دی۔ کیونکہ اُدھر لائیٹیں نظر آ رہی تھیں۔ گاڑی اب اسٹیشن کراس کر چکی تھی۔

عمران نے کار کراسنگ کے قریب جا کر روک دی۔ وہ چند لمحے ادھر اُدھر دیکھتا رہا۔ پھر کار کا دروازہ کھول دیا۔

"گاڑی کے گزر جانے کے باوجود پھاٹک نہیں کھولا گیا"۔۔۔ عمران نے سیٹ کے نیچے سے ہاتھ بڑھا کر ایک لمبی سی ٹارچ نکال کر نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ یہ واقعی عجیب بات ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے بھی سر ہلاتے ہوئے کہا۔ وہ بھی کار سے باہر آ گیا تھا۔

"ارے یہ خون" ۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔ اس کے ہاتھ میں موجود ٹارچ کی روشنی ایک جگہ مرکوز تھی جہاں کسی کے گرنے کے نشانات کے ساتھ ساتھ خون بھی موجود تھا۔ گو خون کچھ زمین میں جذب ہو گیا تھا مگر ٹارچ کی روشنی میں اس کے دھبے صاف نظر آ رہے تھے۔ خون کے دھبے درختوں کے ذخیرے کی طرف جا رہے تھے۔ اور ساتھ ہی ایسے آثار بھی تھے جیسے کسی چیز کو گھسیٹا گیا ہو۔

عمران ٹارچ کی روشنی میں آگے بڑھتا رہا۔ اور تھوڑی دیر بعد اس نے درختوں کے ذخیرے میں پڑی ہوئی چوکیدار کی لاش تلاش کر لی۔

"میجر پرمود اور اس کے ساتھی یقیناً اس گاڑی میں سوار ہوئے ہیں انہوں نے چوکیدار کو قتل کر کے کسی نہ کسی طریقے سے گاڑی رکوائی ہو گی" ۔۔۔ عمران نے تیزی سے واپس پلٹتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ وہ یہاں سے لائن پار کر کے دوسری طرف گئے ہوں ۔۔۔ یہاں کراسنگ پر پل بھی ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اگر ایسا ہوتا ۔۔۔ تو پھر وہ یقیناً کراسنگ کھولتے۔ اور گاڑی ہمارے سامنے گزری ہے ۔۔۔ آؤ جلدی کرو ۔۔۔ ہمیں اس گاڑی کا پیچھا کرنا ہے" ۔۔۔ عمران نے واپس کار کی طرف دوڑتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد ان کی کار تیز رفتاری سے کچے راستے پر پچکولے کھاتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔

اسی لمحے عمران کی جیب میں ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں تو اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"جوزف کالنگ باس۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ۔۔۔ تم لوگ کہاں ہو۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہم آپ کی طرف سے کال کے منتظر ہیں ۔۔۔ لیبارٹری پر تو ہنگامی حالات نافذ ہو چکے ہیں ۔۔۔ بے شمار جیپیں اور کاریں آ رہی ہیں۔ اوور" جوزف نے کہا۔

"تم دونوں واپس رانا ہاؤس چلے جاؤ ۔۔۔ میں بعد میں تمہیں کال کروں گا ۔۔۔ کسی کے سامنے آنے کی ضرورت نہیں۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ لیکن ابھی وہ ٹرانسمیٹر واپس جیب میں رکھ ہی رہا تھا کہ ٹرانسمیٹر کی سیٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔ عمران نے دوسری بار اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ایکسٹو کالنگ عمران۔ اوور" ۔۔۔ ایکسٹو کی مخصوص آواز آئی۔

"یس سر —— عمران اسٹنڈنگ۔ اوور" —— عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔ کیونکہ ٹائیگر ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"تم کیا کر رہے ہو —— تم مجرموں کے پیچھے ندی کی طرف گئے تھے۔ اوور" —— ایکسٹو نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر —— میں ان کا پیچھا کر رہا ہوں —— میرا خیال ہے کہ وہ ایک مال گاڑی پر سوار ہو کر فرار ہوئے ہیں —— مال گاڑی اس وقت قصبہ شہباز سے چار پانچ میل آگے ہو گی۔ اوور" —— عمران نے جواب دیا۔

"مجھے رپورٹ دیتے رہنا —— مجرموں نے لیبارٹری میں بڑی تباہی مچائی ہے —— بائیس سائنسدان ہلاک اور تین شدید زخمی ہیں۔ اوور" —— ایکسٹو نے کہا۔

"اوہ ٹھیک ہے —— اس کا مطلب ہے کہ اب مجرموں کو عبرت ناک سزا دی جائے۔ اوور" —— عمران نے پہلے سے زیادہ سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے تھے۔

"اعلیٰ حکام سخت پریشان ہیں —— شوگران کے انتہائی اہم سائنسدان ہلاک ہو گئے ہیں۔ اوور" —— ایکسٹو نے کہا۔

"اب تو جناب ہو گئے ہیں —— انہیں میں زندہ تو کرنے سے رہا۔ البتہ مجرموں نے اپنی موت کے پروانے پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اوور" —— عمران نے جھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ اور ٹائیگر ایکسٹو کے سامنے عمران کے اس انداز پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"اوور اینڈ آل" —— دوسری طرف سے ایکسٹو نے بغیر کچھ کہے رابطہ ختم کرتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔

"جناب کی سیکرٹ سروس تو پولیس والوں کی طرح اپنے ہی آدمیوں کو پکڑتی پھرتی ہے —— اور رعب مجھ پر ڈالا جا رہا ہے" —— عمران نے ٹائیگر کو سنانے کے لئے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ ٹائیگر خاموش رہا۔ ظاہر ہے ایسے وقت وہ کیا کہتا۔

"وہ مال گاڑی ہیرو لنگل پر رکی ہوئی ہے" —— چند لمحوں بعد ٹائیگر نے چونک کر کہا۔

"ہاں —— میں دیکھ رہا ہوں" —— عمران نے کہا اور کار کی رفتار اور زیادہ بڑھا دی۔ لیکن جب تک وہ گاڑی کے قریب پہنچتے، سگنل گرین ہو چکا تھا اور گاڑی دوبارہ حرکت میں آ چکی تھی۔ عمران کار دوڑاتے لے گیا آگے ایک جنکشن اسٹیشن تھا۔ اور عمران جانتا تھا کہ گاڑی وہاں کافی دیر تک رکے گی۔ اور پھر وہی ہوا۔ مال گاڑی ایک سائیڈ پر رکی ہوئی تھی۔ عمران کار دوڑاتا ہوا گاڑی کے قریب پہنچا اور اس نے کار ایک سائیڈ پر روک دی۔

"آؤ ٹائیگر —— تم دوسری طرف چلے جاؤ —— تمام کھلے ہوئے ڈبے چیک کرنے ہوں گے" —— عمران نے کار سے اترتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بھی سر ہلاتا ہوا نیچے اترا۔ اور پھر وہ دونوں ہی گاڑی کے دونوں اطراف میں آخری ڈبے سے انجن تک چلتے گئے۔ چونکہ اسٹیشن ہونے کی وجہ سے یہاں بجلی کے کھمبے مناسب فاصلوں پر موجود تھے جن پر مرکری بلب جل رہے تھے اس لئے ہر چیز روشن اور صاف نظر آ رہی تھی۔

..ht Prese... by Hibuddiez

چلتے چلتے عمران ایک مشینری کے ٹرالر کے پاس رک گیا۔ چند لمحے وہ غور سے اُسے دیکھتا رہا۔ پھر اچھل کر ٹرالر پر چڑھ گیا۔ پھر اس نے ایک مشین کے پائے کے ساتھ لٹکا ہوا ایک چھوٹا سا ٹشو پیپر دیکھ لیا جسے مروڑ کر پھینکا گیا تھا۔

عمران ادھر اُدھر دیکھتا رہا۔ پھر ایک طویل سانس لے کر واپس نیچے اتر آیا۔ خیریت گذری کہ گاڑی ایک سائیڈ پر تھی۔ اور ادھر ریلوے کا کوئی آدمی اس وقت موجود نہ تھا۔ ورنہ وہ عمران کو اتنی آسانی سے مشینری کے ٹرالر پر نہ چڑھنے دیتا۔

عمران تیزی سے واپس اپنی کار کی طرف لپکا۔ اس نے کار موڑی اور واپس جانے لگا۔ ابھی ٹائیگر بھی گاڑی کے اختتام پر گھوم کر واپس پہنچ گیا تھا۔

"آؤ ٹائیگر! ـــ جلدی کرو ـــ وہ لوگ گاڑی پر چڑھے ضرور تھے لیکن راستے میں ہی اتر گئے ہیں۔ جہاں گاڑی بڑی لائن جنگل پر رکی تھی۔ لوگ وہیں اتر گئے ہوں گے ـــ" عمران نے ٹائیگر کے بیٹھتے ہوئے اُسے تفصیل بتا دی۔

"پھر ـــ" ٹائیگر بھنویں اچکاتے ہوئے بولا۔

"وہ لقیناً درختوں کے جھنڈ سے گذر کر ہائی وے پر گئے ہوں گے ـــ اور وہاں سے انہوں نے کسی سواری کا بندوبست کیا ہوگا۔ یہ ہائی وے کافی لمبا چکر کاٹ کر شہر میں داخل ہوتی ہے۔ اور میں ایک شارٹ کٹ جانتا ہوں ـــ اس لئے مجھے یقین ہے کہ میں ان سے پہلے پہنچ جاؤں گا" ـــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن کہاں ـــ شہر میں ان کا ٹھکانہ کہاں ہوگا ـــ" ٹائیگر نے کہا۔

"تم دیکھو تو سہی ـــ مسئلہ صرف ان کے ٹھکانہ کرنے کی ہے ـــ ڈھونڈ میں لوں گا" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ شاید پتہ چل جانے کی وجہ سے اس کی شگفتگی دوبارہ عود کر آئی تھی۔

کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ عمران اسٹیشن کی سائیڈ سے ہو کر اس کے پیچھے چوک پر آیا اور پھر وہاں سے دائیں طرف ہائی وے کی طرف جانے کی بجائے وہ بائیں طرف کو مڑا اور کافی آگے جا کر ... اس نے اپنی کار موڑ لی۔ یہ چھوٹی سڑک تھی جس کے دونوں ... کھیت تھے۔ تقریباً دس منٹ تک مسلسل کار چلانے کے بعد ... کی عمارتیں نظر آنے لگ گئیں جو آہستہ آہستہ قریب آتی جا رہی تھیں۔ سڑک کچھ آگے جا کر بائیں طرف مڑی اور پھر ہائی وے کے ساتھ مل گئی تھی۔ عمران نے ہائی وے پر پہنچتے ہی کار کی رفتار تیز کر دی۔ اور پھر آہستہ آہستہ آگے بڑھتا گیا۔ تھوڑے ہی فاصلے پر ایک پٹرول پمپ اور اس کے ساتھ ایک روڈ سائیڈ کیفے تھا جس کے سامنے کاریں موجود تھیں۔ عمران نے کار کیفے کی ایک سائیڈ پر روکی۔

"تم یہیں بیٹھو ـــ" عمران نے کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ نیچے اتر کر وہ چند لمحے ادھر اُدھر دیکھتا رہا جیسے ماحول کا جائزہ لے رہا ہو اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا پٹرول پمپ کی طرف بڑھ گیا۔ اُسے معلوم تھا ہائی وے پر اس پٹرول پمپ کے بعد تقریباً سو کلومیٹر تک کوئی پٹرول پمپ نہیں آتا۔ اس لئے ہائی وے سے آنے والی تقریباً ہر گاڑی لازماً یہاں پٹرول ڈلواتی ہے۔ پمپ بوائے فارغ کھڑا تھا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.[redacted]m

"یس سر" ۔۔۔ پمپ والے نے عمران کو قریب آتے دیکھ کر مؤدبانہ لہجے میں پوچھا کیونکہ عمران اس وقت ایک غیر ملکی کے میک اپ میں تھا۔

"ابھی تھوڑی دیر پہلے میرے ایک بیمار دوست کو دارالحکومت لایا گیا ہے ۔۔۔ مجھے ذرا دیر ہو گئی ہے۔ میرا دوست بےحد بیمار تھا اس کی بیوی بھی ساتھ تھی ۔۔۔ نجانے وہ یہاں تک زندہ پہنچا ہے یا نہیں" ۔۔۔ عمران نے جیب سے ایک چھوٹا نوٹ نکال کر انگلی میں مروڑتے ہوئے کہا۔

"آپ کے دوست کے بال برف کی طرح سفید اور مونچھیں کالی تھیں اور وہ شدید بیمار تھے ۔۔۔ وہی" ۔۔۔ پمپ والے نے کہا۔

"ہاں ہاں۔ بالکل وہی ۔۔۔ جلدی بتاؤ وہ زندہ تھے" ۔۔۔ عمران نے بےچین لہجے میں کہا۔

"جی ہاں ۔۔۔ میرے خیال میں تو زندہ تھے ۔۔۔ ابھی چند لمحے پہلے وہ پٹرول ڈلوا کر یہاں سے گئے ہیں ۔۔۔ سبز رنگ کی مرسڈیز تھی نئے ماڈل کی ۔۔۔ آپ کے دوست پچھلی سیٹ پر آنکھیں بند کئے بیٹھے تھے ان کی بیوی اور ایک اور آدمی نے انہیں دونوں طرف سے سنبھالا ہوا تھا لیکن سر ۔۔۔ ان کی بیوی تو ان سے کافی کم عمر تھی اور وہ تھے بھی مقامی لوگ سر" ۔۔۔ پمپ والا کچھ ضرورت سے زیادہ ہی باتونی ثابت ہو رہا تھا۔

"سبز مرسڈیز ۔۔۔ لیکن وہ تو ٹیوٹا کار میں سفر کر رہے تھے ۔۔۔ یہ مرسڈیز کہاں سے آ گئی ۔۔۔ نمبر کیا تھا اس کا" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نمبر ۔۔۔ ہاں ۔۔۔ ایل ڈی۔ جے سکس تھری سکس تھری نمبر تھا جناب مجھے اس لئے یاد رہ گیا کہ نمبر پلیٹ بالکل نئے ڈیزائن کی تھی مخروطی قسم کی ۔۔۔ اس لئے میری نظر اس پر پڑ گئی تھی" ۔۔۔ پمپ والے نے جواب دیا۔

"او کے ۔۔۔ شکریہ" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس اپنی کار کی طرف بڑھا۔ اس نے کار سٹارٹ کر کے واپس موڑی اور پھر ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی سیٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ۔۔۔ ہیلو ۔۔۔ عمران کالنگ۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"ایکسٹو۔ اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"ہم شہباز قصبے کی سمت سے آنے والی ہائی وے کے ذریعے دارالحکومت میں داخل ہو رہے ہیں ۔۔۔ سبز رنگ کی نئے ماڈل کی مرسڈیز نمبر ایل ڈی جے سکس تھری سکس تھری ۔۔۔ انہیں دارالحکومت میں داخل ہوئے زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ ہوئے ہوں گے۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں چیک کراتا ہوں۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے سرد لہجے میں کہا گیا اور ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"کمال ہے ۔۔۔ اتنی تفصیل سے پتہ لگ گیا" ۔۔۔ ٹائیگر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"یار کبھی کبھی رب بھی ملایا کرتے ہیں ۔۔۔ اب ڈھونڈتے پھریں گے خود ہی" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ٹائیگر حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔ جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ عمران ایکسٹو سے بھی غلط بیانی کر سکتا ہے۔ لیکن عمران کے چہرے پر بے پناہ سنجیدگی تھی۔ وہ ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

Great Fight Presen[redacted]d by Hibuddiez.c[redacted]m

"اب اس پروفیسر کو کیسے ہنگری پہنچایا جاتا ہے" ___ کیپٹن طارق نے قدرے پریشان لہجے میں کہا۔ وہ ابھی ابھی سبز رنگ کی مرسڈیز میں اس کوٹھی میں پہنچے تھے۔

یہ کوٹھی گرینڈ کالونی میں تھی اور شاید یہ آخری کوٹھی تھی جس کا بندوبست پہلے سے کیا گیا تھا۔ کوٹھی میں ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔ یہاں سیاہ رنگ کی ایک جیگوار کار بھی موجود تھی۔ جو اپنی بناوٹ سے ہی بلٹ پروف لگ رہی تھی۔

یہاں پہنچتے ہی میجر پرمود نے توفیق کو مرسڈیز گرینڈ کالونی سے کہیں اور چھوڑ آنے کے لئے کہا تھا۔ پروفیسر ارکی کے ہاتھ اور پیر باندھ کر اسے ایک الگ کمرے میں رکھا گیا تھا اور لیڈی طاہرہ کو اس کی مسلسل نگرانی کے لئے وہیں بٹھا دیا گیا تھا۔ اس کے بعد میجر پرمود نے ٹرانسمیٹر پر سفارت خانے سے بات کی تھی لیکن سفارت خانے سے اسے بتایا گیا کہ سفارت خانے کی خفیہ نگرانی کی جا رہی ہے۔ اس لئے وہ اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتے۔ ابھی ابھی ٹرانسمیٹر پر بات ختم ہوئی تو قریب بیٹھے ہوئے کیپٹن طارق نے سوال کیا۔

"اب اسے تو وہی لے جانا پڑے گا" ___ "اسی وجہ سے اس کوٹھی میں جیگوار کار کا بندوبست کیا گیا تھا" ___ میجر پرمود نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مطلب یہ ہے کہ سڑک کے راستے سے جانا ہو گا" ___ کیپٹن طارق نے کہا۔

"ہاں ___ لیکن مجھے یقین ہے کہ ہر راستے کی مکمل نگرانی اور چیکنگ ہو رہی ہو گی ورنہ زیادہ دیر تک یہاں رک نہیں سکتے" ___ میجر پرمود نے کہا۔

"تو پھر آپ نے کوئی پلان بنایا ہے" ___؟ کیپٹن طارق نے پوچھا

"پلان بنانے میں بہت وقت ضائع ہو رہا ہے ___ جو ہو گا دیکھا جائے گا ___ بس توفیق مرسڈیز چھوڑ آئے تو ہم یہاں سے چل دیں گے ___" میجر پرمود نے کہا اور اٹھ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد توفیق واپس آ گیا۔

"چھوڑ آئے ہو مرسڈیز ___ ویسے گاڑی بے حد پیاری تھی" ___ کیپٹن طارق نے ہنستے ہوئے کہا۔

"وہ لڑکی پیاری نہ تھی جس سے ہم نے مرسڈیز چھینی تھی" ___ توفیق نے مسکرا کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں ___ مجھے اس پر بڑا ترس آیا تھا ___ بیچاری ہوش میں آنے

Great Fight Pres ted by Hibuddiez.

کے بعد بچانے کیلئے دارالحکومت پہنچے گی" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ایسی لڑکیوں کو ہر شخص لفٹ دینے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ تم اس کی فکر نہ کرو ۔۔۔ سفارت خانے سے بات ہوئی" ۔۔۔ توفیق نے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ انہوں نے کہا ہے کہ سفارت خانے کی نگرانی ہو رہی ہے اس لئے وہ سامنے نہیں آ سکتے ۔۔۔ اب میجر کہہ رہے ہیں کہ سڑک کے راستے یہاں سے نکلیں گے" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے کہا۔

اسی لمحے میجر پرمود کمرے میں داخل ہوا۔

"چھوڑ آئے گاڑی" ۔۔۔ میجر پرمود نے پوچھا۔

"یس میجر! ۔۔۔ کافی دور چھوڑ آیا ہوں" ۔۔۔ توفیق نے جواب دیا۔

"کوئی تعاقب یا نگرانی" ۔۔۔ میجر پرمود نے پوچھا۔

"نو سر! ۔۔۔ میں نے حتی الوسع احتیاط کی ہے" ۔۔۔ توفیق نے جواب دیا۔

"اوکے! ۔۔۔ اب تم سب نئے لباس اور میک اپ کر لو۔ الماری سے کاغذات نکال لو۔ انہیں پہلے سے تیار کرا لیا گیا ہے ۔۔۔ اس کے مطابق میک اپ بھی کر لینا" ۔۔۔ پرمود نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر! ۔۔۔ لیڈی طاہرہ کے کاغذات تو نہیں ہیں" ۔۔۔ توفیق نے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ وہ نہیں رہے گی ۔۔۔ بعد میں آ جائے گی" ۔۔۔ میجر پرمود نے کہا۔ وہ بھی اس وقت نئے میک اپ میں تھا۔

"آؤ کیپٹن! ۔۔۔ میک اپ کر لیں" ۔۔۔ توفیق نے اٹھتے ہوئے کہا۔

اور کیپٹن طارق سر ہلاتا ہوا اٹھ کر اس کے پیچھے چل پڑا۔

"میجر! ۔۔۔ آپ مجھے ساتھ نہیں لے جا رہے" ۔۔۔ لیڈی طاہرہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"تمہارے کاغذات تیار نہیں ہیں ۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ ہم چیکنگ میں پھنس جائیں ۔۔۔ تم بعد میں آ جانا" ۔۔۔ میجر پرمود نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس نئے کاغذات موجود ہیں ۔۔۔ میں نے ایمرجنسی کے لئے پہلے سے بنوا رکھے تھے" ۔۔۔ لیڈی طاہرہ نے کہا۔

"اوہ اچھا ۔۔۔ پھر ٹھیک ہے ۔۔۔ جاؤ پھر تیاری کرو" ۔۔۔ میجر پرمود نے مطمئن لہجے میں کہا اور لیڈی طاہرہ کے جانے کے بعد وہ اٹھا۔ اور ایک الماری کھول کر اس میں سے ایک تہہ کیا ہوا بڑا سا کاغذ نکال کر درمیانی میز پر پھیلا دیا اور کرسی پر بیٹھ کر اسے غور سے دیکھنے لگا۔

یہ دارالحکومت اور ارد گرد کے علاقے کا تفصیلی نقشہ تھا۔ میجر پرمود کافی دیر تک غور سے نقشے کو دیکھتا رہا۔

اسی لمحے توفیق اور کیپٹن طارق اندر داخل ہوئے۔ وہ اب نئے میک اپ اور نئے لباس میں تھے۔

"میرے خیال میں تاشا کی پہاڑیوں والا راستہ ٹھیک رہے گا میجر۔ وہ طویل تو ضرور ہے لیکن محفوظ ہے" ۔۔۔ توفیق نے میجر پرمود کو نقشے پر جھکے ہوئے دیکھ کر کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ میں بھی اسی راستے کے بارے میں سوچ رہا ہوں ۔۔۔ طوالت کی تو خیر کوئی بات نہیں ۔۔۔ کیونکہ جیگوار کے لئے فاصلے کوئی

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

حیثیت نہیں رکھتے ۔ لیکن یہاں منشیات کی چیکنگ کرنے والی چوکیاں ضرور ہوں گی ۔۔۔ میں ان کے بارے میں سوچ رہا ہوں" ۔۔۔ میجر پرمود نے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ ایسے راستوں پر چیکنگ تو بہرحال ہوتی ہی ہے اور پروفیسر بارکی کو چھپانا ہمارے لئے مسئلہ بن جائے گا ۔۔۔ ہوسکتا ہے کہ ان تمام چیک پوسٹوں پر پروفیسر بارکی کے بارے میں خصوصی چیکنگ کی اطلاع دی جا چکی ہو ۔۔۔ بہرحال خطرہ تو ہر طرف سے ہی ہے" ۔۔۔ کیپٹن طارق نے کہا۔

"اب اس کے سوا اور کوئی حل بھی تو نہیں ہے ۔۔۔ جتنی زیادہ دیر ہوگی ۔۔۔ اتنا ہی ۔۔۔ ہمارے گرد جال زیادہ سخت اور تنگ ہوتا جائے گا ۔۔۔ اس لئے جو بھی ہوگا ۔۔۔ دیکھا جائے گا ۔۔۔ توفیق! ۔۔۔ تم باہر جا کر وہاں سے کوئی نئی اور طاقتور انجن کی کار چرا کر لے آؤ ۔۔۔ ہم اس کی نمبر پلیٹ بدل دیں گے ۔۔۔ ایک کی بجائے دو کاریں زیادہ بہتر رہیں گی ۔۔۔ میں اس دوران پروفیسر بارکی کا میک اپ کر لوں" ۔۔۔ میجر پرمود نے کندھے اچکاتے ہوئے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"اگر وہ سپر مرسڈیز کنٹری ہو تو وہی لے آؤں" ۔۔۔ توفیق نے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں! ۔۔۔ اس کے قریب بھی مت جانا ۔۔۔ اس کی اطلاع اب تک پولیس کو دی جا چکی ہوگی ۔۔۔ کوئی ایسی کار لے آنا جو جیگوار کار کے ساتھ ساتھ دوڑ بھی سکے ۔۔۔ اور کیپٹن طارق! ۔۔۔ تم پچھلے

کمرے میں موجود بڑی الماری سے آدھا اسلحہ نکال کر جیگوار کار میں ڈال دو ۔۔۔ باقی آدھا دوسری کار میں رکھ لیں گے ۔۔۔ ایسے موقعوں پر جتنا اسلحہ زیادہ ۔۔۔ اتنا ہی فائدہ رہتا ہے" ۔۔۔ میجر پرمود نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں پروفیسر بارکی پڑا ہوا تھا۔ وہ پروفیسر بارکی کا میک اپ کرنا چاہتا تھا۔

توفیق بھی اٹھا اور پھر کوئی نئی اور طاقتور انجن والی کار چرانے کے لئے تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا جبکہ کیپٹن طارق پچھلے کمرے کی طرف بڑھ گیا جس میں اسلحہ موجود تھا۔

لیفٹیننٹ شازیہ پہلے ہی سے میک اپ اور لباس تبدیل کرنے کے بعد ڈریسنگ روم میں جا چکی تھی۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.

"وہاں تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا ——— ہیلی کاپٹر پر پیچھے سے فائرنگ ہو رہی تھی ——— ؟ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا اور بلیک زیرو نے جواب میں شروع سے آخر تک تمام تفصیل بتا دی۔

"اگر تمہارے جسم میں اینٹی ریز میگنٹ نہ لگایا گیا ہوتا تو تمہیں کم از کم دو گھنٹوں بعد ہوش آنا تھا ——— ویسے یہ بھی پروپوز کی مہربانی سمجھو کہ اس نے تمہیں گولی نہیں مار دی ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ——— یہ بات میری سمجھ میں بھی نہیں آئی کہ پہلے بھی اس نے سیکرٹ سروس کے افراد کو صرف بے ہوش کرنے پر ہی اکتفا کیا ——— اور میرے ساتھ بھی یہی سلوک ہوا ——— جبکہ سائنسدانوں کو اس نے بڑے بے رحمانہ انداز میں موت کے گھاٹ اتار دیا ہے" ——— بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس نے سوچا ہوگا کہ اگر سیکرٹ سروس ختم ہو گئی تو کہیں پاکیشیا ہی ختم نہ ہو جائے ——— عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے ندامت سے آنکھیں جھکا لیں۔ عمران کا طنز بڑا کاٹ دار تھا۔

"سر سلطان کی طرف سے کوئی اطلاع" ——— ؟ عمران کا لہجہ سنجیدہ تھا۔

"کئی فون آ چکے ہیں ——— تین فون تو میری عدم موجودگی میں ریکارڈ شدہ تھے ——— جبکہ ایک ابھی آپ کے آنے سے چند لمحے پہلے آیا ہے۔ سر سلطان، پروفیسر بارکی کے اغوا اور سائنسدانوں کے قتل پر بے حد پریشان ہیں ——— میں نے انہیں سارا قصہ بتایا تو انہوں نے کہا ہے کہ اب ہر قیمت پر نہ صرف پروفیسر بارکی کو برآمد کیا جائے ——— بلکہ اس

"کچھ پتہ چلا مسز سرسیٹھنا کا" ——— ؟ عمران نے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہوئے بلیک زیرو سے پوچھا۔ وہ ٹائیگر کو ٹیکسی پر اپنے ہوٹل جانے کا کہہ کر خود دانش منزل آگیا تھا۔

"مسز سرسیٹھنا فاطمہ یونیورسٹی کے قریب ایک بنگلے میں بے ہوش پڑی ملی ہے۔ لیکن ایسا کوئی کلیو نہیں ملا کہ اسے وہاں کون چھوڑ گیا ہے ——— بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"پھر تم نے کیا کیا" ——— ؟ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"کرنا کیا ہے ——— فی الحال میں نے سفارت خانے کی نگرانی شروع کرا دی ہے ——— تین ممبرز کی ڈیوٹی لگا دی ہے کہ وہ سفارت خانے کے ممبروں کے پیچھے لگے رہیں ——— شاید کوئی کلیو مل جائے ——— کچھ ممبرز ایئرپورٹ، ریلوے اسٹیشن اور باہر جانے والی شاہراہوں پر موجود ہیں" ——— بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

میجر رمود کو بھی زندہ گرفتار کیا جا سکے۔ تاکہ اُسے شوگران حکومت کے حوالے کر دیا جائے ۔ صرف اسی طرح حکومت شوگران کو مطمئن کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ دوسری صورت میں پاکیشیا اور شوگران کے درمیان تعلقات ختم ہو سکتے ہیں ۔ اور ان کا کہنا ہے کہ اگر ایسا ہوا تو پاکیشیا کو اتنا بڑا نقصان اٹھانا پڑے گا کہ جس کا پھر مداوا بھی نہ ہو سکے گا اور ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا کی سلامتی بھی خطرے میں پڑ جائے" ۔ بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھتا ہوں ۔ میجر رمود جیسے آدمی سے مجھے ایسی امید نہ تھی ۔ بہرحال اب رمود نے خود ہی پہل کر دی ہے اس نے اب اس نے میری طرف سے ساری رعایتیں ختم کر دی ہیں ۔ اب وہ پاکیشیا کا قومی مجرم بن گیا ہے اور تم جانتے ہو کہ ایسے آدمیوں کے ساتھ میں کیا سلوک کرتا ہوں" ۔ عمران کے لہجے میں ایسی غراہٹ عود کر آئی تھی کہ بلیک زیرو کے جسم میں بے اختیار سردی کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔

"ذرا دارالحکومت اور اس پاس کے علاقوں کا تفصیلی نقشہ لے آؤ۔ میں میجر رمود کی فطرت کو سمجھتا ہوں ۔ وہ ہر قیمت پر یہاں سے فوری طور پر نکلنے کی کوشش کرے گا" ۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ٹیلیفون اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس ۔ ایئر مارشل آفس" ۔ دوسری طرف سے ایک سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"چیف آف سیکرٹ سروس اٹینڈ ۔ ایئر مارشل حسن سے بات کراؤ" ۔ عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ! ۔ ہولڈ آن سر" ۔ دوسری طرف سے بولنے والا بری طرح بوکھلا گیا۔ وہ شاید ایئر مارشل کا پی ۔ اے تھا۔

"یس ایئر مارشل حسن سپیکنگ" ۔ چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔ لہجہ ایسا تھا جیسے اس کی ساری عمر دوسروں پر حکم چلاتے ہوئے گزری ہو۔

"ایکسٹو" ۔ عمران نے مخصوص مگر انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر ! ۔ فرمایئے سر" ۔ تحکمانہ انداز میں بولنے والے کا لہجہ عمران کا لہجہ سنتے ہی مؤدبانہ ہو گیا۔ اور عمران اس کے لہجے کی تبدیلی پر بے اختیار مسکرا دیا۔

"کافرستان کا ایک فارن ایجنٹ ڈیفنس لیبارٹری سے ایک سائنسدان اغوا کر کے فرار ہو رہا ہے ۔ وہ اس سائنسدان کو ہر قیمت پر بلگارنیہ لے جانے کی کوشش کرے گا ۔ سیکرٹ سروس اس کے پیچھے ہے۔ سرحد کے تمام ایئر اسٹیشنوں کو فوری ہدایات جاری کر دو۔ اور خصوصاً بلگارنیہ کی سرحدی پٹی کے ساتھ ساتھ ایئر اسٹیشنوں کو۔ کہ وہ کسی مشکوک ہیلی کاپٹر کو دیکھتے ہی ہر قیمت پر نیچے اتار لیں ۔ اُسے فرار نہ ہونے دیا جائے اور نہ ہی بلگارنیہ کی سرحد میں داخل ہونے دیا جائے۔ لیکن اسے ہر قیمت پر صحیح سلامت اترنا چاہیے۔ کیونکہ اس میں اہم ترین سائنسدان موجود ہے اور فوراً اس کی اطلاع سیکرٹری وزارت خارجہ سلطان کو دی جائے" ۔ عمران نے سرد لہجے میں تفصیلی ہدایات

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کس قسم کے جہاز یا ہیلی کاپٹر میں ہو سکتے ہیں سر" ۔ ایئر مارشل نے پوچھا۔

"کسی بھی قسم میں ہو سکتے ہیں ۔۔۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ایئر فورس کا ہی کوئی ہیلی کاپٹر یا جہاز لے اڑیں اس لئے تم نے انتہائی سخت نگرانی کرنی ہے ۔۔۔ معمولی سے شک کو بھی نظر انداز نہ کیا جائے اور سنو ۔۔۔ اگر تمہارے علاقے سے کوئی کوتاہی سرزد ہوئی تو اس کی سزا تمہاری ذات کو بھگتنا ہو گی ۔۔۔ انتہائی سخت سزا ۔ سمجھے" ۔ عمران کا لہجہ لمحہ بہ لمحہ سرد سے سرد ترین ہوتا چلا گیا۔

"یس سر ۔۔۔ سمجھ گیا جناب ۔۔۔ آپ بے فکر رہیں جناب ۔ کوئی کوتاہی نہ ہو گی" ۔۔۔ ایئر مارشل اب پوری طرح بوکھلا چکا تھا۔ اور بوکھلاہٹ اس کے لہجے سے ظاہر تھی۔

"اوکے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"تو آپ کا خیال ہے کہ وہ کوئی جہاز یا ہیلی کاپٹر اغوا کر کے نکلے گا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا جو اس دوران نقشہ لا کر اسے میز پر پھیلا چکا تھا۔

"سب کچھ ممکن ہے ۔۔۔ وہ میجر پرمود ہے ۔۔۔ بنگا دیش کی ناک ۔ تم نے دیکھا نہیں کہ اس نے کس دیدہ دلیری سے اپنے ساتھیوں کو ملٹری انٹیلی جنس کی عمارت سے نکالا ۔۔۔ اور پھر کس عقل مندی اور چالاکی سے وہ تم سب کو دھوکہ دے کر لیبارٹری سے پروفیسر بارکی کو اغوا کر کے لے گیا اور اب وہ دارالحکومت کی پچاس لاکھ آبادی میں غائب ہو چکا ہے ۔۔۔ اگر مجھے اس لیبارٹری میں ہیلی کاپٹر کی موجودگی کا علم ہوتا تو پھر شاید یہ وہ اتنی آسانی سے نہ نکل سکتا ۔۔۔ بہرحال اب بھی اسے معلوم ہو جائے گا کہ اس کا مقابلہ عمران سے ہے" ۔۔۔

عمران نے سانپ کی طرح پھنکارتے ہوئے کہا اور نقشے پر جھک گیا۔ وہ کافی دیر تک نقشے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے طویل سانس لیتے ہوئے سر اٹھایا۔

"اگر وہ سڑک کے راستے فرار ہوا تو وہ لازماً اس راستے کا انتخاب کرے گا ۔۔۔ مشکل اور دشوار گذار راستے کا" ۔۔۔ عمران نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھتے ہوئے کہا۔

"یہ تو پہاڑیوں والے راستے ہیں ۔۔۔ یہ تو انتہائی دشوار گذار ہیں عمران صاحب" ۔۔۔ بلیک زیرو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے ۔۔۔ میں اسے جانتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹیلیفون کا رسیور دوبارہ اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"جولیا سپیکنگ" ۔۔۔ چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ۔۔۔ جولیا کا لہجہ یکلخت بے حد مؤدبانہ ہو گیا۔

"کوئی رپورٹ" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نو سر ۔۔۔ ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ملی" ۔۔۔ جولیا نے تھکے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ جیسے رپورٹ کا نہ ملنا بھی اس کی ذاتی کوتاہی

Great Fight Presented by Hibuddiez.

ہو۔ ایکسٹو کے سامنے اس کی ایسی ہی حالت ہوتی تھی۔

"تم صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کو کال کر کے خود ان کے ساتھ ایئر بیس ہیڈکوارٹر پر پہنچ جاؤ ——— عمران وہاں پہنچے گا اور اس کے بعد تم سب عمران کی لیڈری میں کام کرو گے" ——— عمران نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر! ——— ملک سے باہر جانا ہو گا ———؟" جولیا نے پوچھا۔

"یہ تمہارا درد سر نہیں ہے" ——— عمران نے سرد لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا پروگرام ہے ———؟" بلیک زیرو نے پوچھا۔

"فی الحال تو شادی کر کے بچے پیدا کروں گا ——— پھر ان کو سکول میں داخلے کا پرابلم حل کروں گا ——— اور پھر تعلیم کے بعد نوکریوں کا چکر اور آخر میں ان کی شادیاں اور ———" عمران کی زبان رواں دواں ہو گئی۔

"بس بس ——— میں سارا پروگرام سمجھ گیا ہوں ———" بلیک زیرو نے بھی ہنستے ہوئے کہا۔ وہ عمران کا موڈ اچھی طرح سمجھتا تھا۔

عمران نے اس بار میز کی سائیڈ پر پڑا ہوا ٹرانسمیٹر اپنی طرف کھینچا اور اس کی فریکوئنسی سیٹ کر کے بٹن آن کر دیا۔ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر پر سبز بلب جل اٹھا۔

"ٹائیگر اٹنڈنگ۔ اوور" ——— ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ——— تم مسلح ہو کر سیدھے رانا ہاؤس پہنچ جاؤ۔ وہاں سے جوزف اور جوانا کو ساتھ لے کر تاشا کی پہاڑیوں والے راستے

کی پہلی پہاڑی میں کہیں چھپ کر رک جانا ——— مجھے یقین ہے کہ میجر پرمود پروفیسر بارکی کو لے کر وہیں سے گزرے گا ——— بی الیون ٹرانسمیٹر اپنے پاس رکھنا اور جیسے ہی وہ نظر آئیں ——— مجھے زیرو ہیڈکوارٹر پر کال کر دینا۔ اوور ——— عمران نے اسی سنجیدہ لہجے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب! ——— رات کے اندھیرے میں انہیں کیسے پہچانوں گا ——— دوسری بات یہ کہ وہ لازماً میک اپ میں ہوں گے اور تیسری بات یہ کہ وہ کار میں ہوں گے۔ اوور" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"اور چوتھی بات یہ کہ تم وہاں بیٹھ کر مراقبہ کرنا ——— تمہیں سب کچھ نظر آ جائے گا ——— وہ لازماً اتنا طویل سفر کسی طاقتور انجن والی گاڑی میں کریں گے ——— جیگوار۔ رولز رائس۔ سیڈان۔ ڈاج وارنٹ، مرسیڈیز یا [illegible] ——— تمہارا لباس نارکوٹک سپروائزر کا ہو گا ——— ایسی کسی گاڑی کو چیک کرنا ہمارا کام منشیات کی چیکنگ کے لئے انہیں روکنا ہے۔ اور بالکل اسی طرح تلاشی لینی ہے جیسے نارکوٹک سپروائزر کرتے ہیں ظاہر ہے ان کے پاس منشیات نہ ہوں گی ——— اس لئے ظاہر ہے کہ تم نے انہیں جانے دینا ہے ——— وہ لازماً سیاحوں کے روپ میں ہوں گے ——— میجر پرمود کو بہرحال تم پہچان لو گے وہ جس طرح کا میک اپ بھی کرے اس کے دائیں ہاتھ کا گرز نما انگوٹھا اس کی مخصوص پہچان ہے ——— ہو سکتا ہے پروفیسر بارکی کو انہوں نے اپنا بیمار ساتھی بنا رکھا ہو یا اسے یہ ظاہر کیا جائے کہ وہ سو رہا ہے ——— ایسی صورت میں تم نے انہیں کچھ نہیں کہنا۔ آگے جانے دینا ہے اور صرف مجھے اطلاع دے کر ان کا احتیاط سے اور فاصلے سے تعاقب کرنا ہے۔

Great Fight Presented by Hibuddiez.

رنگا ــــ پھر میں نے اسی لئے پہلے ہی ہیگوار کا بندوبست کر رکھا تھا۔ ہیگوار یہ فاصلہ آسانی سے طے کر جائے گی ــــ تو نیتی ایک ہیوی ڈیوٹی ڈاٹ ڈاٹ گاڑی لے آیا ہے ــــ اس طرح دو گاڑیوں میں ہم آسانی سے پروفیسر بابر کو لے آئیں گے ــــ ہیلی کاپٹر آسانی سے نظروں میں آجاتا ہے۔ البتہ آپ ایسا کریں کہ پہاڑیوں کے پیچھے اپنی سرحد پر دو ہیلی کاپٹروں کو تیار رکھیں۔ اگر مجھے ضرورت پڑی تو میں ریڈ کاشن دے دوں گا۔ ہیلی کاپٹر ہمیں اٹھا لیں گے۔ اوور ــــ میجر پرمود نے کہا۔

تاشا کی پہاڑیوں میں پاکیشیا کا ایک بڑا ایئر بیس موجود ہے اس لئے ہیلی کاپٹر زیادہ دور پاکیشیا کے اندر نہ آسکیں گے ــــ البتہ نزدیک کی بات اور ہے ــــ بہرحال وہ تیار رہیں گے۔ اوور ــــ کرنل ڈی نے جواب دیا۔

ٹھیک ہے جناب! ــــ اول تو مجھے امید نہیں کہ ان کی ضرورت پڑے ــــ بہرحال جو بھی ہوگا دیکھا جائے گا ــــ پروفیسر بابر کو زیادہ دیر یہاں روکنا ٹھیک نہیں ہے۔ اوور ــــ پرمود نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوکے! ــــ وش یو گڈ لک ــــ میں پہاڑیوں کے پار تمہارا انتظار کروں گا ــــ اس عمران سے بہرحال محتاط رہنا ــــ اس کی ٹانگیں آکٹوپس کی طرح پاکیشیا میں ہر جگہ پھیلی ہوئی ہیں اور میں تمہیں کسی صورت ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا ــــ اور سنو! ــــ میں نے اعلیٰ حکام سے بات کرلی ہے ــــ اگر پروفیسر بابر کسی صورت بھی یہاں تک نہ پہنچ سکے تو

اب مراقبہ پورا ہوگیا ــــ یا تمہیں بابا گوروداسپوری کا تعویز بھی لے کر دوں۔ اوور ــــ عمران نے کہا۔

ٹھیک ہے سر ــــ میں سمجھ گیا۔ اوور ــــ ٹائیگر کی آواز آئی اور عمران نے اوور اینڈ آل ــــ کہہ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کیا اور پھر دوبارہ ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی سیٹ کرنے لگا۔

ابھی اس نے ناب کو گھمایا ہی تھا کہ یکلخت ٹرانسمیٹر کا سبز بلب جل اٹھا اور عمران نے چونک کر ہاتھ روک لیا۔

یس کرنل ڈی! ــــ میں نے یہی فیصلہ کیا ہے کہ سڑک کے راستے پروفیسر کو لایا جائے ــــ ہم ابھی آدھے گھنٹے بعد چل پڑیں گے ــــ میں نے تمام تیاریاں مکمل کرلی ہیں۔ اوور ــــ میجر پرمود کی آواز اچانک سپیکر میں گونجی اور عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

میجر پرمود وسیع حیطہ عمل کے ٹرانسمیٹر پر باس کرنل ڈی سے بات کر رہا تھا اور دانش منزل کے ٹرانسمیٹر نے اچانک کال کیچ کر لی۔

لیکن سڑک کے راستے تو انہوں نے انتہائی سخت چیکنگ کر رکھی ہوگی ــــ تم اگر ایک دو روز رک سکو تو میں پاکیشیا میں اپنے ایجنٹوں کے ذریعے کوئی ہیلی کاپٹر اغوا کرا کے تم تک پہنچانے کا بندوبست کر دوں۔ اوور ــــ دوسری طرف سے بھاری آواز سنائی دی۔

میں نے تاشا کی پہاڑیوں والے راستے کا انتخاب کیا ہے باس! یہ راستہ دشوار گذار اور طویل ضرور ہے۔ لیکن محفوظ رہے گا۔ اس راستے کی طرف کم ہی کسی کی توجہ رہے گی ــــ زیادہ سے زیادہ یہاں منشیات چیک کرنے والی چوکیاں ہوں گی۔ ان سے میں نپٹ

Great Fight Presented by Hibuddiez.

پھر اسے گولی مار دینا ۔۔۔ اگر وہ ہمارے کام کا نہیں رہا تو پھر کسی اور کے کام بھی نہ آئے۔ اوور" ۔۔۔ کرنل ڈی نے کہا۔

" اوکے ۔۔۔ اوور" ۔۔۔ میجر پرمود نے کہا۔

" اوور اینڈ آل" ۔۔۔ کرنل ڈی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر کا بلب بجھ گیا۔

" اچھا یہ بات ہے ۔۔۔ مجھے آکٹوپس بنا دیا اس نے ۔۔۔ اگر جولیا کو پتہ چل گیا تو کیا ہو گا" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنس دیا۔

" آپ کا آئیڈیا سو فیصد درست نکلا عمران صاحب! ۔۔۔ میجر پرمود نے تاشا کی پہاڑیوں والے راستے کا ہی انتخاب کیا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" اب کیا کروں ۔۔۔ بی اماں نے جوتیاں مار مار کر میری کھوپڑی کے بے شمار سیل جالو کر دیئے ہیں ۔۔۔ اس لئے میرا آئیڈیا درست نکلتا ہے اور لوگ مجھے آکٹوپس کہنا شروع کر دیتے ہیں ۔۔۔ ہونہہ! ناخلف کہیں کے ۔۔۔ اماں بی کی جوتیاں کھا لیں تو یہ بھی آکٹوپس بن سکتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" اب تو اتفاق سے ساری پلاننگ سامنے آ گئی ہے ۔۔۔ میرے خیال میں ہمیں تاشا کی پہاڑیوں والے راستے کے آغاز میں ہی چیکنگ کر لینی چاہیئے ۔۔۔ تاکہ یہ لوگ آگے بڑھ ہی نہ سکیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" آغاز میں کافی رش ہوتا ہے ۔۔۔ اس کے بعد جب سڑک رالام کی طرف مڑ جاتی ہے تو پھر سارا ٹریفک ادھر گھوم جاتا ہے اور تاشا کی پہاڑیوں والی سڑک سنسان ہو جاتی ہے ۔۔۔ رالام موڑ سے ذرا آگے چیکنگ کرنی ہو گی" ۔۔۔ عمران نے سوچتے ہوئے کہا۔

" لیکن وہاں سے بنگارنیہ کی سرحد کافی نزدیک ہے ۔۔۔ ایسا نہ ہو وہ نکل جائیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" خواہ مخواہ نکل جائیں گے ۔۔۔ آکٹوپس سے بچ نکلنا آسان ہے کیا" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے لگا۔

" جوزف دی گریٹ" ۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

" جوزف! ٹائیگر پہنچ گیا ہے ۔۔۔ ؟" عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" او ماسٹر! ۔۔۔ یس ابھی پہنچا ہے ۔۔۔ بڑی شاندار یونیفارم پہن رکھی ہے اس نے ۔۔۔ مجھے کہہ رہا تھا کہ شراب کا پرمٹ دکھاؤ ۔۔۔ اور ماسٹر! میں نے پرمٹ دکھا دیا ۔۔۔ اور اب جوانا اس کی مرہم پٹی کر رہا ہے" ۔۔۔ جوزف نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے ارے کالے دیو! ۔۔۔ کیسا پرمٹ دکھا دیا غریب کو ۔۔۔ ؟" عمران نے ہنستے ہوئے پوچھا۔

" صرف ایک لفٹ ہک کافی رہا ماسٹر" ۔۔۔ جوزف نے مسرت بھرے انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

" اوہ تو تم نے میرے مہمان پر ہاتھ اٹھا دیا ۔۔۔ ایک سو ڈنڈ ۔۔۔

Fight Presented by Hibuddiez.com

فوراً شروع ہو جاؤ — میں آ رہا ہوں — تیری شکل دیکھ کر گنتی کراؤں گا۔ اور اگر بے ایمانی کی تو رشمیا کی سرخ چیل تمہارے سر پر اڈے دینا شروع کر دے گی" — عمران نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ ماسٹر! — فار گاڈ سیک معاف کر دو ماسٹر" — جوزف نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ڈیڑھ سو" — عمران کا لہجہ اور زیادہ سخت ہو گیا اور دوسری طرف سے ایک زوردار کراہ کے ساتھ ہی رسیور کریڈل پر گر گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"بڑی سخت سزا دیتے ہیں آپ جوزف کو" — بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسا نہ کروں تو کسی روز وہ مجھے بھی پیٹ دکھانے سے باز نہ آئے گا" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا

"اچھا اب میں چلتا ہوں — امید تو نہیں ہے کہ جوزف رشمیا کی سرخ چیل کے خوف کے باعث گنتی میں بے ایمانی کرے — لیکن پھر بھی تم ایسا کرو کہ صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا کو مسلی کاپٹر کے ذریعے انشاکی پہاڑیوں کے آخری سرے پر پہنچا دو — وہ وہاں چھپے رہیں گے تاکہ اگر کسی بھی صورت میں میجر پرمود وہاں تک پہنچ جائے تو وہ اسے کور کر لیں — ایئر مارشل کو بطور اکسیڈنٹ کہہ دینا کہ وہ سیکرٹ سروس کے ہیلی کاپٹر کو مشکوک نہ سمجھے۔ اسے نمبر اور جگہ بتا دینا — میں جوزف [illegible] ٹائیگر کو ساتھ لے کر دارالامور پر میجر پرمود سے مقابلہ [illegible] کرنے پہنچ جاؤں گا۔ پی۔ الیون ٹرانسمیٹر پر رابطہ

رہے گا — عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں تو —" بلیک زیرو نے رکتے رکتے کچھ کہنا چاہا۔

"تمہیں شاید پھر بے ہوش ہونے کا شوق پیدا ہو رہا ہے۔ بہرحال ابھی شوق پورا کر لو — تم مین نمبر پہاڑی پر پہنچ جانا — وہاں سے تم آسانی سے نگرانی کر سکو گے — اس طرح ہو سکتا ہے کہ بے ہوش ہونے سے پہلے کوئی کام دکھا سکو" — عمران نے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آپریشن روم سے باہر نکلتا چلا گیا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez

جیگوار اور ڈاج ڈارٹ خاصی تیز رفتاری سے ایک دوسرے کے پیچھے بھاگتی ہوئی دارالحکومت کی سڑکوں پر سے گذر رہی تھیں۔ جیگوار کا سٹیئرنگ کیپٹن طارق کے ہاتھوں میں تھا۔ جب کہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر میجر پرمود بیٹھا ہوا تھا۔ پچھلی سیٹ پر لیڈی خابرہ اور پروفیسر بارکی بیٹھے ہوئے تھے۔

پروفیسر بارکی کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں لیکن چہرہ بالکل سپاٹ تھا اور وہ سیٹ سے پشت لگائے بالکل خاموش بیٹھا تھا اس کی آنکھوں سے ظاہر ہو رہا تھا جیسے وہ دور خلاؤں میں جھانک رہا ہو۔ میجر پرمود نے اسے آرگیم ایکس فائیو کے تین انجکشن بیک وقت لگا دیئے تھے۔ ان انجکشنوں کا یہی اثر تھا کہ وہ جسمانی طور پر ہوش میں ہونے کے باوجود ذہنی طور پر بیہوشی کے عالم میں تھا۔ ان سب نے غیر ملکی سیاحوں کا میک اپ کر رکھا تھا۔ کاغذات کی رو سے وہ جرمن کی ایک مشہور یونیورسٹی کے پروفیسر تھے۔ اور چھٹیوں کے دوران تفریح کے لئے آئے تھے اور اب پاکیشیا سے بلگارنیہ کی طرف جا رہے تھے۔ چونکہ پاکیشیا اور بلگارنیہ کے درمیان ویزے کی پابندی نہ تھی۔ اس لئے اجازت نامے یا ویزے کی ضرورت نہ پڑتی تھی۔ صرف پاسپورٹ وغیرہ ہی کافی تھے۔ ڈاج ڈارٹ میں اکیلا توفیق تھا۔ اس کے پاس ایکریمیا کا پاسپورٹ تھا جس پر مقصد سفر تفریح اور سیاحت لکھا ہوا تھا۔

"میرا ذہن کہہ رہا ہے میجر! ـــــ کہ ہم سخت حالات سے گذریں گے" اچانک کیپٹن طارق نے ایک موڑ سے جیگوار کو گھماتے ہوئے کہا۔

"ہم ہمیشہ سخت حالات سے گزرتے رہتے ہیں ـــــ ہمارا پیشہ ہی یہی ہے" ـــــ میجر پرمود نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

"مگر سیکرٹ سروس یا ملٹری انٹیلی جنس نے اس راستے پر بھی چیکنگ شروع کی تو بڑی مشکل ہو جائے گی" ـــــ کیپٹن طارق نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"کونسے راستے سے ـــــ؟" میجر پرمود نے مسکرا کر پوچھا۔

"یہی اشنا کی پہاڑیوں والا راستہ ـــــ عام طور پر سیاح اس راستے سے بلگارنیہ نہیں جاتے" ـــــ کیپٹن طارق نے کہا۔

"بس تم چلتے رہو ـــــ تم میجر پرمود کو احمق سمجھتے ہو شاید" ـــــ میجر پرمود نے سانپ کی طرح پھنکارتے ہوئے کہا۔

"اوہ سر! ـــــ ایسی کوئی بات نہیں ـــــ اگر آپ نے ایسا محسوس کیا ہے تو میں معافی چاہتا ہوں" ـــــ کیپٹن طارق نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

Great Fight Presented by Hibuddiez

"سنو کیپٹن! — پرمود نے کچی گولیاں نہیں کھیلیں — مجھے معلوم ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے لازماً اس راستے پر نگاہ رکھی ہو گی — یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی ذہین آدمی اس راستے کو نظر انداز کر دے — اگر عمران کی جگہ میں ہوتا تو سب سے پہلے میں اسی راستے کے متعلق ہی سوچتا" — میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ میجر! — میں بھی یہی سوچ رہا تھا — لیکن آپ پھر بھی" — کیپٹن طارق نے دانستہ فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"پرواہ مت کرو — اگر وہ علی عمران ہے تو میرا نام بھی پرمود ہے۔ میں شطرنج کھیلنا جانتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ شہ مات کیسے دی جاتی ہے" — پرمود نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کیپٹن طارق نے سر ہلا دیا۔

"لیکن میجر! — آپ نے کرنل ڈی کو تو ٹرانسمیٹر پر یہی بتایا تھا کہ آپ اسی راستے سے آ رہے ہیں" — پچھلی سیٹ پر بیٹھی ہوئی لیڈی طاہرہ نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"میں نے جان بوجھ کر ایسا کیا تھا — ویسے بھی ٹرانسمیٹر کال کہیں بھی مانیٹر کی جا سکتی ہے" — میجر پرمود نے جواب دیا اور کیپٹن طارق اور لیڈی طاہرہ دونوں خاموش ہو گئے۔

اب وہ تاشا کی پہاڑیوں کی طرف جانے والے راستے پر پہنچ چکے تھے۔ اور اب ڈاج ڈارٹ کافی فاصلے پر پیچھے آ رہی تھی۔ سڑک پر خاصا ٹریفک تھا۔ اس لئے ان دونوں کاروں کے درمیان دس بارہ کے قریب کاریں چل رہی تھیں۔

"یہ سارا ٹریفک راستے کے موڑ تک ہو گا — اس کے بعد تو شاید ہماری ہی کاریں باقی رہ جائیں گی" — کیپٹن طارق نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔ وہ اب ایک نئے زاویے سے بات کر رہا تھا لیکن میجر پرمود نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ بالکل خاموش رہا۔

کیپٹن طارق نے چہرہ موڑ کر ایک نظر میجر پرمود کو دیکھا اور پھر وہ بھی خاموش ہو گیا۔

کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی اور دوسری کاریں سپیڈ میں اس کا مقابلہ نہ کر رہی تھیں۔ اس لئے وہ انہیں پیچھے چھوڑتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے۔

تقریباً آدھے گھنٹے تک مسلسل سفر کرنے کے بعد اچانک ایک موڑ آنے پر میجر پرمود سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے جلدی سے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو — نمبر ون کالنگ۔ اوور" — میجر پرمود کا لہجہ بدلا ہوا تھا۔

"یس توفیق ون اٹنڈنگ۔ اوور" — دوسری طرف سے توفیق کی آواز سنائی دی۔ وہ اصل لہجے میں بول رہا تھا۔

"غور سے سنو! — میں پی ون سے گھوم کر جاؤں گا — تم ون ون سے چلے جانا — اور پھر مشرقی ون پر پہنچ کر نور ون کی طرف گھومتے ہوئے لائیو ون پر ہمارے پاس پہنچ جانا — اس دوران کوئی بھی سلسلہ ہو تو کال کر لینا۔ اوور" — میجر پرمود نے کہا۔

"ٹھیک ہے — میں سمجھ گیا۔ اوور" — توفیق کی اطمینان بھری آواز آئی اور میجر پرمود نے "اوور اینڈ آل" کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کیا

اور اسے جیب میں ڈال لیا۔

"کیپٹن! — اگلے موڑ کے بعد دائیں طرف خشک پہاڑیوں کی طرف ایک چھوٹی سی سڑک جا رہی ہے — تم کار اس پر موڑ لینا اور احتیاط سے چلانا۔ سڑک بے حد خراب ہے" — میجر پرمود نے کیپٹن طارق سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یس میجر" — کیپٹن طارق نے کہا اور پھر اگلے موڑ کے بعد واقعی ایک پتلی سی سڑک دائیں طرف جاتی دکھائی دی۔ کیپٹن طارق نے کار ادھر موڑ دی۔ اور ساتھ ہی رفتار آہستہ کر لی۔ کار اب ہچکولے کھاتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔

"اپنے ہتھیار نکال کر ہاتھوں میں لے لو" — میجر پرمود نے کہا اور ساتھ ہی اس نے جھک کر قدموں میں پڑی ہوئی ایک چھوٹی نال کی مشین گن اٹھا کر رانوں پر رکھ لی۔ اب وہ کسی زخمی چیتے کی طرح پوری طرح چوکنا نظر آ رہا تھا۔

کار آہستہ آہستہ آگے بڑھی جا رہی تھی۔ یہ سڑک سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ سڑک کی حالت بتا رہی تھی کہ اسے عرصے سے استعمال نہیں کیا گیا۔ کیپٹن طارق بڑی احتیاط سے کار چلا رہا تھا۔ اب کار پہاڑیوں کے اندر گھومتی پھر رہی تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے یہ سڑک آگے بڑھنے کی بجائے مختلف پہاڑیوں میں ہی گھوم رہی ہو۔ میجر پرمود خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے کے بعد میجر پرمود نے کیپٹن طارق سے کار روکنے کے لئے کہا۔ اس وقت کار خاصی بلندی پر موجود تھی۔ میجر پرمود

کی نظریں بائیں طرف نیچے جمی ہوئی تھیں۔ اور پھر اسے دور سے پیچھے ایک کار کی بتیاں جھلملاتی ہوئی نظر آئیں اور پرمود کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔ اسے معلوم تھا کہ یہ توفیق کی کار ہے اور چونکہ توفیق نے اب تک خطرے کا کوئی کاشن نہ دیا تھا اس لئے ظاہر ہے کہ اسے چیک نہیں کیا جا سکا۔

تھوڑی دیر بعد ڈارچ ڈارٹ مختلف راستوں سے گھومتی ہوئی ان کے پاس پہنچ کر رک گئی اور توفیق نیچے اتر کر میجر پرمود کی طرف بڑھا۔

"کیا پوزیشن ہے توفیق" — میجر پرمود نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"معمول کی چیکنگ ہوئی ہے — اس کے سوا اور کچھ نہیں" — توفیق نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے! — اب نیچے اترو" — میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور خود دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔

"توفیق! — پیکٹ نکال لاؤ" — میجر پرمود نے توفیق سے کہا اور توفیق سر ہلاتا ہوا اپنی کار کی طرف مڑا۔ اس نے کار کی ڈگی کھولی اور پھر ایک بڑا سا پیکٹ نکال کر نیچے رکھ دیا۔

"اس پیکٹ میں ہیلیم گیس والا غبارہ ہے — اسے تیار کرو — میں اور پروفیسر بارکی اس کے ذریعے جائیں گے — تم سب کاروں کے ذریعے اصل راستے سے آؤ گے" — پرمود نے کہا۔

"اوہ — اس میں غبارہ ہے — میں تو ریڈی میڈ کپڑے سمجھتا رہا۔ چیکنگ کرنے والوں نے بھی اسے یہی سمجھ کر چھوڑ دیا تھا" — توفیق

Great Fight Prese[redacted]ed by Hibuddiez.com

کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"میں نے اس کی پیکنگ ہی اس طرح کی تھی ـــــ تم اسے تیار کرو" ـــــ میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے جیگوار کار سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں بلند ہوئیں اور میجر پرمود بری طرح چونک کر جیگوار کار کی طرف مڑا۔ اور پھر تیزی سے دوڑتا ہوا اسٹیرنگ سیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر کار میں نصب ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــ کرنل ڈی کالنگ زیرو زیرو نائن۔ اوور" ـــ دوسری طرف سے کرنل ڈی کی آواز سنائی دی اور پرمود نے ایک طویل سانس لیا۔

"یس ـــ زیرو زیرو نائن اٹنڈنگ۔ اوور" ـــ میجر پرمود نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے میجر! ـــ میں تمہاری کال کا منتظر تھا۔ اوور" ـــ کرنل ڈی کا لہجہ خشک تھا۔

"سر! ـــ ہم تاشا کی پہاڑیوں میں سفر کر رہے ہیں ـــ میں نے ایک نیا پروگرام بنایا ہے۔ ہم پرانی سڑک پر گھوم کر بڑی سڑک چھوڑ کر اندر آگئے ہیں ـــ میرا پروگرام ہے کہ یہاں سے ہم کاروں کی بجائے ہیلیم گیس غبارے کے ذریعے سفر کر کے بلگارنیہ پہنچیں گے صرف میں اور پروفیسر بارکی ـــ باقی لوگ کاروں کے ذریعے بلگارنیہ پہنچیں گے۔ اس طرح اگر کوئی گڑبڑ ہوئی تو کم از کم پروفیسر بارکی تو صحیح سلامت پہنچ جائے گا۔ اوور" ـــ پرمود نے جواب دیا۔

"لیکن غبارہ ہٹ بھی تو کیا جا سکتا ہے۔ اوور" ـــ کرنل ڈی نے کہا۔

"اس میں روشنی نہیں ہوگی کرنل! ـــ اور میں اسے نیچی پرواز کرتا ہوا

آؤں گا۔ مجھے امید ہے کہ ہم صحیح سلامت پہنچ جائیں گے۔ اوور" ـــ میجر پرمود نے جواب دیا اور دوسری طرف سے "اوور اینڈ آل" کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ میجر پرمود نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا اور واپس توفیق کی طرف مڑا جو غبارہ تیار کرنے میں مصروف تھا۔ پمپ کی مدد سے وہ ہیلیم گیس کے سلنڈر سے وہ غبارے میں گیس بھر رہا تھا اور غبارے کا حجم تیزی سے پھیلتا جا رہا تھا۔

"میجر! ـــ یہ کال بھی تو مانیٹر ہو سکتی ہے" ـــ لیڈی طاشہ نے کہا۔

"نہیں! ـــ یہ چیک نہیں ہو سکتی ـــ یہاں سے بلگارنیہ کا فاصلہ دس ہے اور کال شارٹ ویو پر ہو رہی تھی۔ اسی لئے تو کار ٹرانسمیٹر سے اسے چیک کرایا" ـــ میجر پرمود نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ویسے میجر! ـــ آپ بے حد ذہین ہیں ـــ آج مجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ نے واقعی بے داغ پروگرام بنایا ہے" ـــ کیپٹن طارق نے عقیدت بھرے لہجے میں کہا اور میجر پرمود مسکرا کر خاموش ہو گیا۔

Great Fight by Hibuddiez.com

رالام موڑ سے ذرا آگے ایک پہاڑی کی دیوار نما چٹان کے پیچھے فور وہیلز اور طاقت ور انجن والی جیپ چھپی کھڑی تھی۔ جیپ کے اندر جوزف، جوانا اور ٹائیگر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ تینوں اصل شکل میں تھے کیونکہ عمران کا پہلا پروگرام تو ختم ہو گیا تھا۔ عمران پہاڑی کے اوپر ایک چٹان کے پیچھے لیٹا ہوا آنکھوں سے ایک ٹیلی سکوپ لگائے رالام موڑ کی طرف نظریں جمائے ہوئے تھا۔

دارالحکومت کی طرف سے آنے والا ٹریفک تمام تر رالام موڑ سے مڑا چلا جا رہا تھا۔ اور کوئی گاڑی آگے نہ آ رہی تھی۔ ویسے بھی عمران کو جنگوار اور ڈاج ڈراپ کی تلاش تھی۔ لیکن اس قسم کی کوئی گاڑی ابھی سڑک پر نظر نہ آئی تھی۔

وقت تیزی سے گذر رہا تھا اور عمران کے ذہن میں تشویش کے کینچوے رینگنے لگے تھے۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں یہ ٹرانسمیٹر کال وغیرہ دھوکہ نہ ہوں۔

اور بیچر ریمود نے ادھر آنے کی بجائے کوئی اور سیدھا سادا سا راستہ اختیار کر لیا ہو۔ لیکن جہاں تک اسے بیچر ریمود کی فطرت کا اندازہ تھا اس لحاظ سے اسے یہی راستہ اختیار کرنا چاہئے تھا۔

اسی لمحے عمران کی جیب میں پڑے ہوئے الیون بی ٹرانسمیٹر کی ٹون سنائی دی۔ عمران نے جلدی سے ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور پھر اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ بلیک زیرو کالنگ عمران۔ اوور" ۔۔۔۔ بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"یس عمران اٹنڈنگ۔ اوور" ۔۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔ کیونکہ الیون بی ٹرانسمیٹر تو مخصوص اور محفوظ تھا اس لئے کال کیچ ہو جانے کا خطرہ بہرحال موجود تھا۔

"رالام موڑ سے پہلے پہاڑیوں کے درمیان دو کاروں کی بتیاں دیکھی گئی ہیں۔ وہ مختلف راستوں پر چل رہی ہیں۔ اوور" ۔۔۔۔ ایکسٹو نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ظاہر ہے عمران کے سنجیدہ جواب کی وجہ سے وہ بھی اس خدشے کو سمجھ گیا ہو گا۔

"بتیوں سے ان کاروں کی ساخت کا پتہ چل سکتا ہے۔ اوور" ۔۔۔۔ عمران اس بار واقعی سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"ہاں۔ پتہ لگا لیا گیا ہے کہ ان میں سے ایک جنگوار اور دوسری ڈاج ڈراپ ہو سکتی ہے۔ اوور" ۔۔۔۔ بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ اس نے تو بس بلیک زیرو کا دل رکھنے کے لئے اسے سب سے اونچی پہاڑی پر نگرانی کرنے کا کہہ دیا تھا لیکن اب یہ

Great Fight Prese[redacted]ed by Hibuddiez.com

دل رکھنا کام آ رہا تھا۔ ظاہر ہے میجر پرمود اس کی توقع سے کہیں زیادہ چالاک ثابت ہو رہا تھا۔ وہ براہ راست سڑک پر آنے کی بجائے رالام موڑ سے پہلے ہی پہاڑیوں کی طرف گھوم گئے تھے۔

"چیک کرائیں کہ ان کا مقصد کیا ہو سکتا ہے ۔۔۔ کیونکہ ان پہاڑی راستوں کی سڑکوں کے ذریعے وہ کسی طور پر بھی سرحد پار نہیں کر سکتے۔ اوور ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں چیکنگ کا حکم دے دیتا ہوں ۔۔۔ اوور اینڈ آل ۔۔۔ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے جواب دیا۔ ظاہر ہے وہ یہ تو نہ کہہ سکتا تھا کہ وہ خود بیٹھا چیکنگ کر رہا ہے۔ اس لئے ایسا انداز استعمال کیا جا رہا تھا جیسے کوئی ماتحت چیک کر کے ایکسٹو کو رپورٹ دے رہا ہو۔ اسی طرح ایکسٹو کا وقار قائم رہ سکتا تھا۔

عمران نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر چٹان سے اتر کر تیزی سے دوڑتا ہوا جیپ کی طرف بڑھا۔ اس نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور پھر جیپ کو بجائے سڑک پر لے آنے کے وہ اندرونی پہاڑیوں کی طرف دوڑانے لگا۔ اس نے دانت بھینچ رکھے تھے اور چہرہ انتہائی سنجیدہ تھا۔

"کیا ہوا عمران صاحب؟ ۔۔۔ ٹائیگر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا وہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

"لڑکا یا لڑکی ۔۔۔ کچھ نہ کچھ تو ضرور ہو گا" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر سہم کر خاموش ہو گیا۔ وہ عمران کا موڈ سمجھ گیا تھا کہ وہ اس وقت گفتگو کرنے کے موڈ میں نہیں ہے۔

جیپ کی ہیڈ لائٹیں بند تھیں، لیکن عمران اس کے باوجود جیپ کو

اس مہارت سے ٹیڑھے میڑھے اور ٹوٹے پھوٹے راستے پر دوڑائے چلا جا رہا تھا جیسے وہ دن کی روشنی میں جیپ چلا رہا ہو۔ ٹائیگر کے چہرے پر عمران کو اس انداز میں جیپ چلاتے دیکھ کر شدید حیرت کے آثار جیسے منجمد ہو کر رہ گئے تھے کم از کم وہ ایسی جرأت نہ کر سکتا تھا۔

تھوڑی دیر بعد عمران نے ایک اونچی پہاڑی کے دامن میں جیپ روکی اور پھر اچھل کر نیچے اترا۔ نائٹ ٹیلی سکوپ چونکہ اس کے گلے میں لٹک رہی تھی اس لئے نیچے اترتے ہی وہ تیزی سے چٹانیں پھلانگتا ہوا پہاڑی کے اوپر چڑھتا گیا۔

کافی اونچائی پر پہنچ کر وہ ایک چٹان پر لیٹ گیا اور اس نے نائٹ ٹیلی سکوپ آنکھوں سے لگا لی اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس نکلا۔ اب دونوں کاریں اسے آسانی سے نظر آ رہی تھیں۔ ایک کار تو اپنی ہیڈ لائٹس کی وجہ سے جگنو سی نظر آ رہی تھی ایک پہاڑی کے ساتھ رکی کھڑی تھی جبکہ دوسری جو یقیناً واچ ڈاگ تھی تیزی سے پہاڑی راستوں پر دوڑتی پھر رہی تھی۔ عمران چند لمحے اسے دیکھتا رہا اور پھر وہ سمجھ گیا کہ دوسری کار لازماً پہلی کار کے پاس ہی پہنچے گی۔ اس نے فاصلے کا اندازہ کیا اور پھر اس نے ایک پتھر اٹھایا اور اسے نیچے گہرائی میں کھڑی ہوئی جیپ کے ہیڈ پر پھینک دیا۔

پتھر جیپ کے ہیڈ پر لگنے سے ہلکا سا دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے ٹائیگر تیزی سے جیپ سے باہر نکل آیا اور اوپر کی طرف دیکھنے لگا۔

"ٹائیگر ۔۔۔ میری سیٹ کے نیچے ایک چھوٹا ٹرانسمیٹر باکس میں موجود ہے۔ اسے نکالو" ۔۔۔ عمران نے تیز آواز میں کہا۔

ٹائیگر نے پیچھے سے ایسے ہاتھ ہلا دیا جیسے اُسے عمران کی بات سمجھ میں آ گئی ہو۔

عمران نے جیب سے ٹرانسمیٹر باہر نکالا اور پھر اس کی ناب گھما کر بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ٹائیگر! — عمران بول رہا ہوں۔ اوور" — عمران نے آہستہ سے کہا۔

"یس عمران صاحب! — میں سن رہا ہوں۔ اوور" — دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"تم تینوں جیپ سے نکلو — [illegible] یہاں سے کچھ دور ایک پہاڑی پر میجر پرمود اپنے ساتھیوں کے ساتھ موجود ہے۔ [illegible] نے وہاں پہنچنا ہے — میں میجر پرمود [illegible] کروں گا۔ [illegible] اور سنو! — جب تک میں نہ کہوں تم نے کوئی ایکشن نہیں لینا۔ اوور" — عمران نے کہا۔

"یس سر۔ اوور" — دوسری طرف سے جواب ملا۔ اور پھر چند لمحوں بعد تینوں ساتھی جیپ سے باہر نکل آئے۔ اور عمران نے ان کی راہنمائی شروع کر دی۔ وہ انہیں راستہ بتاتا جا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تینوں اس پہاڑی کے قریب پہنچ چکے تھے۔

"تم یہیں رک جاؤ اور میرے اشارے کا انتظار کرو۔ اوور اینڈ آل" عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جیب میں ڈالا اور پھر کسی بندر کی طرح چھلانگیں لگاتا ہوا نیچے اترا۔ اور دوسرے لمحے وہ ایک بار پھر جیپ میں بیٹھ چکا تھا اور جیپ دوبارہ پہاڑی راستوں پر

دوڑنے لگی۔ ہیڈ لائٹیں بدستور بند تھیں۔ حالانکہ اس بار عمران اُسے اس قدر زیادہ تیز رفتاری سے چلا رہا تھا جیسے وہ شہر کی کسی بڑی سڑک پر اُسے دوڑا رہا ہو۔ جیپ بڑی طرح اچھلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ سٹیرنگ عمران کے ہاتھوں میں جیسے ناچ رہا تھا۔ کئی بار جیپ اس طرح ایک سائیڈ سے اٹھی جیسے اُلٹ کر ہزاروں فٹ کی گہرائی میں جا گرے گی۔ لیکن پھر سنبھل جاتی۔ عمران ہونٹ بھینچے مسلسل ایکسیلیٹر دبائے چلا جا رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ایک موڑ کاٹنے کے بعد اس نے جیپ کو ایک چٹان کی اوٹ میں روک دیا۔ یہاں سے آگے جانے میں جیپ کے انجن کی آواز میجر پرمود تک پہنچ جانے کا خدشہ تھا۔ اور عمران نے اس بات کا خیال رکھا تھا کہ جیپ اس راستے پر دوڑائے جدھر سے ہوا کا رخ [illegible] میجر پرمود کی سائیڈ سے ہوا آ رہی ہو۔ جا نہ رہی ہو۔ کیونکہ رات کی خاموشی میں دور سے بھی طاقتور جیپ کے انجن کی آواز پہنچ سکتی تھی اور عمران جانتا تھا کہ میجر پرمود ہلکی سی آواز سے بھی چونک سکتا تھا۔ جیپ روک کر اس نے جھک کر پیچھے رکھی ہوئی مشین گن اٹھا کر کاندھے سے لٹکائی ہی تھی کہ جیپ میں رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلیں۔ عمران نے جلدی سے ٹرانسمیٹر نکالا اور پھر بجائے اس کا بٹن آن کرنے کے اس نے ناب گھما کر فریکوئنسی بدل دی۔ اس جگہ وہ ٹرانسمیٹر کال کرنے کا خدشہ مول نہ لے سکتا تھا۔ اور اُسے معلوم تھا کہ یہ کال بلیک زیرو کی طرف سے ہی ہو گی۔ وہ اُسے سچویشن بتانا چاہتا ہو گا۔ جب کہ اب اُسے اس کی ضرورت نہ تھی۔ اور عمران جانتا تھا کہ فریکوئنسی

بدلے جانے کے بعد بلیک زیرو سمجھ گیا ہوگا کہ عمران کسی ایسی سچویشن میں ہے کہ وہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے وہ لازماً خاموش ہو رہے گا۔

عمران نے ٹرانسمیٹر واپس جیب میں ڈالا اور پھر چٹانوں کی آڑ لیتا ہوا وہ آگے کی طرف بڑی احتیاط سے کھسکتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ اپنے ساتھیوں کے پاس پہنچ گیا اور اب وہ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے بالکل قریب تھا

اسی لمحے میجر پرمود کی باتیں کرنے کی آواز سنائی دی۔ وہ ٹرانسمیٹر پر کرنل ڈی سے باتیں کر رہا تھا۔ جبکہ اس کا ایک ساتھی ہیلیم گیس کا غبارہ تیار کر رہا تھا۔ اور دو ساتھی جیگوار کار کے پاس کھڑے تھے۔ اور کار کی سیٹ سے پشت لگائے ایک بوڑھا آدمی بیٹھا صاف نظر آ رہا تھا۔ وہ یوں بیٹھا ہوا تھا جیسے کوئی مجسمہ ہو۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ یقیناً پروفیسر بارکی ہوگا۔

میجر پرمود کی آواز عمران کو صاف سنائی دے رہی تھی۔ وہ کرنل ڈی کو اپنا نیا پروگرام بتا رہا تھا۔ اور عمران کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

غبارے والا آئیڈیا خوب تو تھا لیکن میجر پرمود کو معلوم نہ تھا کہ اونچی پہاڑی پر بلیک زیرو موجود ہے۔ ظاہر ہے غبارہ اس کی نظروں سے چھپا نہ رہ سکتا تھا۔ اور پھر اس کے بعد اس غبارے کو گرا لینا کوئی مشکل بات نہ تھی۔

تھوڑی دیر میں غبارہ تیار ہو چکا تھا۔ بڑے سے غبارے کے نیچے ایک بڑی سی پلاسٹک کی ٹوکری بندھی ہوئی تھی۔

کیپٹن طارق! ۔۔۔ پروفیسر بارکی کو لا کر اس ٹوکری میں بٹھا دو۔ اور غبارہ جانے کے بعد تم علیحدہ علیحدہ کاروں میں واپس سڑک پر جانا اور اطمینان سے سرحد پار کر جانا ۔۔۔ میجر پرمود کا لہجہ بے حد فاتحانہ تھا۔ جیسے اسے اپنی سکیم کی کامیابی پر مکمل یقین ہو۔ اور پھر ایک آدمی جو یقیناً کیپٹن طارق تھا۔ نے جیگوار کار کا دروازہ کھولا اور پروفیسر بارکی کو بازو سے پکڑ کر باہر کھینچ لیا۔ پروفیسر بارکی کسی روبوٹ کی طرح باہر نکلا اور کیپٹن طارق کے ساتھ کھنچتا ہوا غبارے کی طرف بڑھ آیا جسے توفیق نے کنٹرول کر رکھا تھا۔ ایک رسی چٹان کے ساتھ بندھی ہوئی تھی۔ کیپٹن طارق نے پروفیسر کو ٹوکری میں بٹھا دیا۔

ٹھیک ہے ۔۔۔ سب کام احتیاط سے ہونا چاہئے ۔۔۔ میجر پرمود نے ٹوکری میں چڑھتے ہوئے کہا اور توفیق اس طرف بڑھنے لگا جدھر غبارے کی رسی چٹان سے بندھی ہوئی تھی کہ اسی لمحے عمران نے جیب سے ریوالور نکالا اور ساتھ ہی ہاتھ لہرا کر اپنے ساتھیوں کو مخصوص اشارہ کیا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور گولی نے غبارے میں سوراخ کر دیا اور ہیلیم گیس سی سی کی آواز نکالتی ہوئی غبارے سے نکلنے لگی۔

تمہارا کھیل ختم ہو گیا میجر پرمود! ۔۔۔ تم مکمل طور پر گھیرے میں ہو۔ سب اپنے ہاتھ اٹھا لیں ۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور اس کی آواز پہاڑیوں میں گونجتی چلی گئی۔

کسی پھٹتے ہوئے آتش فشاں کے لاوے کی طرح نیچے پھیلتا گیا اور میجر پرمود شاید اسی لمحے کا منتظر تھا۔ کیونکہ پلاسٹک کو پوری طرح زمین پر گرنے میں کچھ لمحات لگتے تھے۔ اور ان لمحات میں جس طرف سے عمران کی آواز سنائی دی تھی اس کے اور میجر پرمود کے درمیان غبارے کا پلاسٹک آگیا تھا۔

"یار! مار ہی ڈالو ـــ جہاں تو پہلے والے اس بارگنگ پروفیسر نے" عمران کی آواز سنائی دی۔ لیکن میجر پرمود نے پروفیسر بارک کو اچھلنے کا ایک زوردار جھٹکا لگا لی اور پھر وہ حیرت انگیز پھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پروفیسر سمیت چھپا کمرے کی چھت کے اوپر سے گذر کر دوسری طرف جاگرا۔

اسی لمحے کیپٹن طارق، لیڈی طاہرہ اور توفیق کو بھی جیسے ہوش آگیا انہوں نے تیزی سے ریوالور نکالنے کی کوشش کی۔ مگر اسی لمحے ذہن سے پیچھے سے جیسے دو سیاہ رنگ کے دیوان پر جھپٹ پڑے اور لیڈی طاہرہ کے حلق سے خوفناک چیخ نکل گئی۔

"ارے یہ تو ہوا ـــ یہ تو عورت ہے ـــ" ایک سیاہ سائے نے یکلخت گھبرائے ہوئے انداز میں پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ جیسے وہ کسی چڑیل سے ٹکرا گیا ہو۔ مگر دوسرے لمحے وہ کراہتا ہوا پیچھے ہٹتا گیا۔ کیونکہ توفیق نے لیڈی طاہرہ کے پیچھے گرتے ہی اس پر بھرپور انداز میں حملہ کر دیا تھا۔

ادھر کیپٹن طارق کو پہلے تو جوان نے کسی گیند کی طرح فضا میں اچھال دیا تھا لیکن زمین پر واپس گرنے سے پہلے ہی کیپٹن طارق کا جسم یکلخت

ریوالور کے دھماکے کی آواز اور غبارے سے نکلنے والی ہوا کی سیٹی کی آواز کے ساتھ ہی عمران کی کرخت آواز بھی میدان میں گونج اٹھی۔

یہ تینوں آوازیں سنتے ہی میجر پرمود کے تینوں ساتھی تو حیرت کے مارے بت بنے رہ گئے۔ لیکن میجر پرمود جو اس وقت ٹوکری کے اندر کھڑا تھا بجلی کی سی تیزی سے تڑپا اور دوسرے لمحے پروفیسر بارک اس کے سینے سے لگا کھڑا تھا اور اس کے ساتھ ہی میجر پرمود کے ہاتھ میں بھی ریوالور آگیا تھا۔

"خبردار عمران! ـــ میں پروفیسر بارک کو گولی مار دوں گا ـــ" میجر پرمود نے چیختے ہوئے کہا۔ وہ عمران کی آواز پہچان گیا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر پروفیسر بارک کے ساتھ ہی ٹوکری سے باہر آگیا۔ اسی لمحے غبارے کی گیس پوری طرح نکل گئی اور اس کا پھیلا ہوا بڑے محیط کا پلاسٹک

فضا میں گھوما اور اس نے جوانا کے منہ پر پوری قوت سے دونوں پیر جوڑ کر ضرب لگائی اور خود ہاتھوں کے بل زمین پر گرا اور قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہوا ہی تھا کہ جوانا کی بھرپور لات اس کے پہلو پر پڑی اور وہ کسی مار کھائے ہوئے پلے کی طرح چیختا ہوا پشت کے بل ایک چٹان پر گرا اور دوسرے لمحے اس کی زوردار چیخ گہرائیوں میں ڈوبتی چلی گئی۔

اسی لمحے جوزف کی بھی بالکل اسی طرح کی چیخ سنائی دی۔ وہ بھی شاید کسی چٹان سے پھسل کر گہرائی میں گر گیا تھا۔ اور جوانا تڑپ کر ادھر مڑا جدھر جوزف کو گرانے والا آدمی تیزی سے مڑ رہا تھا مگر راستے میں پڑی ہوئی لیڈی جاسوسہ اسے نظر آ گئی چنانچہ وہ اس سے اس بری طرح ٹکرایا کہ سنبھل نہ سکا اور منہ کے بل زمین پر گرا۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کی کھوپڑی پر ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کی کھوپڑی پر پورا پہاڑ آ گرا ہو۔ اس کا ذہن اندھیروں میں ڈوبتا چلا گیا۔

میجر پرمود جیسے ہی پروفیسر بارکی سمیت کار کی دوسری طرف گرا۔ اس نے زمین پر پیر لگتے ہی کار کا دروازہ کھولا اور پوری قوت سے پروفیسر بارکی کو دوسری سیٹ پر اچھال کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے کار ایک زوردار جھٹکے سے آگے بڑھی۔ اسی لمحے اس پر گولیوں کی بارش شروع ہو گئی لیکن جیگوار کار مکمل طور پر بلٹ پروف تھی اس لئے گولیوں کا اس پر کوئی اثر نہ ہوا اور وہ انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ٹوٹی پھوٹی سڑک پر دوڑتی چلی گئی۔

میجر پرمود کے جسم میں تو شاید خون پارے میں تبدیل ہو گیا تھا۔ کیونکہ وہ اس خطرناک اور ٹوٹی ہوئی سڑک پر جیگوار جیسی بھاری کار کو اس طرح دوڑائے چلا جا رہا تھا جیسے ورلڈ ریس میں حصہ لے رہا ہو۔ کار دو دو فٹ ہوا میں اچھلتی۔ لیکن پھر سنبھل جاتی۔ اس کے ٹائروں کی چیخیں بار بار پہاڑیوں میں گونجتی۔ سٹیرنگ پرمود کے ہاتھوں میں کسی کھلونے کی طرح حرکت کر رہا تھا۔ اور وہ دو دو فٹ اچھلتی جیگوار جیسی کار کو اس کی انتہائی سپیڈ پر دوڑائے چلا جا رہا تھا۔ یہ یقیناً موت کا کھیل تھا۔ لیکن میجر پرمود کی زندگی ہی موت سے کھیلتے گزری تھی۔ اس کے چہرے پر خوف کا ذرا برابر بھی کوئی تاثر نہ تھا۔ بلکہ مسرت یہ کہ اسے اپنے پیچھے کوئی گاڑی آتی دکھائی نہ دی تھی۔ اس لئے اس نے سوچا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس یقیناً کوئی گاڑی نہ تھی اور اسے اپنا یہ خیال اس لئے بھی حقیقت معلوم ہو رہا تھا کہ اگر عمران اور اس کے ساتھی کسی گاڑی پر وہاں پہنچتے تو یقیناً وہ گاڑی کی آواز ضرور سن لیتا۔

وہ انتہائی تیز رفتاری سے کار دوڑاتا ہوا مین روڈ کی طرف بڑھا جا رہا تھا۔ ساتھ والی سیٹ پر پروفیسر بارکی الٹا سیدھا پڑا ہوا تھا۔

جب کار پہاڑی سڑک سے ہوتی ہوئی مین روڈ پر پہنچی تو میجر پرمود نے ایک ہاتھ سے پروفیسر بارکی کو سیدھا کر کے سیٹ پر بٹھا دیا۔ اور پروفیسر بارکی کسی فرمانبردار بچے کی طرح سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ میجر پرمود کار آگے بڑھاتے لے گیا۔ وہ رالام موڑ سے تھوڑا پہلے مین روڈ پر پہنچا تھا اور پھر وہ ــــ کار رالام موڑ سے آگے سرحد کی طرف دوڑاتا چلا گیا۔ یہاں ٹریفک کا زور ٹوٹ گیا تھا اور اکا دکا کاریں اور ٹرک آ جا رہے تھے۔ جیگوار کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھتی جا رہی تھی۔ لیکن میجر پرمود کی نظریں سرچ لائٹس کی طرح چاروں طرف

Great Fight Pre[redacted]ea by Hibuddiez.com

دوڑ رہی تھیں۔ اُسے معلوم تھا کہ اس کی ساری سکیم فیل ہو چکی ہے اور یقیناً یہ سارا علاقہ سیکرٹ سروس نے گھیر رکھا ہوگا۔ اس لئے وہ کسی نئی منصوبہ بندی کے لئے وقتی طور پر کوئی محفوظ جگہ ڈھونڈنا چاہتا تھا اور پھر چند لمحوں بعد اُسے ایسی جگہ نظر آ گئی۔ یہ سڑک سے ہٹ کر ایک پرانا سا پہاڑی قلعہ تھا جو دور سے ہی ویران اور سنسان نظر آ رہا تھا۔ پیڈرو نے جیگوار کا رُخ اس کی طرف موڑ دیا اور چند ہی لمحوں بعد کار اس ویران اور کھنڈر قلعے کے اندر داخل ہو گئی۔ کار رکتے ہی میجر پیڈرو اچھل کر نیچے اترا اور پھر ریوالور سنبھالے وہ دوڑتا ہوا قلعے کے اندر چلا گیا تاکہ وہاں کوئی محفوظ جگہ تلاش کر سکے۔ قلعہ واقعی پرانا اور قطعاً سنسان پڑا ہوا تھا۔ پچھلی طرف ہزاروں فٹ کی گہرائی تھی۔ چند ہی لمحوں بعد پیڈرو نے ایک جگہ تلاش کر لی یہ ایک کمرے کی چھت تھی جہاں سے وہ خود اندھیرے میں رہ کر چاروں طرف آسانی سے نگرانی کر سکتا تھا۔ وہ واپس آیا اور اس نے کار کو قلعے کے اندر ایک سائیڈ پر چھپا کر روک دیا اور پھر پروفیسر بارکی کو باہر نکال کر وہ ساتھ گھسیٹتا ہوا اس چھت پر پہنچ گیا۔ یہاں اس نے پروفیسر بارکی کو زمین پر لٹا دیا۔ کار سے وہ ایک دوربین، رائفل، چند ہاتھ بم بھی نکال لایا تھا تاکہ ضرورت کے وقت ان سے کام لے سکے۔ اسلحہ نیچے رکھ کر اس نے جلدی سے ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ زیرو زیرو نائن کالنگ۔ اوور" ___ وہ تیز لہجے میں بار بار یہی فقرہ دوہرا رہا تھا۔

"یس کرنل ڈی اٹنڈنگ ___ تم کہاں پہنچ چکے ہو۔ اوور" ___؟ دوسری طرف سے کرنل ڈی کی اشتیاق بھری آواز سنائی دی۔

"باس! ___ ساری سکیم فیل ہو گئی ہے ___ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اچانک ہم پر حملہ کر دیا۔ فوارہ ناکارہ کر دیا گیا ___ میرے ساتھی شاید مار ڈالے گئے ہیں ___ میں پروفیسر بارکی سمیت ان کے گھیرے سے نکل آنے میں کامیاب ہو چکا ہوں اور اب بالائی موڑ سے چار پانچ سو میٹر آگے دائیں طرف ایک ویران پہاڑی قلعے کی چھت پر پروفیسر بارکی سمیت موجود ہوں۔ لیکن کسی بھی لمحے یہاں سیکرٹ سروس پہنچ سکتی ہے۔ میرے لئے اب فوری ایکشن کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ___ آپ کوئی ہیلی کاپٹر بھیج دیں ہمیں قلعے پر۔ اوور" ___ میجر پیڈرو نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ہیلی کاپٹر اور وہاں ___ ناممکن ___ یہاں پہاڑوں پر ایکشن کا بہت بڑا نیٹ ورک ہے اور اطلاعات کے مطابق وہ لوگ بے حد چوکنا ہیں ___ وہ ہیلی کاپٹر ملنے سے بھی کم عرصے میں ہیلی کاپٹر کو ہٹ کر دیں گے۔ اوور" ___ کرنل ڈی نے مایوس سے لہجے میں جواب دیا۔

"تعجب ہے ___ پھر میں خود ہی کوشش کرتا ہوں۔ جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ اوور" ___ میجر پیڈرو نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم ایسا کرو کہ پروفیسر بارکی کو لے کر واپس دارالحکومت چلے جاؤ۔ میں چند روز میں ہی وہاں ایجنٹوں کا جال بچھا کر پروفیسر بارکی کو وہاں سے نکال لانے کا بندوبست کر لوں گا۔ اوور" ___ کرنل ڈی نے کہا۔

"سوری باس! ___ میجر پیڈرو اب پیچھے نہیں ہٹ سکتا ___ اب میرا پیچھے ہٹنا عمران سے شکست کھانے کے مترادف ہے۔ اور میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ اوور اینڈ آل" ___ میجر پیڈرو نے انتہائی کرخت

لہجے میں کہا اور نہ صرف اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا بلکہ اب گھما کر اس کی فریکونسی بھی پلٹ دی۔ تاکہ کرنل ڈی اب خود اس سے رابطہ نہ قائم کر سکے۔

ٹرانسمیٹر جیب میں ڈال کر وہ سڑک کی طرف دیکھنے لگا۔ اس کے ذہن میں جیسے بھونچال سا آیا ہوا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ آخر وہ یہاں سے کس طرح نکلے۔ اور پھر چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے یہی فیصلہ کیا کہ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔ وہ پروفیسر بارکی کے ساتھ جیگوار کو دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا جائے۔ بعد میں جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ یہ سوچ کر وہ اٹھا اور اس نے زمین پر پڑے ہوئے پروفیسر بارکی کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کیا۔ اسے اٹھایا اور پھر وہ سیڑھیاں اتارتا ہوا پروفیسر بارکی کو نیچے لے آنے لگا۔

غبار کا پردہ نشیب گرتے ہوئے والے راستے کی دیوار بن گیا تھا۔ عمران کو غبار پر فائر کرتے ہوئے اس کا خیال بھی نہ آیا تھا اور جب غبار ذرا بیٹھا تو اسی لمحے اس کو جیگوار کار کے چلنے کی آواز سنائی دی۔ اس نے تیزی سے اس پر فائر کھول دیا لیکن جیگوار بجلی کی سی تیزی سے آگے دوڑتی چلی گئی۔ عمران پلٹ کر اس طرف دوڑا جدھر کچھ دور اس کی جیپ کھڑی تھی۔ لیکن اسی لمحے اس کے کانوں میں جوزف کی گہرائیوں میں ڈوبی ہوئی چیخ سنائی دی۔ اس سے قبل ایک اور آدمی کی اسی طرح کی آواز سنائی دی تھی۔ لیکن جوزف کی چیخ نے اس کے قدم روک لئے وہ تیزی سے پلٹا اور اسی لمحے اس نے جوانا کو ٹھوکر کھا کر نیچے گرتے اور اس پر ایک آدمی کو کافی بڑا پتھر مارتے ہوئے دیکھا۔ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور پتھر مارنے والا چیخ مار کر پشت کے بل نیچے گرا لیکن دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکہ ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے

ہاتھ میں جلتے انگارے بھر گئے ہوں۔ گولی اس کی ہتھیلی کی پشت سے رگڑ کھا کر نکل تھی اور ساتھ ہی ریوالور بھی اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا۔

عمران غراتا ہوا اپنی جگہ سے اچھلا اور دوسرے لمحے وہ زمین سے اٹھتے ہوئے ایک سائے سے پوری قوت سے ٹکرایا۔ گولی اسی سائے نے چلائی تھی۔ اس سائے کے حلق سے چیخ نکلی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ آواز عورت کی ہے۔ اس نے اس سے ٹکراتے ہی اسے اچھال کر دور پھینکنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ عورت تو کسی جونک کی طرح اس سے لپٹ گئی۔

"ارے ارے ——— ڈیڈی نے دیکھ لیا تو گڑبڑ ہو جائے گی" عمران نے بجلی کی سی تیزی سے گھسٹتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ مگر عورت جو یقیناً لیڈی طاہرہ تھی لڑائی بھڑائی کے فن میں ماہر تھی اس نے عمران کے گھسٹتے ہی پوری قوت سے اپنا گھٹنا اس کی پسلیوں میں مارا دیا اور عمران اچھل کر پشت کے بل زمین پر گرا۔ مگر اسی لمحے لیڈی طاہرہ کے حلق سے ذبح ہونے والی بکری جیسی غرغراہٹ نکلی اور وہ ہوا میں اونچی اچھل کر سر کے بل زمین پر گرنے لگی۔ عمران نے نیچے گرتے ہی اسے پیروں کی مدد سے انتہائی ماہرانہ انداز میں فضا میں اچھال دیا تھا اور پھر اس کے نیچے گرنے سے پہلے عمران نہ صرف اچھل کر کھڑا ہو چکا تھا بلکہ اس کے دونوں ہاتھ بیک وقت فضا میں لہرائے اور لیڈی طاہرہ کے حلق سے ایک اور دار چیخ نکلی۔ عمران نے بڑا خوفناک داؤ استعمال کیا تھا اس کا ایک ہاتھ نیچے گرتی ہوئی لیڈی طاہرہ کی گردن پر اور دوسرا اس

پیٹ پر۔ مخالف سمتوں میں پوری قوت سے پڑا تھا اور بیک وقت ان دونوں ضربات کے نتیجے میں لیڈی طاہرہ کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور پھر وہ ایک دھماکے سے چٹان پر گری اور اس مرغی کی طرح پھڑکنے لگی جیسے مرغی ذبح ہونے کے بعد پھڑکتی ہے۔

عمران مڑ کر تیزی سے آگے بڑھا اور اسی لمحے اس نے ایک اور چیخ سنی۔ یہ چیخ اس آدمی کے حلق سے نکلی تھی جس نے جوزف کے سر پر پتھر مارا تھا اور جسے عمران نے فائر کر کے مٹ کر دیا تھا۔ جوزف نیچے گرا ہوا تھا اور جس وقت عمران، لیڈی طاہرہ کو ضرب لگا رہا تھا تو اسی لمحے جوزف نے اسے سر کے بل اوپر اٹھا کر پوری قوت سے ایک چٹان پر دے مارا تھا۔ اس آدمی کی چیخ بتا رہی تھی کہ اس کی گردن ٹوٹ چکی ہے اور وہ مردہ چھپکلی کی طرح اب چٹان پر بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔

اسی لمحے جوزف کی غراہٹ سنائی دی اور دوسرے لمحے جوزف کا جسم ایک چٹان کے پیچھے سے ابھرا۔ اس نے کاندھے پر کسی کو اٹھایا ہوا تھا۔

"جوزف کیا ہوا ———؟" عمران نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"ماسٹر ——— میرا پیر پھسل گیا تھا اور میں نیچے گر گیا ——— لیکن یہ آدمی مجھ سے پہلے نیچے گرا تھا اور اتفاق سے میں اس کے اوپر جا گرا۔ چوٹیں تو مجھے بھی آئی ہیں۔ لیکن بہرحال ہاتھ پیر ٹوٹنے سے بچ گئے ——— البتہ اس کا حشر ہو گیا ہے مگر یہ زندہ ہے ——— میں اسے اٹھا لایا ہوں تاکہ پتہ تو چلے کہ یہ کون ہے" ——— جوزف نے اوپر آ کر کاندھے پر لدے ہوئے آدمی کو نیچے پھینکتے ہوئے کہا۔

Great Fig by Hibuddiez.com

تمہاری چیخ کی وجہ سے میجر ریموڈ نکل گیا ہے ــــ تم ایسا کرو کہ ان تینوں کو اٹھا کر ان کی کار میں لادو اور رانا ہاؤس چلے جاؤ ــــ میں میجر ریموڈ کے پیچھے جا رہا ہوں" ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر دوڑتا ہوا جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ ظاہر ہے کافی دیر ہو چکی تھی اس لئے میجر ریموڈ کار سمیت نکل جانے میں کامیاب ہو چکا تھا۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ میجر ریموڈ جس فطرت کا آدمی ہے وہ واپس دارالحکومت جانے کی بجائے آگے کا ہی رخ کرے گا اس لئے اس کا ارادہ تھا کہ وہ سڑک پر پہنچنے کے بعد جولیا اور صفدر کو الرٹ کر دے گا تاکہ اگر وہ وہاں تک پہنچ جائے تو وہ اسے کور کریں۔

جیپ کو سٹارٹ کر کے وہ انتہائی تیز رفتاری سے اسے چلاتا ہوا مین روڈ کی طرف بڑھنے لگا۔ اب جیپ کی ہیڈ لائٹس روشن تھیں اس لئے اسے جیپ چلانے میں زیادہ دشواری نہ ہو رہی تھی اس نے جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور ایک ہاتھ سے اس کی فریکوئنسی دوبارہ سیٹ کر کے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو ــــ علی عمران کالنگ۔ اوور" ــــ عمران نے جیپ چلانے کے ساتھ ساتھ بار بار یہ فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"ایکسٹو۔ اوور" ــــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"میجر ریموڈ پروفیسر بارکی کو ساتھ لے کر جنگوار میں پہاڑیوں سے واپس مین روڈ کی طرف فرار ہوا ہے ــــ جولیا اور صفدر کو کہا جائے کہ وہ ہوشیار رہیں ــــ میں ان کے پیچھے جا رہا ہوں۔ اوور" ــــ عمران نے کہا۔

"تفصیل بتاؤ۔ اوور" ــــ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے مختصر طور پر سارا قصہ بتا دیا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ ایسے حالات میں وہ آگے آنے کی بجائے واپس دارالحکومت چلا جائے۔ اوور" ــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے جناب ــــ لیکن جہاں تک مجھے میجر ریموڈ کی فطرت کا اندازہ ہے ایسا مشکل ہے۔ وہ آگے ہی جائے گا۔ اوور" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"او کے ــــ میں جولیا کو کال کر دوں گا ــــ اوور اینڈ آل" ــــ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں ڈالا اور جیپ کی رفتار بڑھا دی۔

eat Fight by Hibuddiez.com

سوچتے ہوئے وہ کار آگے بڑھاتے لے گیا۔ اور جب وہ سرحد سے تقریباً پانچ کلومیٹر دور رہ گئی تو اس نے ایک نیا فیصلہ کیا۔ حالات کے بدلے ہوئے احساس نے اُسے یہ فیصلہ کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اب جو فائٹ ہو گی وہ فیصلہ کن ہو گی۔ اور نہ صرف فیصلہ کن ثابت ہو گی بلکہ شاید یہ گریٹ فائٹ بھی بن جائے۔ اکیلا میجر پرمود ہوتا تو اُسے ذرا برابر بھی پرواہ نہ ہوتی لیکن یہ پروفیسر اب اس کے گلے میں چھچھوندر کی طرح اٹکا ہوا تھا۔ اور سیکرٹ سروس کے منجھے ہوئے ایجنٹوں کے مقابلے میں اس کا پروفیسر کو صحیح سلامت نکال لے جانا اگر ناممکن نہیں تو کم از کم بے حد مشکل ضرور ہو گا۔ اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ وہ کار کو یہیں چھوڑ کر پروفیسر کو ساتھ لے کر پہاڑی راستوں پر پیدل چلتا ہوا سرحد کے قریب پہنچ جائے۔ اس طرح دو فائدے ہو سکتے تھے۔ ایک تو یہ کہ سیکرٹ سروس کے ارکان اس کے انتظار میں سڑک کو ہی گھیرے جائیں گے اور جب تک وہ کار تک پہنچیں گے اس وقت تک وہ سرحد تک پہنچنے میں کامیاب ہو جائے گا۔ اور دوسری بات اس کے ذہن میں یہ آئی تھی کہ اگر وہ کار کو سڑک سے ہٹا کر کسی ایسی جگہ چھپانے میں کامیاب ہو جائے جہاں سے وہ آسانی سے دستیاب نہ ہو سکے۔ تو ہو سکتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی اس نتیجے تک پہنچیں کہ وہ آگے جانے کی بجائے واپس دارالحکومت چلا گیا ہے۔ اس طرح ان کی توجہ دارالحکومت میں اس کی تلاش پر مبذول ہو جائے گی۔ دونوں صورتوں میں اس کا فائدہ تھا۔

چنانچہ یہ فیصلہ کرتے ہی اس نے اس ارادے سے ادھر اُدھر کا جائزہ لینا شروع کر دیا کہ کار کو کہاں چھپایا جائے اور تھوڑی ہی دیر بعد اُسے ایک

میجر پرمود نے ہرڈل اٹھتے ہی ایک طویل سانس لے کر دوبارہ کار آگے بڑھا دی۔ یہ منشیات چیک کرنے والی آخری چوکی تھی۔ اس کے بعد سرحد پر فائنل چیکنگ ہوتی تھی۔ راستے میں دونوں چوکیوں پر کار کی سرسری سی تلاشی لی گئی اور اُسے آگے جانے دیا گیا۔ حالانکہ میجر پرمود کو خطرہ تھا کہ شاید سیکرٹ سروس کے ارکان یہاں موجود ہوں اس لئے وہ کسی بھی ہنگامے کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ لیکن کچھ بھی نہ ہوا اور وہ آگے بڑھتا گیا۔ تعاقب میں بھی کوئی نہ تھا۔ اور دور دور تک سڑک خالی پڑی ہوئی تھی۔ اب میجر پرمود سرحد کے تقریباً قریب پہنچ چکا تھا۔ اُسے ایسا احساس ہو رہا تھا جیسے خطرات اپنا گھیرا اس کے گرد تنگ کرتے جا رہے ہوں۔ اُسے یقین تھا کہ عمران اس کے ساتھیوں کے بس کا روگ نہیں ہے اور پھر سیکرٹ سروس لازماً حرکت میں آچکی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ انہوں نے سرحد کے قریب پکٹنگ کر رکھی ہو۔ یہی

پہاڑی راستہ سڑک سے ہٹ کر اندر جاتا ہوا دکھائی دیا۔ اس نے تیزی سے کار موڑی اور اس پہاڑی راستے پر کار دوڑانے لگا۔ راستہ پہاڑی ہونے کے باوجود خاصا فراخ تھا اور انسانی ہاتھوں کا بنایا ہوا لگ رہا تھا۔ کار چلتے ہی ایک موڑ مڑی، کار کی ہیڈ لائٹس راستے کی سائیڈ پر لگے ہوئے ایک بورڈ پر پڑیں اور پرمود نہ صرف حیرت سے اچھل پڑا بلکہ اس نے انتہائی پھرتی سے ہیڈ لائٹس بند کر کے کار کی رفتار آہستہ کر دی۔ بورڈ سے ظاہر تھا کہ یہ راستہ ملٹری ایئر پوسٹ کی طرف جاتا ہے اور یہ راستہ عام کاروں کے لئے بند ہے۔

پرمود ذرا آگے بڑھا تو اسے دور سے مدھم سی روشنیاں جلتی ہوئی دکھائی دیں۔ ان روشنیوں کو اس انداز میں کیموفلاج کیا گیا تھا کہ یہ اوپر سے کسی صورت نظر نہ آسکتی تھیں۔ صرف اطراف سے نظر آتی تھیں۔

میجر پرمود نے ایک طویل سانس لیا اور پھر راستے سے ہٹ کر اس نے کار کو ایک چٹان کی اوٹ میں روک دیا۔

"پروفیسر بارکی! ۔۔۔۔ میری آنکھوں میں دیکھو" ۔۔۔۔ میجر پرمود نے کار روک کر پروفیسر بارکی سے مخاطب ہو کر تحکمانہ لہجے میں کہا اور پروفیسر بارکی کا چہرہ تیزی سے پرمود کی طرف گھوما اور میجر پرمود نے اس کی زندگی سے خالی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔

"تمہارا دماغ میرے حکم کے تابع ہوگا ۔۔۔۔ تم میرے زبانی احکامات حتیٰ کہ اشاروں کی بھی پوری پوری تعمیل کرو گے" ۔۔۔۔ میجر پرمود کا لہجہ بے حد تحکمانہ تھا۔

"میرا دماغ تمہارے تابع ہوگا ۔۔۔۔ اور میں تمہارے زبانی احکامات اور اشاروں کی پوری پوری تعمیل کروں گا" ۔۔۔۔ پروفیسر بارکی کی زبان سے آہستہ آہستہ الفاظ نکلے۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ اپنا دایاں ہاتھ اٹھا کر سر پر رکھو" ۔۔۔۔ میجر پرمود نے کہا اور پروفیسر بارکی کا دایاں ہاتھ تیزی سے اٹھا اور اس کے سر پر پہنچ گیا۔

"بائیں ہاتھ سے اپنی ناک پکڑو ۔۔۔۔ اور دائیں ہاتھ سے اپنے دائیں گال پر زور سے تھپڑ مارو" ۔۔۔۔ پرمود نے کہا اور دوسرے لمحے چٹاخ کی آواز سے کار گونج اٹھی۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ اب باہر نکلو" ۔۔۔۔ میجر پرمود نے مطمئن لہجے میں کہا اور پروفیسر بارکی تیزی سے کار سے باہر نکلا اور پھر بے حس و حرکت کھڑا ہو گیا۔ چونکہ اسے ایسے انجکشن لگائے گئے تھے جس سے اس کی قوت مزاحمت بالکل ختم ہو چکی تھی۔ اس لئے وہ آسانی سے ٹرانس میں آگیا تھا۔ اور خفیہ والی اڈہ دیکھنے کے بعد پرمود کے ذہن نے فوراً ہی ایک اور فیصلہ کر لیا تھا اور اس فیصلے کے تحت اسے پروفیسر بارکی کو ٹرانس میں لانا ضروری تھا۔

پروفیسر بارکی کے باہر آنے کے بعد میجر پرمود نے جلدی سے سیٹ کے نیچے رکھا ہوا ایک باکس کھولا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا ریوالور نکال کر جیب میں ڈالا اور کار سے باہر آگیا۔ یہ اس کا مخصوص ہتھیار تھا لیزر پسٹل۔ جسے وہ خاص خاص موقعوں پر ہی استعمال کرتا تھا۔ اس سے انتہائی طاقتور لیزر شعاع نکلتی تھی جو

ight by Hibuddiez.com

سامنے آنے والے پہاڑ کو بھی ریزہ ریزہ کر سکتی تھی۔ لیکن اس میں یہ خامی تھی کہ یہ صرف تین بار استعمال ہونے کے بعد اس قدر گرم ہو جاتا تھا کہ اسے دوبارہ استعمال میں لانے کے لئے کم از کم دو گھنٹے چاہئے ہوتے تھے۔ اس لئے میجر پرمود اسے صرف مخصوص اور اہم مواقع پر ہی لے استعمال کرتا تھا۔

کار سے باہر آ کر میجر پرمود نے روشنیوں کی طرف دیکھا وہ اندازہ کر رہا تھا کہ اصل رن وے کہاں ہو سکتا ہے۔ اور اڈے کی عمارتیں کہاں ہوں گی۔ اُسے معلوم تھا کہ اس قسم کے خفیہ اڈوں کے گرد انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے جاتے ہیں۔ لیکن وہ ڈبل ایجنٹ تھا اس لئے ان حفاظتی انتظامات کا توڑ جانتا تھا۔ وہ چند لمحے جائزہ لیتا رہا۔ پھر اس نے ایک سائیڈ منتخب کی۔

"پروفیسر! — تیزی سے میرے پیچھے آؤ — اور جیسے میں کروں تم نے بھی ویسے ہی کرنا ہے" — میجر پرمود نے کرخت لہجے میں کہا اور تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔ پروفیسر بارکی بھی بالکل اسی کے انداز میں آگے بڑھنے لگا۔

چٹانوں کے درمیان سے ہوتا ہوا میجر پرمود تیزی سے روشنیوں کی شمالی سمت بڑھتا جا رہا تھا۔ روشنیاں آہستہ آہستہ نزدیک آتی جا رہی تھیں اور پھر اُسے واچ ٹاور نظر آ گئے۔ یہ واچ ٹاورز کافی اونچے تھے۔ ان ٹاورز کو دیکھتے ہی میجر پرمود اور زیادہ محتاط ہو گیا۔ لیکن اس نے آگے بڑھنے کی رفتار کم نہ ہونے دی تھی۔ اب اُسے اپنے پیچھے پروفیسر بارکی کے ہانپنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تھیں۔ ظاہر ہے پروفیسر بارکی بوڑھا آدمی تھا۔

اس لئے اس کے پھیپھڑے جواب دینے لگے تھے۔ اُسے ریسٹ دینے کی ضرورت تھی۔ اور پرمود کو مجبوراً رکنا پڑا۔ وہ ایک چٹان کی آڑ میں رک گیا — پروفیسر بارکی بھی رک گیا۔

اس وقت وہ دونوں ایک بڑی چٹان کے پیچھے تھے اور اب اندھیرے میں بھی انہیں دور سے رن وے نظر آنے لگ گیا تھا۔ لیکن رن وے کی صرف ایک سائیڈ نظر آ رہی تھی۔ جبکہ باقی اطراف میں بڑے بڑے ہینگر نظر آ رہے تھے۔ ان کی عقبی دیواریں اس طرف تھیں جس طرف پرمود موجود تھا۔ ہینگروں کی اس طرف کچھ فاصلے پر خاردار تاروں کی باڑ نظر آ رہی تھی۔ اور خاردار تاروں سے کچھ فاصلے تک پہاڑی سلسلے کو کاٹ کر ہموار میدان بنا دیا گیا تھا تاکہ دور سے نظر رکھی جا سکے اور کوئی شخص چٹانوں کی آڑ لے کر ان خاردار تاروں تک نہ پہنچ سکے۔ سائیڈ پر واچ ٹاوروں میں سرچ لائٹیں موجود ہوں گی جو خطرے کی صورت میں اچانک آن کی جا سکتی تھیں۔ لیکن پرمود نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ان خاردار تاروں کو پھلانگ کر ہینگروں کی پشت پر پہنچ جائے گا۔ اب صرف مسئلہ پروفیسر بارکی کا تھا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے فیصلہ کن انداز میں کندھے جھٹکے۔

"پروفیسر! — تم یہیں رکو گے — اور مجھے دیکھتے رہو گے۔ پھر جب میں اپنا ہاتھ سر پر رکھوں گا تو تم بالکل اسی انداز میں جس طرح میں آگے گیا ہوں میرے پیچھے آؤ گے" — پرمود نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے رینگتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ جبکہ پروفیسر بارکی وہیں چٹان کے پیچھے ہی رہ گیا۔

Fight by Hibuddiez.com

متوجہ نہ ہو سکتے تھے۔ یا شاید یہ بھی ہو سکتا تھا کہ وہ کسی فوری خطرے کے درپیش نہ ہونے کی وجہ سے پوری طرح چوکنے نہ ہوں اور معمول کی ڈیوٹی کے تحت بیٹھے آپس میں گپیں لگا رہے ہوں۔

کھمبے کے پاس پہنچ کر پرمود صرف ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر کسی سانپ کی طرح رینگتا ہوا وہ خاردار تار کے نیچے سے صحیح سلامت دوسری طرف نکل گیا۔ اب اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر مڑ کر اپنا چہرہ اس طرف کر لیا جدھر پروفیسر بارکی موجود تھا۔ اس نے آہستہ سے اپنا ہاتھ اٹھا کر سر پر رکھا۔ لیکن دوسری چٹان کے پیچھے کوئی حرکت نہ ہوئی۔ پرمود نے دو تین بار مخصوص اشارہ کیا لیکن دوسری طرف سے خاموشی رہی۔ اب تو پرمود بری طرح جھنجھلا گیا۔ وہ جس قدر خوفناک خطرے سے گزر کر یہاں تک پہنچا تھا۔ پروفیسر بارکی اس کی ساری کوششوں پر پانی پھیر رہا تھا۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ وہ پروفیسر بارکی کو چھوڑ کر آگے بڑھ جائے۔ لیکن پھر اس نے ذہن پر چھائی ہوئی جھنجھلاہٹ کو جھٹک دیا کیونکہ یہ ساری تگ و دو تو وہ پروفیسر کے لئے ہی کر رہا تھا۔ اکیلے واپس جانے کے لئے تو ظاہر ہے اتنی تگ و دو کی ضرورت نہ تھی۔

اب وہ دوہرے خطرے سے دوچار ہو چکا تھا۔ ایک تو اسے کسی بھی واچ ٹاور سے دیکھا جا سکتا تھا اور کھلی جگہ پر ہونے کی وجہ سے اندھیرے میں آتی ہوئی ایک گولی بھی اسے چاٹ سکتی تھی۔ اور دوسرے وہ پروفیسر بارکی اس کی طرف نہ آ رہا تھا۔

پرمود چند لمحے وہیں پڑا ہونٹ کاٹتا رہا۔ اور پھر ایک طویل سانس

میجر پرمود کسی پہاڑی سانپ کی طرح چٹانوں کی آڑ لیتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ خاردار تاروں کے قریب آخری چٹان کے قریب پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر وہ زمین کے ساتھ کسی چھپکلی کی طرح چمٹ کر رینگتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ اس کی رفتار انتہائی آہستہ تھی۔ وہ ایک ایک انچ آگے بڑھ رہا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو بالکل زمین کا جزو بنا رکھا تھا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ خاردار تاروں کے قریب پہنچ گیا۔

چند لمحے وہ تاروں کے ساتھ سانس روکے خاموش پڑا رہا۔ وہ زمین اور خاردار تاروں کے درمیانی فاصلے کو آنکھوں ہی آنکھوں میں ناپ رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ان تاروں کے ساتھ الارم تار موجود ہوگا اور جیسے ہی اس نے تاروں کو ہاتھ لگایا۔ الارم بج اٹھیں گے۔ اور پھر اس کا مارا جانا یقینی ہو جائے گا۔ لیکن خاردار تار بالکل زمین کے ساتھ لگی ہوئی تھی۔ وہ جائزہ لیتا رہا۔ اس کی نظریں تیزی سے سائیڈوں کا جائزہ لے رہی تھیں اور پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ دوڑ گئی۔ اسے راستہ نظر آ گیا تھا۔ نچلی تار ڈھیلی تھی یہی وجہ تھی کہ وہ درمیان میں زمین سے لگی ہوئی تھی۔ لیکن سائیڈ میں کچھ دور موجود لکڑی کے کھمبے کے قریب وہ اتنی اونچی ہو گئی تھی کہ اگر پرمود سمٹ کر اسے کراس کرتا تو یقیناً زمین کے ساتھ رینگ کر دوسری طرف نکل جاتا۔ وہ ایک بار پھر آہستہ آہستہ رینگنے لگا۔ اب اس کا رخ اس کھمبے کی طرف تھا۔ اور چند ہی لمحوں میں وہ کھمبے کے قریب پہنچ گیا۔ وہ اس قدر مہارت سے رینگ رہا تھا کہ ابھی تک واچ ٹاور میں موجود فوجی اس کی طرف

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

لیتے ہوئے اس نے واپس پروفیسر بارکی کی طرف جانے کا فیصلہ کر لیا۔ تاکہ اُسے ساتھ لے آئے۔ ایک بار پھر رینگتا ہوا وہ کھمبے کے ساتھ لگی ہوئی تار کے نیچے سے نکلا اور دوبارہ واپسی کا سفر شروع کر دیا۔ ایک ایک گذرنے والا ہر لمحہ اس کے لئے قیامت کا لمحہ تھا۔ لیکن وہ بڑی مہارت سے رینگتا ہوا آخرکار پہاڑی سلسلے تک پہنچ گیا۔ اور پھر چٹان کی اوٹ میں آتے ہی وہ تیزی سے اُٹھا اور جھکے جھکے انداز میں دوڑتا ہوا اس چٹان کی طرف بڑھتا گیا جدھر وہ پروفیسر کو چھوڑ آیا تھا

لیکن جیسے ہی وہ اس چٹان کے پیچھے پہنچا۔ اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ پروفیسر بارکی وہاں موجود نہ تھا۔ یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ پروفیسر بارکی کہاں غائب ہو سکتا ہے۔ وہ ٹرانس میں تھا۔ اور ٹرانس میں آیا ہوا آدمی تو بغیر حکم کے اپنے منہ پر بیٹھی ہوئی مکھی بھی نہیں اڑا سکتا تھا۔ پھر وہ آخر کہاں جا سکتا ہے۔ وہ کچھ لمحے ادھر ادھر دیکھتا رہا مگر پروفیسر بارکی کہیں نظر نہ آیا۔ تو اس نے آہستہ سے آواز دی۔

"پروفیسر بارکی! — تم کہاں ہو —" میجر پرمود کا لہجہ تو تحکمانہ تھا لیکن اس نے آواز کو بلند نہ ہونے دیا تھا۔ مگر آہستہ ہونے کے باوجود بھی آواز پہاڑیوں میں گونجنے لگی تھی۔

"مم — مم — میں یہاں ہوں — پ — پ — پیشاب کر رہا ہوں — ختم ہی نہیں ہو رہا" — دوسرے لمحے دُور سے دو چٹانوں کے درمیان سے پروفیسر بارکی کی ڈری ڈری اور سہمی سہمی سی سرگوشی سنائی دی۔ اور میجر پرمود کے چہرے پر باوجود شدید جھنجھلاہٹ

کے مسکراہٹ دوڑ گئی۔

پیشاب کے متعلق میجر پرمود کو خیال تک نہ آیا تھا ظاہر ہے کہ پیشاب نہ کرنے کا حکم تو اس نے پروفیسر بارکی کو نہ دیا تھا۔ اور یہ ایسی ضرورت تھی جو بہرحال پوری ہونی تھی۔

"ختم کرو پیشاب — اور واپس آؤ — جلدی" — میجر پرمود نے چند لمحے بعد تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"م — میں تو ختم کر رہا ہوں — مگر یہ ختم ہی نہیں ہو رہا — پتہ نہیں کہاں سے آ رہا ہے" — پروفیسر بارکی نے دوبارہ اسی طرح ڈرے ڈرے سے لہجے میں جواب دیا۔

اس بار پروفیسر بارکی کا جواب سن کر میجر پرمود کے ذہن پر ایک بار پھر جھنجھلاہٹ سوار ہو گئی۔ کیونکہ اس قدر خطرناک سچویشن میں پروفیسر بارکی کا پیشاب سب کچھ ڈبو سکتا تھا۔

چنانچہ میجر پرمود جھنجھلاہٹ اور تیزی سے اس چٹان کی طرف بڑھا جدھر سے پروفیسر بارکی کی آواز سنائی دی تھی۔

"خخ — خخ — ختم ہو گیا — ختم ہو گیا پیشاب — اتنا پیشاب پہلے تو ساری زندگی میں کبھی نہیں آیا" — قریب پہنچتے ہی چٹان کی دوسری طرف سے پروفیسر کی آواز سنائی دی اور میجر پرمود نے ایک طویل سانس لی اور پھر خاموشی سے کھڑا ہو گیا۔

چونکہ میجر پرمود واچ ٹاورز سے کافی دُور اونچی اونچی چٹانوں کی آڑ میں تھا اس لئے اُسے دیکھ لئے جانے کا کوئی خطرہ نہ تھا۔ اور وہ اطمینان سے کھڑا ہوا تھا۔ اُسی لمحے اُسے اپنی پچھلی طرف کھٹکا سا

Great Fight Presented by Hibuddiez.com

سنائی دی۔ اور وہ سانپ کی سی تیزی سے پلٹا۔

"کوئی خاص بات نہیں میجر! ـــــ کوئی پتھر اپنی جگہ سے کھسک گیا ہوگا" ـــــ اچانک میجر پرمود کو اپنی پشت پر علی عمران کی آواز سنائی دی اور وہ واقعی اس طرح اچھل کر پلٹا جیسے اس کے قدموں تلے بم پھٹ پڑا ہو۔

"دھیرج ـــ دھیرج میجر پرمود! ـــــ ڈی ایجنٹ کے اعصاب اتنے کمزور نہیں ہونے چاہئیں" ـــــ سامنے کھڑے ہوئے عمران کا لہجہ نہ صرف مضحکہ اڑانے والا تھا۔ بلکہ اندھیرے میں بھی اس کے لبوں پر رینگنے والی مسکراہٹ میجر پرمود کو صاف دکھائی دے رہی تھی۔

عمران نے جیپ نما جیپ میں دوڑتا ہوا آگے بڑھتا چلا آیا اور منشیات چیک کرنے والی دونوں چوکیوں سے اُسے جنگوار کے آگے جانے کی اطلاعات مل گئی۔ چونکہ یہاں سے ٹریفک تقریباً نہ ہونے کے برابر تھی۔ اور جنگوار کے ٹائر مخصوص ساخت کے تھے۔ اس لئے سڑک پر جنگوار کے ٹائروں کے ہلکے سے نشانات اُسے شروع ہی سے صاف نظر آ رہے تھے۔ لیکن کچھ ہی دور جانے کے بعد اچانک ٹائروں کے نشانات سائیڈ روڈ پر مڑتے نظر آئے تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ ادھر پاکیشیا کا ایک فوجی ایئر پورٹ تھا۔ اور جنگوار کے ادھر مڑنے کے نشانات دیکھتے ہی میجر پرمود کا سارا منصوبہ اس کے سامنے آ گیا۔ اس نے دل ہی دل میں پرمود کی ذہانت کی داد دی۔ اب تک وہ یہی سوچتا چلا آ رہا تھا کہ میجر پرمود اپنی فطرت سے مجبور ہو کر اندھا دھند سرحد کی طرف جا رہا ہے۔ لیکن اب وہ سمجھ گیا تھا کہ میجر پرمود نے بڑی

eat Fight P[redacted]ted by Hibuddiez.com

ذہانت سے یہ منصوبہ بنایا تھا۔ غبارے والی سکیم فیل ہونے کے بعد اس نے لازماً یہ متبادل منصوبہ بنا رکھا ہوگا۔ وہ ڈی ایجنٹ تھا اس لئے ایسے ایئرپورٹ میں داخل ہو کر کوئی جہاز یا ہیلی کاپٹر اڑا کر لے جانا اس کے لئے کوئی مشکل کام نہ تھا۔ اور چونکہ سرحد بالکل قریب قریب تھی اس لئے جب تک پاکیشیا والے حرکت میں آتے وہ سرحد پار کر جاتا اور اس کے بعد سارا کھیل ہی ختم ہو کر رہ جاتا۔ انتہائی کامیاب اور ذہانت سے بنایا منصوبہ تھا اور عمران بے اختیار اپنی کھوپڑی پر ہاتھ پھیرنے لگا اب اس کے دماغ کی بیٹری واقعی مزید ڈاؤن ہوتی جا رہی ہے۔ اس دوسرے رخ کی طرف اس کا خیال تک نہ گیا تھا۔ ورنہ وہ لازماً یہاں بھی حفاظتی انتظامات کرتا۔ بہرحال موڑ مڑتے ہی اس نے ہیڈ لائٹس بند کر دیں اور جیپ آگے بڑھانے لگا۔

ایک موڑ مڑتے ہی اس نے انتہائی برق رفتاری سے جیپ کا انجن بند کر دیا۔ کیونکہ سامنے ہی ایک چٹان کے ساتھ اسے کار کھڑی نظر آگئی۔ اس کے اندر اور باہر کی بتیاں بند تھیں جس سے یہ پتہ نہ چل رہا تھا کہ میجر پرمود ابھی کار کے اندر ہے یا نہیں۔ انجن اس نے اس لئے بند کر دیا تھا تاکہ میجر پرمود اگر کار کے اندر ہے تو وہ جیپ کے انجن کی آہستہ آواز سے بھی چونک پڑے گا۔ اس لئے جیپ کو روکا اور پھر اچھل کر باہر آگیا۔

اسی لمحے دور ایک چٹان کے پاس دو سائے حرکت کرتے نظر آئے۔ ان سایوں کا رخ ایئرپورٹ کے ہینگروں کے عقبی طرف ہی تھا اور سایوں کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ لازماً میجر پرمود اور پروفیسر بارکی ہے چنانچہ وہ چٹانوں کی آڑ لیتا ہوا تیزی سے ان کے پیچھے جانے لگا۔ اسے مسرت ہو رہی تھی کہ وہ بروقت پہنچ گیا۔ ورنہ اگر میجر پرمود کسی جہاز یا ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر چکا ہوتا تو پھر اس کا ہاتھ آنا ناممکن ہو جاتا۔ جس انداز میں میجر پرمود اور پروفیسر بارکی آگے پیچھے چل رہے تھے اس انداز کو دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ پروفیسر بارکی ٹرانس میں ہے۔ کیونکہ وہ بالکل کسی مشین کی طرح آگے جا رہا تھا وہ میجر پرمود کی نقل کر رہا تھا جہاں جس انداز میں میجر پرمود جھکتا پروفیسر بھی جھک جاتا۔ حالانکہ اس کے جھکنے کی وہاں ضرورت بھی نہ ہوتی تھی۔

عمران چاہتا تو جیب سے گولی چلا کر میجر پرمود کو ختم کر سکتا تھا لیکن اسے اس بات کا خوف تھا کہ کسی کی پشت پر اس کی بے خبری میں وار کرے اس لئے وہ بھی تیزی سے آگے بڑھتا گیا۔ اب اس نے میجر پرمود کو زمین پر جھک کر ایئرپورٹ کی طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ پروفیسر بارکی ایک چٹان کے پیچھے رکا ہوا تھا۔ میجر پرمود بڑے ماہرانہ انداز میں آگے بڑھ رہا تھا۔

عمران چند ہی لمحوں میں پروفیسر بارکی کی پشت پر پہنچ گیا لیکن پروفیسر بارکی بالکل کسی مجسمے کی طرح بیٹھا ہوا تھا اور اس کی نظریں سامنے زمین پر رینگ کر جاتے ہوئے میجر پرمود پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران کی آہٹ سننے کے باوجود وہ نارمل آدمیوں کی طرح چونکا اور پلٹا نہ تھا۔ اس سے عمران کا شبہ یقین میں بدل گیا کہ میجر پرمود نے اسے ٹرانس میں رکھا ہوا ہے۔ میجر پرمود اس وقت خاردار تار کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اور عمران جانتا تھا کہ اگر اس نے میجر پرمود کو للکارا یا اس کے پیچھے جا کر اس پر

right by Hibuddiez.com

حملہ کیا تو پھر واچ ٹاور پر بیٹھے ہوئے فوجی نہ صرف چوکنا ہو جائیں گے۔ بلکہ ملٹری ایئرپورٹ کے خصوصی احکامات کے مطابق وہ لازماً ان دونوں پر فائرنگ کھول دیں گے۔ اور پھر میجر پرمود کے ساتھ ساتھ اس کے اپنے بچ نکلنے کے امکانات بھی ختم ہو جائیں گے۔ چنانچہ اس نے فوراً ہی میجر پرمود کو واپس بلانے کا منصوبہ بنا لیا۔

"پروفیسر بارکی! پیچھے مڑ کر دیکھو" — اچانک عمران نے میجر پرمود کے لہجے میں کہا اور پروفیسر بارکی اس بار تیزی سے واپس مڑا دوسرے لمحے عمران نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں نتیجہ یہ ہوا تو میجر پرمود کا ٹرانس توڑنے میں عمران کو خاصی دقت ہوئی۔ لیکن پھر اس نے اپنی بھرپور ذہنی قوت کا مظاہرہ کر کے آخر کار میجر پرمود کے ٹرانس کو توڑ ہی ڈالا۔

"اب تم میرے ٹرانس میں ہو پروفیسر! — تمہارا ذہن میرے تابع ہے" — عمران نے کہا۔ اس بار وہ اپنی اصل آواز میں بولا تھا۔ لہجہ سرگوشیانہ ہی تھا۔

"ہاں! — میں تمہارے تابع ہوں" — پروفیسر بارکی نے جواب دیا اور عمران سمجھ گیا کہ پروفیسر بارکی جیسے ذہین سائنسدان کو ٹرانس میں لانے کے لئے آرگنم ایکس فائیو کی بھرپور ڈوز دی گئی ہے۔ تبھی اس کا یہ حال ہو گیا ہے۔

"میجر پرمود نے ایئرپورٹ کی طرف جانے سے پہلے تمہیں کیا حکم دیا تھا —؟" عمران نے پوچھا۔

"اس نے کہا تھا کہ وہ فاروارڈ تار کراس کرنے کے بعد سر پر ہاتھ رکھے گا تو میں اسی طرح رینگتا ہوا اس کے پاس پہنچ جاؤں" — پروفیسر بارکی اس طرح بولا۔ جیسے آواز انسانی حلق کی بجائے کسی روبوٹ کے ٹیپ ریکارڈر سے نکل رہی ہو۔

"اب تم واپس اسی طرح چھپتے چھپاتے جاؤ گے جس طرح آئے تھے اور پھر کچھ فاصلے پر پیچھے ایک جیپ کھڑی ہے اس کی پچھلی سیٹ پر جا کر لیٹ جاؤ گے — اور جب تک میں تمہیں حکم نہ دوں — تم نیچے نہ اترو گے — اور نہ ہی کوئی اور کام کرو گے" — عمران نے کہا اور پروفیسر بارکی نے اس کا فقرہ معمول کی طرح دوہرا دیا۔

"جاؤ" — عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پروفیسر بارکی واپس مڑا اور اسی طرح چھپتا چھپاتا واپس جانے لگا۔

اب عمران سامنے دیکھ رہا تھا۔ میجر پرمود اس وقت فاروارڈ تار کراس کر رہا تھا۔ اس نے جس انداز، مہارت اور ذہانت سے اس تار کو کراس کیا تھا اس پر عمران باوجود اس کا دشمن ہونے کے دل ہی دل میں شاباش دینے پر مجبور ہو گیا۔

اور پھر میجر پرمود نے تار کراس کر کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ وہ پروفیسر بارکی کو آنے کا اشارہ کر رہا تھا۔ لیکن ظاہر ہے کہ پروفیسر وہاں ہوتا تو واپس آتا۔ اور عمران کا منصوبہ بھی یہی تھا کہ پرمود اکیلا کبھی بھی آگے نہ جائے گا۔ جب وہ پروفیسر کی طرف سے کوئی جواب نہ پائے گا۔ تو پھر چاہے کتنا ہی خطرہ ہو۔ وہ واپس ضرور آئے گا۔ اور پھر وہی ہوا۔ پرمود نے دو تین بار سر پر ہاتھ پھیرا اور پھر عمران کی توقع کے عین مطابق اس کی واپسی — شروع ہو گئی۔ عمران اسے واپس آتا دیکھ کر احتیاط سے رینگتا

Fight by Hibuddiez.com

ہوا کچھ پیچھے ایک چٹان کی اوٹ میں ہوگیا۔

تھوڑی دیر بعد میجر پرمود اس چٹان کے پیچھے پہنچ گیا جہاں وہ پروفیسر بارکی کو چھوڑ گیا تھا۔ اور عمران، میجر پرمود کے چہرے پر حیرت کے آثار صاف دیکھ رہا تھا۔ کیونکہ پروفیسر وہاں سے غائب تھا۔

"پروفیسر بارکی! — تم کہاں ہو —" چند لمحوں بعد میجر پرمود نے تحکمانہ لیکن سرگوشیانہ انداز میں کہا۔

"مم — مم — میں یہاں ہوں — پ — پ — پیشاب کر رہا ہوں — اخ — ختم ہی نہیں ہو رہا —" عمران نے پروفیسر کے لہجے میں جواب دیا۔ انداز ایسا ہی تھا جیسے وہ پیشاب ختم نہ ہونے کی وجہ سے بے حد جھنجھلایا اور سہما ہوا ہو۔ اور عمران نے میجر پرمود کے چہرے پر مسکراہٹ رینگتی دیکھی تو اس کا دل چاہا کہ وہ بے اختیار قہقہہ مار دے۔

"ختم کرو پیشاب — اور واپس آؤ — جلدی —" میجر پرمود نے چند لمحوں بعد تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"مم — مم — میں تو ختم کر رہا ہوں — مگر یہ ختم ہی نہیں ہو رہا۔ پتہ نہیں کہاں سے آ رہا ہے —" عمران نے دوبارہ اسی طرح سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ دراصل میجر پرمود کا اس وقفے کے دوران اچھی طرح جائزہ لے رہا تھا تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ پرمود کے پاس کیسے ہتھیار ہیں۔ اس نے اپنے چھپنے کے لئے چٹان ایسی منتخب کی تھی جہاں وہ اگر کھڑا بھی ہو جائے تب بھی ایئرپورٹ سے انہیں چیک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اور عمران کا دوسرا فقرہ سنتے ہی میجر پرمود کے چہرے پر ایک بار پھر شدید جھنجھلاہٹ کے آثار نمایاں ہوئے اور وہ تیزی سے اس چٹان کی طرف لپکا جس کے پیچھے عمران موجود تھا۔

"خخ — خخ — ختم ہوگیا — ختم ہوگیا پیشاب — اتنا پیشاب پہلے تو ساری زندگی میں کبھی نہیں آیا —" میجر پرمود کے قریب پہنچتے ہی عمران نے پروفیسر بارکی کی آواز میں کہا اور میجر پرمود ایک طویل سانس لے کر کھڑا ہوگیا۔ جیسے اسے پروفیسر بارکی کے پیشاب ختم ہو جانے پر دلی خوشی ہوئی ہو۔

اسی لمحے عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا پتھر ذرا سا گھما کر پرمود کی پچھلی جانب اچھال دیا۔ پتھر جیسے ہی چٹان سے ٹکرایا پرمود بجلی کی سی تیزی سے واپس مڑا۔

"کوئی خاص بات نہیں میجر! — کوئی پتھر اپنی جگہ سے کھسک گیا ہوگا —" عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا اور چٹان کی اوٹ سے باہر آگیا۔

میجر پرمود عمران کی آواز سن کر یوں اچھلا جیسے اس کے پیروں تلے ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔

"ویری — ویری میجر — ڈی ایجنٹ کے اعصاب اتنے کمزور نہیں ہونے چاہئیں —" عمران نے مسکراتے ہوئے میجر پرمود کا مضحکہ اڑاتے ہوئے کہا۔

میجر پرمود کا ہاتھ تیزی سے اپنی جیب کی طرف بڑھا۔

"میجر! — یہ حماقت نہ کرنا — ورنہ دھماکے ہوتے ہی ایئرپورٹ سے گولیوں کی آبشار بہہ نکلے گی — ابھی ہم ان کی رینج میں ہیں —" عمران نے زہریلے انداز میں کہا اور جیب کی طرف تیزی سے بڑھتا ہوا

by Hibuddiez.com

میجر پرمود کا ہاتھ رک گیا۔ بات شاید اس کی سمجھ میں آ گئی تھی۔

"پروفیسر کہاں ہے"۔۔۔ میجر پرمود نے کینہ توز نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ میری جیب میں اطمینان سے پڑا سو رہا ہے۔۔۔ بوڑھا آدمی ہے۔۔۔ میں نے سوچا کہ کچھ دیر آرام کر لے"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم یہاں تک کیسے پہنچ گئے"۔۔۔ میجر پرمود اب پوری طرح مطمئن نظر آ رہا تھا۔ شاید اچانک حیرت پر اس نے مکمل طور پر قابو پا لیا تھا۔

"جیگوار کار کے تار مخصوص ہوتے ہیں میجر!۔۔۔ ویسے مجھے تمہاری اس ذہانت سے بھرپور منصوبے پر بڑی خوشی ہوئی ہے۔۔۔ اور شاید اسی ذہانت کی وجہ سے میں نے تمہاری جان بخش دی ہے۔ ورنہ جب تم خاردار تار کراس کر چکے تھے۔۔۔ میں اگر صرف ہوائی فائر بھی کر دیتا تو تمہاری لاش گولیوں سے چھلنی ہو جاتی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو تم اب کیا چاہتے ہو"۔۔۔ میجر پرمود نے ہونٹ کاٹتے ہوئے سرد لہجے میں پوچھا۔

"میرے چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔۔۔ اگر میرا چاہا پورا ہو جاتا تو اب تک میں کم از کم دس محبوباؤں سے شادی کر چکا ہوتا۔۔۔ لیکن وشن تو ساری عمر چلتے ہی رہتے ہیں۔۔۔ بہرحال تم میرے مہمان ہو۔ میرے ساتھ چلو۔۔۔ کسی اچھے سے ہوٹل میں ڈنر کھائیں گے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"سنو عمران!۔۔۔ میں تمہیں آخری بار وارننگ دے رہا ہوں۔ پروفیسر ارکی میرے ملک کا سائنسدان ہے اس لئے یہ میرے قومی مفاد میں شامل ہے کہ میں اسے اپنے ساتھ واپس لے جاؤں۔۔۔ تم درمیان سے ہٹ جاؤ"۔۔۔ پرمود کا لہجہ یکلخت سخت ہو گیا۔

"تو میں کب درمیان میں ہوں۔۔۔ اگر پروفیسر ارکی تمہارے ساتھ جانے پر تیار ہے تو بے شک لے جاؤ۔۔۔ میں خود جا کر تمہیں ایئرپورٹ پر سی آف کر آؤں گا۔۔۔ جاتے ہوئے تحائف بھی دوں گا۔۔۔ میرے پاس ہنڈیاں شاید کم ہیں۔ وجہ یہ کہ ادھر عینکیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ تب سے ایسا آدمی تلاش کر رہا ہوں جسے میں اسے تحفے میں دے کر اپنی جان چھڑا سکوں"۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ تم خودکشی پر تیار ہو چکے ہو"۔۔۔ پرمود نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"خودکشی۔۔۔ ارے باپ رے۔۔۔ یہ تو گناہ کبیرہ ہے۔ اور ابھی تو میں نے گناہ صغیرہ یعنی شادی بھی نہیں کی۔۔۔ اوہ شاید میں غلط کہہ گیا ہوں"۔۔۔ عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب مجھے پرواہ نہیں کہ ایکسٹو کے نگران کیا کرتے ہیں۔ بہرحال تم تیاری کرو۔۔۔ میں اب تمہیں زیادہ برداشت نہیں کر سکتا"۔۔۔ پرمود نے انتہائی حیرت انگیز پھرتی سے جیب سے لیزر پسٹل نکال لیا تھا۔

"توبہ توبہ!۔۔۔ یہ لیزر پسٹل ہے۔۔۔ ارے یہ تو میرا قیمہ بنا دے گا۔۔۔ اور میرا خیال ہے کہ تمہیں ابھی قیمے کی نہیں۔۔۔ بلکہ کوفتوں کی ضرورت ہے۔۔۔ نرگسی کوفتوں کی"۔۔۔ عمران نے انتہائی خوفزدہ

by Hibuddiez.com

لہجے میں کہا اور اس کا فقرہ ختم ہوتے ہی میجر پرمود جس کی انگلی ٹریگر کی طرف بڑھ رہی تھی یکلخت جھٹکا کھا کر پیچھے ہٹا۔ لیزر پسٹل اس کے ہاتھ سے نکل کر دور چٹانوں میں جا گرا تھا۔

عمران کے کوٹ کی جیب میں سوراخ نظر آ رہا تھا جس میں سے ہلکا سا دھواں اب بھی نکل رہا تھا۔ اس نے جیب کے اندر سے ہی سامنے لگے ریوالور سے گولی چلا دی تھی اور نشانہ بالکل ٹھیک بیٹھا تھا۔ پرمود سوچ بھی نہ سکا تھا کہ عمران جس کا ہاتھ کولہے پر رکھا ہوا تھا اس قدر جلد اپنے جیب میں ہاتھ بھی ڈال لے گا اور پھر اس قدر بے خطا نشانہ بھی لگا دے گا۔ عمران کا ریوالور اب باہر آ چکا تھا۔ یہ ایک جدید ساخت اور چھوٹے سائز کا ریوالور تھا۔

لیزر پسٹل ہاتھ سے نکلتے ہی پرمود تیزی سے اپنی جگہ سے اچھلا اور عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا حشر بھی لیزر پسٹل جیسا ہی ہوا۔ پرمود قلابازی کھا کر دوبارہ سیدھا ہو گیا تھا اور اب دوسرا پستول اس کے ہاتھ میں تھا۔ بغیر سائلنسر لگا ہوا عام پستول۔ لیکن دوسرے لمحے اس کا بازو جھنجھنا اٹھا کیونکہ جیسے ہی وہ قلابازی کھا کر سیدھا ہوا۔ عمران کی بھرپور لات اس کے ہاتھ پر پڑی تھی اور دوسرا پستول بھی اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔

"ہم دونوں فی الحال ایک دوسرے کو غیر مسلح کر رہے ہیں۔ ریوالوروں اور پسٹلوں سے تو ہمارے ملک کے بچے مکھیاں مارتے ہیں ـــ یقین نہ آئے تو شب برات کو آ جانا" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پرمود کینہ توز نظروں سے عمران کو دیکھنے لگا۔ وہ واقعی اب غیر مسلح ہو چکا

تھا۔ اس کے پاس واقعی ایک پستول اور ایک لیزر پسٹل تھا۔ اس کا خیال تھا کہ لیزر پسٹل ایئرپورٹ والوں کے لیے کافی رہے گا کیونکہ اس کا ارادہ جہاز پر قبضہ کرتے ہی ٹرمینل کو لیزر پسٹل کے ایک فائر سے مکمل طور پر اڑا دینے کا تھا تاکہ فوری طور پر اس کا تعاقب نہ کیا جا سکے۔

"تمہاری موت واقعی آ گئی ہے ـــ میرے ہاتھوں میں ابھی اتنا دم ہے کہ میں تمہاری ہڈیاں توڑ سکوں" ـــ میجر پرمود نے زخمی بھیڑیے جیسے انداز میں کہا۔

"اچھا ہے ـــ میں تو پہلے ہی کہوں گا کہ یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں۔ ہاں ہاں ـــ اگر لنگولی بازو ہوں تو البتہ میں کچھ کہہ نہیں سکتا" ـــ عمران کا لہجہ بدستور مضحکہ اڑانے والا تھا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کا فقرہ مکمل ہوتا۔ میجر پرمود اس پر چھلانگ لگا چکا تھا۔ عمران شاید پہلے سے اس حملے کا متوقع تھا اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے ہٹا۔ لیکن پرمود کوئی عام ایجنٹ نہ تھا۔ زیرو زیرو نائن کا عہدہ اس کے پاس تھا۔ اور یہ ایسا عہدہ ہوتا ہے جو ہر لحاظ سے ماسٹر آدمی کو ہی ملتا ہے۔

چنانچہ وہی ہوا۔ میجر پرمود کا جسم حیرت انگیز انداز میں ہوا میں مڑا اور دوسرے لمحے اس نے ایک طرف ہٹتے ہوئے عمران کو جھاپ لیا۔ وہ عمران کو لئے ہوئے پتھروں پر گرا ہی تھا کہ اس کا جسم ایک بار پھر فضا میں اچھلا۔ وہ شاید دونوں گھٹنے جوڑ کر عمران کے پیٹ پر فیصلہ کن ضرب لگانا چاہتا تھا لیکن اس کے اوپر اچھلتے ہی عمران کی دونوں ٹانگیں تیزی سے سمٹیں اور اس کا نچلا جسم میجر پرمود کی ضرب کی زد سے

Fight by Hibuddiez.com

نکل گیا۔ وہ ایک سائیڈ پر کھسک گیا۔

میجر پرمود نے اپنے گھٹنے پوری قوت سے چٹان سے ٹکرانے سے بچانے کے لئے اضطراری طور پر جسم کو پھیلا دیا اور اسی لمحے عمران کی دونوں ٹانگیں پرمود کی گردن میں کسی آہنی شکنجے کی طرح فٹ ہو گئیں۔ پرمود کی گردن کے گرد ٹانگیں ڈالتے ہی عمران ایک زوردار جھٹکے سے اچھلا۔ وہ میجر پرمود کے جسم کو پوری طرح داؤ میں لے آنے کے لئے گھما دینا چاہتا تھا۔ لیکن پرمود نے یکلخت الٹی قلابازی کھائی اور نہ صرف اپنی گردن چھڑا لی۔ بلکہ وہ عمران کو انتہائی خوفناک داؤ میں پھنسانے میں بھی کامیاب ہو گیا۔ اس کے دونوں پیر عمران کے سر کے نیچے جم گئے تھے۔ اور اس کا پورا جسم عمران کے اپنے سر کی طرف دوہری ہوئی ٹانگوں کے اوپر پھیلا ہوا تھا۔ یہ اس قدر خوفناک داؤ تھا کہ ایک ہی جھٹکے سے عمران کی ریڑھ کی ہڈی ٹوٹ سکتی تھی۔ اس داؤ کو مارشل آرٹ میں ٹائٹ لاک کہا جاتا تھا اور اس کا بظاہر کوئی توڑ نہ تھا۔ بس اتفاق تھا کہ عمران اس داؤ میں پھنس گیا تھا۔

میجر پرمود نے جیسے ہی محسوس کیا کہ عمران ٹائٹ لاک میں پھنس چکا ہے تو اس نے پوری قوت سے اپنے جسم کو نیچے کی طرف جھٹکا دینا چاہا۔ اگر اس کا مقابل عمران کی بجائے کوئی اور ہوتا تو یقیناً اب تک اس کی کمر ٹوٹ چکی ہوتی۔

لیکن جیسے ہی میجر پرمود نے ٹائٹ لاک کا فیصلہ کن جھٹکا دیا عمران نے پوری قوت سے اپنے نچلے دوہرے ہوتے جسم کو پوری قوت سے پیچھے کی طرف جھٹکا دیا۔ یہ جھٹکا اس قدر شدید اور قوت سے بھرپور تھا کہ

میجر پرمود کسی گیند کی طرح اچھل کر پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ اس انداز میں جیسے کھڑا ہوا آدمی لڑکھڑا کر پیچھے ہٹتا ہے۔ کیونکہ اچانک زوردار جھٹکے سے اس کا جسم بالکل سیدھا ہو کر پیچھے کی طرف لڑکھڑا کر ہٹتا گیا تھا۔

اسی لمحے عمران بھی اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اب وہ دونوں ایک بار پھر آمنے سامنے کھڑے تھے۔ دو ناقابل تسخیر انسان۔ پاکیشیا کا علی عمران۔ جسے پورا پاکیشیا ناقابل تسخیر سمجھتا تھا — اور بلگارنیہ کا میجر پرمود۔ جسے بلگارنیہ کی آگ کہا جاتا تھا۔

"داؤ تو اچھا لگ گیا تھا میجر! — لیکن تم نے فائنل جھٹکا دینے میں ذرا سی دیر کر دی — ایسے موقعوں پر دیر نہیں کرنی چاہئے" عمران نے یوں مطمئن انداز میں کہا جیسے کوچ کھلاڑی کو سکھا رہا ہو۔

لیکن پرمود نے جواب دینے کی بجائے دانت بھینچتے ہوئے عمران پر ایک بار پھر حملہ کر دیا۔ اس کی آنکھیں جنگلی بھیڑیئے کی طرح سرخ ہو رہی تھیں۔ اس نے عمران کو ڈاج دینے کی پوری کوشش کی اور حملہ کرتے ہی جیسے اس کا جسم عمران کے قریب پہنچا۔ اس نے نہ صرف اپنے جسم کو یکلخت روک لیا۔ بلکہ وہ کسی لٹو کی طرح گھوما اور گھومتے ہوئے اس کی کہنی انتہائی خوفناک انداز میں عمران کی پسلیوں کی طرف بڑھی۔ اور اگر یہ کہنی ٹھیک اسی انداز میں عمران کی پسلیوں پر پڑ جاتی تو پھر عمران کا دوسرا سانس مشکل سے ہی باہر نکلتا۔ یہ تیز لے کا انتہائی خوفناک داؤ تھا۔ لیکن عمران بھلا ایسے داؤ میں کیسے آ جاتا۔ چنانچہ میجر پرمود کے گھومتے ہی عمران کا جسم اس سے بھی زیادہ تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ہاتھ پرمود کی دوسری کلائی پر پڑا۔ اور

Fight by Hibuddiez.com

دوسرے لمحے میجر پرمود کے حلق سے کراہ نکلی اور وہ اچھل کر دو قدم سائیڈ میں ہٹتا چلا گیا۔

عمران نے گھومتے ہوئے اس کی کلائی پکڑ لی تھی اس لئے میجر پرمود کے بازو کو خوفناک انداز میں جھٹکا لگا۔ لیکن میجر پرمود فوراً ہی واپس رُخ پر گھوما۔ اس طرح نہ صرف اس کی کلائی عمران کے ہاتھ سے نکل گئی بلکہ اس کے کندھے کا جوڑ بھی اکھڑنے سے بچ گیا۔ اور وہ ایک بار پھر کراہ کر دو قدم سائیڈ میں ہٹنے پر مجبور ہو گیا۔

"گڈ میجر! ۔۔۔ تم میں واقعی میرا شاگرد بننے کی صلاحیتیں تو ہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

مگر دوسرا لمحہ عمران پر بہت بھاری ثابت ہوا۔ میجر پرمود کی لات تیزی سے اوپر کو اٹھی اور ایک بڑا سا پتھر اچھل کر عمران کے چہرے پر پوری قوت سے پڑا۔ یہ ضرب اتنی اچانک اور بھرپور تھی کہ عمران اس سے نہ بچ سکا۔ اور لڑکھڑاتا ہوا کئی قدم نہ صرف پیچھے ہٹ گیا بلکہ اس کی ناک سے خون کی دھار بھی بہہ نکلی تھی۔

"تم نے پہلی بار میری ناک سے خون نکالنے کی ہمت کی ہے میجر پرمود! ۔۔۔ اب اس خون کے ہر قطرے کا تمہیں حساب دینا ہوگا" ۔۔۔۔ اچانک عمران چیتے کی طرح غرایا۔ مگر پرمود نے پتھر مارتے ہی اس پر چھلانگ لگا دی تھی۔ لیکن اس بار عمران اپنی جگہ جما رہا اور میجر جیسے ہی پرمود کا جسم اس پر چھلانگ لگانے کے لئے ہوا میں اچھلا۔ عمران نے یکلخت قلابازی کھائی اور میجر پرمود کا جسم کسی گیند کی طرح فضا میں اور اوپر کو اچھلتا گیا۔ عمران کی دونوں لاتیں بجلی کی

سی تیزی سے اس کے اڑتے ہوئے جسم پر پڑی تھیں۔ اور ساتھ ہی عمران قلابازی کھا کر سیدھا ہو گیا۔

میجر پرمود نے اپنے آپ کو بُری طرح نیچے گرنے سے بچانے کے لئے جسم کو تیزی سے بائیں طرف موڑا تاکہ اس کا جسم پیراشوٹنگ کے انداز میں نیچے گرے اور یقینی چوٹ سے بچ جائے۔ لیکن عمران سیدھا ہوتے ہی ایک بار پھر بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور اس کی گھومتی ہوئی لات پوری قوت سے نیچے گرتے ہوئے میجر پرمود کی پسلیوں پر پڑی اور پرمود کے حلق سے خاصی اونچی سسکاری نکلی اور وہ ایک دھماکے سے پتھروں پر پشت کے بل گرا۔ دوسرے لمحے عمران اس پر چھا گیا اور اس پر چھاتے ہی عمران نے پوری قوت سے اس کی ناک پر ٹکر ماری۔ یہ ٹکر انتہائی زوردار تھی اور پرمود کے ناک سے خون کا فوارہ سا اُبل پڑا۔

لیکن دوسرے لمحے عمران اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ کیونکہ پرمود کا جسم نیچے گرتے ہی بے حس و حرکت ہو گیا تھا۔ اس نے ٹکر کھانے کے بعد کوئی جوابی ردعمل ظاہر نہ کیا تھا۔ اس لئے عمران اچھل کر کھڑا ہوا اور میجر پرمود اسی طرح پڑا رہا۔ اس کی ناک سے بے تحاشا خون نکل نکل کر اس کے چہرے اور گردن کے ارد گرد بہہ رہا تھا۔ لیکن پرمود کی آنکھیں بند تھیں اور جسم بے حس و حرکت تھا۔

"ارے کیا ہوا ۔۔۔ کیا چابی ختم ہو گئی ۔۔۔ مگر اتنی جلدی" ۔۔۔۔؟ عمران حیرت بھرے انداز میں بڑبڑایا اور اس نے جھک کر میجر پرمود کو تیزی سے پلٹا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے ایک طویل سانس

at Fight by Hibuddiez.com

نکل گیا۔ ایک نوکیلا پتھر میجر پرمود کی کھوپڑی کی پشت میں گہرا سوراخ بنا چکا تھا۔ اور عمران سمجھ گیا کہ اسی نوکیلے پتھر کی وجہ سے میجر پرمود مار کھا گیا ہے۔ ورنہ وہ جس سطح کا لڑاکا تھا عمران کو اس کا بھرپور احساس ہو گیا تھا کہ وہ آسانی سے شکست کھانے والوں میں سے نہیں ہے۔ ایسے آدمی کو بے بس کرنے کے لئے نہ جانے کب تک عمران کو جان لڑانی پڑتی۔

"بہرحال تم اچھے لڑاکے ہو ——— مجھے پسند آئے ہو" عمران نے تعریف بھرے انداز میں کہا اور پھر اس نے جھک کر میجر پرمود کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور تیزی سے اپنی جیپ کی طرف بھاگنے لگا۔ لیکن اس دوڑنے میں بھی اس کی کوشش یہی تھی کہ وہ سیکرٹ سروس کے نگرانوں کی نظر میں نہ آ سکے۔ ورنہ شاید جب تک وہ میجر پرمود کی شناخت کرانے میں کامیاب ہوتا۔ اس کے اپنے جسم میں نہ جانے کتنے سوراخ ہو چکے ہوتے۔

جیپ کے قریب پہنچتے ہی عمران نے پرمود کو نیچے لٹایا اور پھر جیپ کی اگلی سیٹ اٹھا کر اس کے نیچے موجود باکس میں سے ایک چھوٹا سا باکس نکال کر اس نے ساتھ رکھا اور جلدی سے اسے کھول کر اس میں سے مرہم پٹی کا سامان نکالنے لگا۔ یہ اس کا مخصوص فرسٹ ایڈ باکس تھا۔ چنانچہ چند ہی لمحوں میں پرمود کے سر پر پٹی بندھ چکی تھی۔

عمران نے باکس میں سے دو شیشیاں نکال کر ان میں سے دو انجکشن بھی میجر پرمود کے بازو میں انجکٹ کر دیئے۔ ان میں سے ایک انجکشن تو طاقت بحال کرنے کا تھا اور دوسرا طویل بیہوشی کا تھا۔ اس

بیہوشی والے انجکشن کے بعد میجر پرمود کسی صورت میں بھی چند گھنٹوں سے پہلے ہوش میں نہ آ سکتا تھا اور طاقت کے انجکشن سے وہ بہرحال خطرے سے باہر آ چکا تھا۔

پروفیسر بارکی جیپ کی پچھلی سیٹ پر اکڑوں بیٹھا ہوا دور خلاؤں میں گھور رہا تھا۔

"پروفیسر ——— تم اگلی سیٹ پر آ جاؤ ——— پچھلی سیٹ پر میرا مہمان آرام کرے گا" ——— عمران نے پروفیسر سے کہا اور پروفیسر کسی معمول کی طرح حرکت میں آیا اور اگلی سیٹ پر آ کر بیٹھ گیا۔

عمران نے میجر پرمود کو اٹھایا اور جیپ کی پچھلی سیٹ پر لٹا دیا۔ اس کے انداز سے ذرا برابر بھی احساس نہ ہو رہا تھا کہ وہ ابھی چند لمحے پہلے انتہائی خوفناک اور جان لیوا لڑائی سے گزرا ہے۔

میجر پرمود کو سیٹ پر لٹانے کے بعد عمران نے اندرونی جیب سے ٹرانسمیٹر نکالا اور فریکوئنسی سیٹ کر کے اس نے بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ——— ہیلو علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کالنگ۔ اوور" ——— عمران کے لہجے میں شرارت اور شوخی کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"یس ایکسٹو اٹنڈنگ ——— مگر یہ ڈگریاں دوہرانے کا کیا مطلب۔ اوور" ——— ایکسٹو کے لہجے میں بے پناہ سرد مہری تھی۔

"میں نے سوچا باس ——— کہ شاید آپ میری ڈگریاں بھول گئے ہوں۔ اس لئے یاد دہانی کرا رہا تھا۔ اوور" ——— عمران نے شوخ لہجے میں جواب دیا۔

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم کوئی کامیابی حاصل کر چکے ہو۔ اوور" ———

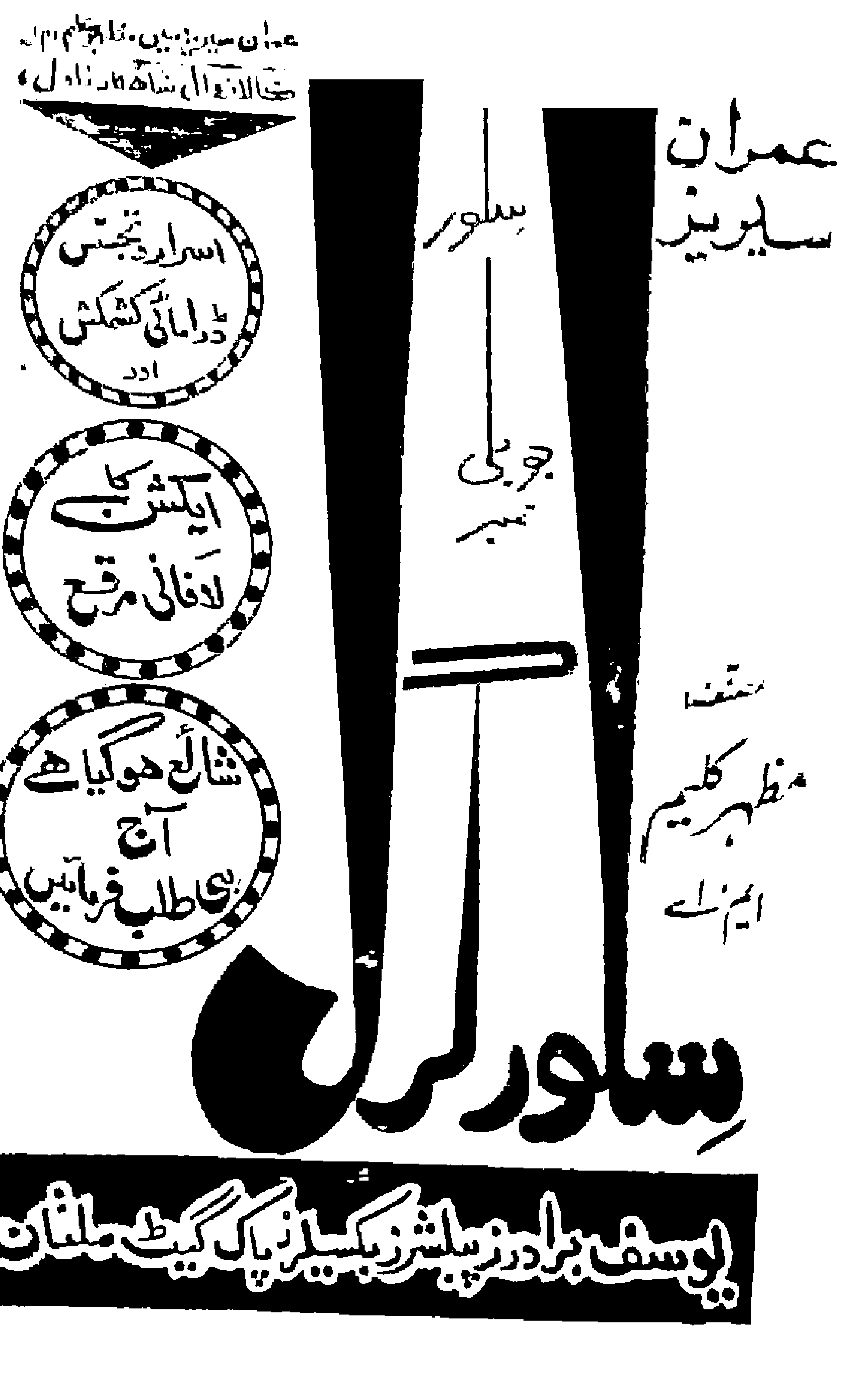

by Hibuddiez.com

بلیک زیرو کا لہجہ اسی طرح سرد تھا کیونکہ عمران کی طرح وہ بھی جانتا تھا کہ بلی الیون ٹرانسمیٹر کی اس فریکوئنسی پر صفدر اور جولیا کی ٹیم بھی یہ گفتگو سن رہی ہوگی۔

"سر! آپ نے علم نجوم تو نہیں سیکھ لیا — واقعی کمال ہے مجھے تو اب اپنی ڈی۔ایس۔سی کی ڈگری پر شرم آ رہی ہے اس ڈاکٹر آف سائنس کی بجائے اگر میں ڈاکٹر آف نجوم ہوتا تو یقیناً فائدے میں رہتا۔ ستاروں کو ذرا سا آگے پیچھے کیا اور میجر پرمود دھڑام سے پیر دل پر آ گرتا اور ..."

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو مطلب ہے کہ تم میجر پرمود پر تابو پا چکے ہو — سنو! — یہ ساتھ سیدھی طرح بات کیا کرو — میرے پاس ضائع کرنے کے لئے وقت نہیں ہوتا سمجھے — آئندہ خیال رکھنا — میجر پرمود اور پروفیسر بابکی کو دانش منزل پہنچا دو۔ اوور اینڈ آل" — بلیک زیرو کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہاں! — ضائع کرنے کے لئے سارا وقت تو تمہی عمران کے پاس ہوتا ہے۔ دوسروں کے پاس کہاں سے آیا وقت — اچھا چلو میجر صاحب! اب تم جانو اور شوگران والے — کم از کم مجھے تمہیں مار کر افسوس ہی رہتا۔ حالانکہ تم نے سائنسدانوں کو مارنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی" — عمران نے روٹھی ہوئی بیوی کے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اچھل کر جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

ختم شد